THE BOOK WAS DRENCHED

UNIVERSAL LIBRARY
OU_222534
UNIVERSAL LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No.   Accession No.

Author

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

گلدستۂ عشق

معروف بہ

دیوان نند

مطبع مصطفائی
۱۲۶۶ مصطفی محمد خان طبع ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حور پر آنکھ نہ ڈالی کبھی شیدا تیرا — سب سی بیگانہ ہی اے دوست شناسا تیرا

شان ارفع ہی تری مرتبہ اعلا تیرا — تو ہی یکتا کوئی ثانی نہین حقا تیرا

عقل کیا دخل کری کنہ حقیقت مین تری — حوصلہ پست ہر امر تبہ اعلا تیرا

راہ مین اوسکی جو ثابت قدمی مین تجہہ سی — سجدہ گہ جانی ملک نقش کف پا تیرا

جستجو مین جو نہ دوڑین تری نقش وہ پانون — سروہ کٹ جای نہو جسمین کہ سودا تیرا

دو قدم ایہ کو مین جا بون نہ کنارہ مادر — پرورش یافتہ ہون دامن صحرا تیرا

تو ہی نی اسکو بنایا ہی یدِ قدرت سی — تو ہی چاہیگا تو بگڑیگا یہ پتلا تیرا

دید لیلی کی لئی دیدہ مجنون ہی ضرور — میری آنکھون سی کوئی دیکھی تماشا تیرا

ایک عالم کو تری نام کا ہی ورد اید وست — مین ہی کچھ ذکر نہین کرتا ہون تنہا تیرا

مین ہی دیکھونگا کہا مجکو تجلای جمال — مین ہی مشتاق ہون صنم صورت موسی تیرا

کس کی آنکھون سی ہی فی عو تجہی ہم چشمی کا — کس طرف دہیان ہی ای نرگس شہلا تیرا

مین مسافر ہون اتر جاونگا پار اکدم مین — تجکو ای موج مبارک رہی دریا تیرا

قصد کرکی نہین کہینچا قلم قدرت نی — خود بخود بن گیا ہی ساختہ نقشا تیرا

۲

[illegible]

بادۂ گلگون میں افیون کا اثر ہو جائیگا
دوری سی یار بن دوران سر ہو جائیگا

میری نالی کا تری دلمین اثر ہو جائیگا
کار گر یہ تیر بی پیکان و پر ہو جائیگا

جامی سی باہر جو مشتاق سفر ہو جائیگا
گرم رفتاری میں ہمسنگ شرر ہو جائیگا

معجزہ مین بھی یوسف مری ہی مثل ختم النبی
گر ہلی انگشت تو شق القمر ہو جائیگا

اشک چشم سینہ پشان ہی طوفان لائیگا
قطرۂ نیسان نہین کچھ جو گہر ہو جائیگا

لائیگی گردش مین تجکو بھی مری آوارگی
کو بکو مین ہون تو تو بھی دربدر ہو جائیگا

نور کا عالم بناویگا اسی حسن شباب
چاند سا چہرا اتر ارشک قمر ہو جائیگا

ایک عالم ہی تہ و بالا فلک کی ہاتہ سی
یہ ہنڈولا بھی کبھی زیر و زبر ہو جائیگا

یون نہین ہنسی کی گردشمین ہمیشہ مہر و ماہ
ختم اکدن دورۂ شمس و قمر ہو جائیگا

مثل موسی راہ مانگونگا اگر دریا سی مین
خشک ہونی کا نہین تیغ تا کمر ہو جائیگا

وہ شجر ہون مین جو میری قطع ہوگی سر سبزی مری
شاخ سی جو برگ نکلیگا ثمر ہو جائیگا

خاکساری سرمہ سان شیوہ کریگا تو اگر
دیدۂ اہل نظر مین تیرا گھر ہو جائیگا

سیر کو آیا تہا ہستی مین عدم سی مین غریب
کیا سمجھتا تہا یہ زندان میرا گھر ہو جائیگا

ہی عبث نازان تو حسن کم بقا پر عندلیب
دم مین رنگ و بوی گل نوع دگر ہو جائیگا

حسن کی دولت سی ہی تجہ مین صنم شان خدا
جسطرف تو ہوگا اک عالم ادہر ہو جائیگا

موشگافی کرنی ہوویگی دم فکر سخن
بال سی باریک مضمون کمر ہو جائیگا

یاوری طالع کرین تو کیمیا کیا مال ہی
سنگ ریزہ ہاتہ مین ہونگا تو زر ہو جائیگا

ماہ رخصت ہوویگا اندہیر ہوویگا جہان
ظلمت شب سی سیہ نور سحر ہو جائیگا

یار بن گردون شب سی ہی شدت سی
کام میرا آخر ای درد جگر ہو جائیگا

۳

آشیان میرا جلا کر وہ ہی ایذا پا نگا	پہونکدیگی آتش گل جہونپڑا صیاد کا
سرکا کٹنا کیسا اک خط ہی گردن پر پڑا	سخت جانی سی مری جی چہٹ گیا جلاد کا
مملکت مین حسن کی ہی حکم قتل داد خواہ	جان پر کہیلون ارادہ ہی کرون فرہاد کا
عید کا دن ہی گلی سی میری پلکجا تو ہی آج	ملتی ہین آپسمین سب غل ہی مبارکباد کا
جوہر حسن آئنہ رو یون پہ کہلنی کسطرح	کر سکندر سی نہ بنتا آئنہ فولاد کا

رشید شکوہ کبہی کسکا بقول استاد کی
آب دانی فی دکہایا گہر سے مجہے صیاد کا

زبان غیر سی جب نام تیرا جان جان نکلا	لگی اک آگ تلوون سی کہ سر سی سی دہوان نکلا
تباہی کو چمن کی دیکھتا کیونکر نہ آنکھونسی	تری ہاتہون سی گلچین پہونکر آشیان نکلا
نہ کیونکر گر گیا انجلت سی یہ سرو اے قمری	خرامان باغ مین جسدم صراسر و روان نکلا
فلک کی ہانہ سی جب سرزمین پر بہاگ کے پہونچا	یہی وہ کنج مین پائی ہی یہان آسمان نکلا
دل سوزان کو میری سلیئہ اگر گاڑا لحد مین ہی	تو یارو دیکہلینا قبر سے میری دہوان نکلا
نہ دیکھی سرزمین ایسی نہ ہوی آسمان جیسا	مگر طبقہ زمین شعر کا بہی آسمان نکلا
مین گدی کی طرف سی کہینچکر تجکو نکالونگا	کبہی تجہسی جو راز عشق باہر ای زبان نکلا
نہ کہلایا کسی دن تو یہ پانی پسینی نے	ترا جاہ ذقن ای جان جان اندہا کنوان نکلا
دلا کس دشت پر آفت مین تنہا بہیجا مجکو	کبہی سراہ سی ہوکر سلامت کاروان نکلا
سوا ہتا عشق کا کل مین پیس انہون جو سی ہی	مثال عشق پیچ پیچ در پیچ استخوان نکلا
بڑا رتبہ بیان کرتی تہی جاہی سنگ اسود کا	کیا تحقیق تو اوس بت کا تک آستان نکلا
تری عشاق کو پروا نہ دیکھی نقد و الون کے	مقام بیدماغان محبت لامکان نکلا

۹

[illegible]

صاحب کمال کہتی ہین اکسیر کا خواص
چٹکی لہو تھائی خاک کی اور زر بنا دیا

اُجڑت یہ استخوانکی گیا لیکی خط شوق
مجھ زار نی ہما کو کبوتر بنا دیا

ساری گین ہوئی ہین تن زار پر نمود
نا طاقتی نی جسم کو مسطر بنا دیا

گردن مین طوق پاؤن مین زنجیر ڈالی رند
سوداییون کو اسنے یہ زیور بنا دیا

خلف و عدی ہی ترسی شوار جینا ہو گیا
ایکدن کو کہہ گیا تھا اک مہینا ہو گیا

خوار کرتا ہی جوانمردونکو سفلونکو عزیز
سُن تو چرخ پیر کیا تو بہی کمینا ہو گیا

وقت فکر شعر اگر آیا بناوٹ کا خیال
گل رخ رنگین ہوا شبنم پسینا ہو گیا

کب محیط غم مین ڈوبا جسکا تو حامی ہوا
ہر حباب اوسکی لئی گویا سفینا ہو گیا

اس مہینی مین بہی مہ رو سی ہا پہلو تہی
عید کا بہی چاند خالی کا مہینا ہو گیا

گہر ہوا ہی عشق کا او تش مسند کی دل
آسمان کو تھی کا جسکی ایک زینا ہو گیا

دوسرا مجسا نہو گا کوی برگشتہ نصیب
کی محبت جسکی مینی اوسکو کینا ہو گیا

اب کہان وہ اینڈ نا مستونکا وہ حق کہان
ساقیا موقوف جیسی می کا پینا ہو گیا

اب ہمین دل مین کدورت رند حاصل ہی صفا
جیسی اشراقیکا سینا میرا سینا ہو گیا

ہی مصر مین شہرا تری شیرین دہنی کا
دم بند لبون سی ہی عقیق یمنی کا

تو قصد کریگا نہ مری دل شکنی کا
ہی پاس برابر تجہی محتاج و غنی کا

ہون دولت وحشت سی غنی روز ازل سی
محتاج نتہا روز تولد کفنی کا

تاراج لیا کشور دل ترک نگہ نے
لیکا نہ سپاہی کو پڑی راہزنی کا

[illegible]

5

[illegible]

[illegible]

دل مین غبار ریکی چلا ہون جہان سے
تو دہ لگی گا گور پہ گرد ملال کا

قالین کی احتیاج نہین کچھ فقیر کو
بہتر نمد کی فرش سی بستر ہی کھال کا

گلشن مین یاد آئی جو چشم سیاہ یار
سوسن کا پھول بن گیا دیدہ غزال کا

دانہ ہی اوس پہ یکی شکم پر جو خال ہی
عالم ہی اوسکی جالیکی کرتی پہ جال کا

کشتہ کیا ہی اک بت وحشی مزاج نی
ہوشا میانہ گور پہ آہو کی کھال کا

آغاز سی ہر امر کا انجام خوب ہو
انسان کو خیال رہی کر مآل کا

کس مہر وش کی در کی گدائی کی ہی ہوس
خورشید ہی فلک کا جو کاسہ سوال کا

چشمک زنی کرین نکہین **رند** سب جوان
پیری مین عشق خوب نہین خردسال کا

۶

عارض اوس شک چمن کا گل رعنا سمجھا
سرمگین چشم کو مین نرگس شہلا سمجھا

کثرت خلق کو اس دہر کی میلا سمجھا
گردش ہفت فلک کو مین ہنڈولا سمجھا

لکنت اوس طفل کی مین لکنت موسی سمجھا
جو رمہندی کا ید وسکی ید بیضا سمجھا

سبب خندہ سی چمن کی جو وہ موزون دیکھا
سرو کاشمر کو قد یار کا سایہ سمجھا

مہروش یار نی افشان جو چنی ماتھی پہ
رخ خورشید پہ مین عقد ثریا سمجھا

گل سوسن پہ ہوا دیدہ آہو کا گمان
تجہ بن ای شوخ مین گلزار کو صحرا سمجھا

چشم خواہش سی نہ دیکھا کبھی دولت کی طرف
مین پہ مردار غذای سگ دنیا سمجھا

ہما اک کر مرم دنیا سی ہی پایان آکر
امن کی جا مری ویرانی کو عنقا سمجھا

کعبہ رو کو تری سجدہ کیا ہر ہر گام
جادہ راہ کو تیری مین مصلا سمجھا

لالہ وگل پہ گمان اوس رخ رنگین کا ہوا
سنبل باغ کو مین زلف چلیپا سمجھا

کسی دل کو محبت سی جو خالی نہیں پایا
تیرا چرچا تہا ہر محفل مین تیرا افسانہ تہا

بڑہایا کیون مرض اپنا کیا تو نی اونرگسر
اون آنکہون سی تجہی بیمار آنکہین کیا لڑانا تہا

ازل سی الفت دیہ حسینان آتو گل مین ہی
مزاج اپنا لڑکپن مین ہی طبع عاشقانہ تہا

چہڑایا **رند** ہمسی آسمان نی اوسکا در ورنہ
یہی سر تہا ہمارا اور اوسکا آستانا تہا

ہوشیاری نی ستمگر تری بیہوش کیا
تیری گفتار نی ظالم مجہی خاموش کیا

سر شوریدہ کیا تن سی جدا قاتل نی
بار احسان سی سر کہ سبکدوش کیا

بعد مردن بہی رگی روح بہی دیوانی سی
تیری سودای محبت نی اگر جوش کیا

آہ کی ساتھ فنا ہو گیا مین سوختہ جان
شمع سان باد کی اک جہونکی نی خاموش کیا

مژدہ ای قیس کہ لیلی ہی اب صحرا مین
شہر کی راہ کو ناقہ نی فراموش کیا

نہ غرض دین سی نہ دنیا سی ہی سروکار مجہی
یاد مین تیری دو عالم کو فراموش کیا

مین وہ دیوانہ تہا جسکی لیی پریان و پریز
میری ماتم نی حسینون کو سیہ پوش کیا

گور کی مردہ پسندی ہوئی ظاہر مجہکو
مردی کی طرح نہ زندونکو ہم آغوش کیا

مین وہ محروم محبت ہون لڑکپن مین ہی
واکسی نی نہ مری واسطی آغوش کیا

جام کو منہ سی لگانیکی نہ نوبت پہونچی
چشم مخمور نی ساقی کی یہ مدہوش کیا

واہ ای عشق رہی تیری کشش مجنون کو
شاہد حی سی تہ خاک ہم آغوش کیا

دیکہنی کو تری اور سننی کو تیری گفتار
چشم نرگس کو کیا گل کو صنم گوش کیا

پوچہتی **رند** سی کیا ہو سبب بیہوشی
چشم مخمور نی اک مست کی بیہوش کیا

آمد خط سے گرگوں رنگ روے یار ہے	جادہ تہا وہ جو نخدان سے مہور کا
سرد مہری سے جہاں کی یون نیہوڑے ہے سر	نیش گر جاتا ہے سر پاؤں ہر اک زنبور کا
ساعد سیمین سے ہاے دست رنگین کی نہوے	پنجہ مرجان مین دستہ جڑ دیا بلور کا

خاک کر ڈالا جلا کر شمع رو نی **رند** کو
بعد مردن خاک سے اوٹہی کا بگّا نور کا

سادہ رو ایک بت غنچہ دہن مجکو دیا	میری اللہ نی لی خار چمن مجکو دیا
کی پس از مرگ فلک نی مری مٹی ہی خراب	گور ہے دی مجہے اسنی نہ کفن مجکو دیا
بوسہ خال سے لیے نکالا ہی ہی تعبیر	خواب مین حور نی ہے شکن مجکو دیا
مالک سلطنت ملک کیا اوروں کو	بدلی خلعت کی فلک تو نی کفن مجکو دیا
شکر کس منہ سے ادا ہو ترا اے رب کریم	لاکہ احسان کئی جو عضو بدن مجکو دیا
اور اللہ سے کیا دولت دنیا مانگوں	یہ عطا کم ہے بت سیم بدن مجکو دیا
گور سے بیٹہ نہین لگنی کی سب سن کمپیز	بعد مردن جو عزیزون نی کفن مجکو دیا
سر نہ رکہا او سے ہین پہول ہے بہتر سمجہا	کر کسی دوست نی اک خار وطن مجکو دیا
نونہال چمن حسن جسے سب کہتے	ایسا اک یار نہ ای چرخ کہن مجکو دیا

رند کی ہے یہ تمنا کہ اثر ہی دے تو
ربنا تو نے اگر ذوق سخن مجکو دیا

مقابل آئے سے ہین عکس جو اسکا نمایان تہا	مثال آئینہ وہ آئینہ رو خود ہی حیران تہا
صبا کی طرح پیرو کعبہ مین جسکا نمین جو یان تہا	بہ رنگ بو ہی گل دیکہا تو وہ مجہ مین ہی پنہان تہا
جنون مین دستکاری کا نقط یارن و کا بہتان تہا	مثال صبح چاک اپنا ازل ہی سی گریبان تہا

۸

[illegible]

روبہ بستہ ہی اب کہل نہین سکتی ہے
باندہ لاتی تہی کبہی شیر نیستان جیتا

گر کلفت مین دبا جاتا ہی میرا تن زار
کاڑ دیگی مجہی کیا گردش دوران جیتا

بند کی کرتا غلامونکی طرح سی تیری
آج کی دن نہوا یوسف کنعان جیتا

جسکی دعوت کی زمانی نی دیا زہر اوسی
اوسکی گہر سی پہرا ایک ہی مہمان جیتا

پیس ڈالی گی یہ ایک ایک کو چکی کی طرح
کوئی گہنی کی نہین گردش دوران جیتا

مرگ خواہان ہی بنی جکی نہین بیست جواب
تیری امید پہ ہون عیسی دوران جیتا

آپ دانستہ کوئی کہوتا ہی نعمت اپنی
پہینک دیتا ہی کوئی توڑ کی دندان جیتا

سخت جان تہا جو رہا زندہ چمن سی چہٹکر
مین تو دم بہر بہی نہ ای مرغ گلستان جیتا

جلکی اب عرض کرو حضرت آتش سی **رشد**
معرکہ آپ کا یہ طفل دبستان جیتا

۹

پیدا ہو جسی خش کسی شہسوار کا
آنکہونکو انتظار رہا اوس غبار کا

دکہلا یا چشم یار نی روز سیہ مجہے
مارا ہوا ہون گردش لیل و نہار کا

کیونکر دہان یار سی تشبیہ دون اوسی
غنچی کو اوسکی سامنی تبہ ہی خار کا

اوٹہنا پڑیگا سنتی ہین پہر بعد خواب مرگ
سوتونکی موت جو کنا ہی بار بار کا

یہ جانتا ہون میری گنہ بی شمار ہین
اندیشہ دل مین کیا کرون روز شمار کا

بعد وصال ہجر مین مین مبتلا ہوا
کیفی کو جیسی ہوتا ہی صدمہ خمار کا

ضد سی مری فریفتہ عالم ہوا ترا
باعث ہی میرا عشق تری اشتہار کا

بد مست بیکدی سی جہانکی میں اوٹہ گیا
آنکہون نی میری تنگ نہ دیکہا خمار کا

یوسف بسای پیرہن اپنا یقین ہی
او گل کہین جو عطر تری باسی ہار کا

[illegible]

گلی مین اوسکی ہوای بہشت چلتی ہی
وہ زندہ ہوگیا مردہ جو زیر بام آیا

کبھی سنا نہوای چرخ دیکھنا کیسا
دکھاؤن کا مین اگر وہ مہ تمام آیا

خم و سبو ہوی معمور فیض ساقی سے
شراب مین بھی اب دور دور جام آیا

جیا نہ خانۂ صیاد مین کوئی بلبل
پھڑک پھڑک کی موا جو اسیر دام آیا

تری ہی ذات کریم و رحیم ہی ای دوست
سوا تری کوئی مشکل مین کسکی کام آیا

دکھایا آنکھون سی گردون نی سوئی صبح سپید
شبونکا جاگنا آخر ہماری کام آیا

چلون بچا کی مزار شہید الفت کو
خیال اتنا نہ تمکو دم خرام آیا

تصور کیا ترا ساقی فلک نہ دیکھ سکا
گرایا ہاتھ سی لب تک جو میری جام آیا

کہو یہ ہمسفرون سی لیوین راہ مین دم
کہ دور جانا ہی اور دن قریب شام آیا

یہی ہی قول مری غیرت زلیخا کا
خریدونگا کوئی یوسف سا جو غلام آیا

نہین ہی ابلق لیل و نہار قابو مین
ہماری ران تلی اسپ بی لگام آیا

وفور شوق سی ای رند ضبط ہو نہ سکا
زبان پکار اوٹھی جب دل مین اوسکا نام آیا

محتسب دلکو رندون کی بہلتی دیکھا
دور ساغر نہ تری دور مین چلتی دیکھا

حق بجانب ہی جو غش آگیا قاتل کو مری
دم کسیکا کبھی کاہیکو نکلتی دیکھا

ٹھوکرین کھانی لگی بھول گئی اپنی چال
کبک طاؤس نی شاید تمہین چلتی دیکھا

ہوگئی پیش صنم قفل دہن خاموشی
حرف مطلب کبھی منہ سی نکلتی دیکھا

کشت انجم کو نہ سرسبز کری ابر بہار
کام اسفل سی نہ اعلی کا نکلتی دیکھا

آسمان کو نہین منظور ہی مردونکا فروغ
شمع کو شیر کی چربی سی نہ ڈھلتی دیکھا

صحرا سے گلستان کی طرف لائی ہے وحشت
قاصر ہو جہاں مدرکہ عقل نخستین
یارب کبھی نکلا نہیں یاں صنم اسی
کیا کیا نہ جوان سیدھے گئی پیر فلک نے
تربت ہے پس از مرگ ہو ہموار زمین سے
ہو جائے ابھی کافر و دیندار کی اک راہ
ہووے گا وہی جو کہ ہے تقدیر اسے
اوڑھوا ہے پس از مرگ مجھے اشک کی چادر
میخواری کی تکلیف نہ دے روزہ میں ساقی
ایما ہی ملاقات تھی خاموشی ہماری
جب آئے تھی ہستی میں تو تھی یاد عدم کی
تسکین نہ ہوئی سیب ذقن سے ہی شب وصل
بے یار مجھے باغ یہ صحرا کا گمان ہے
بوسہ لب شیرین کا لیا وصل کی شب میں
کیا جانئے کیا بات نکل جائے دہن سے
دیکھا نہ پرکھتی ہوئی ملن کھوٹی کھری کو
ممنون کیا مست کو مری یک دو آن نے
دن عید کی اللہ پلائے گئی ساغر
بیکار ہے بے روح کی یہ پیکر خاکی

دل یاں سے ہی گھبرایا برا تھا خفقان کا
کیا ذہن رسا ہی کہ ملے ہیں ہیچمدان کا
کچھ مجھ نہ نتیجہ نکلا میری زبان کا
ٹیڑھا نہ ہوا اوس کسی دن کوئی بانکا
تا نام ہے باقی نہ رہی میری نشان کا
کھل جائے اگر بھید تری راز نہان کا
قائل نہ شگون کا ہوں نہ میں فال زبان کا
چشموں نے کفن مجھکو دیا آب رواں کا
شوال میں ہو جائیگا بدلا رمضان کا
گونگی نے اشارے سے لیا کام زبان کا
وان جائنگی تو پہلا ہے گا میں بیان کا
اب گ مدادا ہے ہماری خفقان کا
شک غنچہ سوسن پہ ہے ہوگی زبان کا
افطار کیا خرمی سے روزہ رمضان کا
اب گنگ ہے ہونا ہی بھلا میری زبان کا
ٹکسال سے ٹھہرے ہی چلن اہل جہان کا
بے گور و کفن تھا مری بے لاش کو دھڑکا
ساقی نے دیا فطر یہ ماہ رمضان کا
عز و شرف و رتبہ مکین تک ہے مکان کا

11

نگاہ گرم آہ شرربار نی کیا ‏ ‏ رسوای خاص و عام دل زار نی کیا
سوداگران ہجوم خریدار نی کیا ‏ ‏ دل سرد میرا گرمی بازار نی کیا
آغاز سبزۂ خط رخسار نی کیا ‏ ‏ بی نور آئینہ تراز نگار نی کیا
شستہ او تیغ ابروی خمدار نی کیا ‏ ‏ میدان صاف یار کی تلوار نی کیا
دوکان دہر مین تہا متاع گران بہا ‏ ‏ ارزان مجہی کساد ئی بازار نی کیا
جن سے تہکے لپٹا سرتی او تر اکسی طرح ‏ ‏ دیوانہ تیری سایۂ دیوار نی کیا
وہ جنس ناقبول ہون بازار دہر مین ‏ ‏ رخ اسطرف کبہی نہ خریدار نی کیا
عفو قصور ہو مرا گو آپ حور ہین ‏ ‏ پر اب تو ترک عشق گنہگار نی کیا
مطلب تہا بندگی تری تہا دیر یا حرم ‏ ‏ سجدہ تجہی کو کافر و دیندار نی کیا
پہانسی گلی مین رات کو دی یار زلف نی ‏ ‏ دیوانی سی نہ ہو وی جو ہشیار نی کیا
دیکہو مطاع عقل بیا ہی جنون عشق ‏ ‏ کیسا معاوضہ یہ دل زار نی کیا
بدنام اوسکو کرتا مین سوا نہ آپ کو ‏ ‏ سارا فساد یار کی تکرار نی کیا
تصویر کی طرح حرکت لب کو بہی نہین ‏ ‏ خاموش اسکی حسرت گفتار نی کیا
مانند خضر چشمۂ حیوان تہ پایا خجل ‏ ‏ اعجاز سبزۂ لب دلدار نی کیا
سیدہا کرون کا گیسوئ خمدار کی قسم ‏ ‏ جس دن مجہی بل کبہی اغیار نی کیا
ای بادشاہ حسن ہوا تجہ پہ وہ فقیر ‏ ‏ ترک لباس تیری طلبگار نی کیا
دو دن مین شکل اوس کی کچہ اور ہو گئی ‏ ‏ کیا جلد مضمحل غم دلدار نی کیا
ثابت ہوا جو عشق بتان کا گناہگار ‏ ‏ ملزم مجہی کو کافر و دیندار نی کیا
دیہ گران بہا ہی وہ تو جسکی واسطی ‏ ‏ بیعانہ نقد جان کو خریدار نی کیا

نہین معلوم تجہی کس سے خصوصیت ہی
اہلِ ایمان تجہی اپنا کہین ہندو اپنا

آئنہ دیکھکی سکتا سا ہوا ہی اوسکو
محوِ آئینہ رخ آپ ہی مہ رو اپنا

بوی گل سے مجہی ہو کاندی اوسکی بو کا
چونچلا سہنی دی بادِ سحری تو اپنا

دعوی حسن کیا کرتا ہی اوسی شاید
دیکہا یوسف نی نہین آئنی مین رو اپنا

رام کسطرح کریگا کوئی صیاد اوسی
اپنی سائی سے ہی رم کرتا ہی آہو اپنا

کیا ہوا ای بتِ کافر وہ تری چشم کا سحر
کیا فسون بہول گئی نرگسِ جادو اپنا

جانِ جان جب سے ہی تجہسی مرا خالی آغوش
گور ہی مجہسی تہی کرتی ہی پہلو اپنا

وای قسمت کیا حصہ آئنی نی وہ نگار
شانالی کر لیا اوس لف پہ قابو اپنا

قصد نخچیر تو کر تیغ تو تو کہینچ ای ترک
آپ کاٹی کا گلا آنکی آ ہو اپنا

یاد کرکی لبِ پانخوردہ کی تیری سرخی
خونِ دل آج پیا ہی کئی چلو اپنا

کسکو ہم پلہ گنی حسن مین وہ طفلِ شریر
سمجہی یوسف کو جو پاسنگِ ترازو اپنا

ہاتہ سی اپنی ابہی آپ ہی کوچی کاٹین
پاؤن میدان سی سرکی جو سرمو اپنا

مشترک شب سے ہوا خونِ جگر اشکو مین
رات سی رنگ بدلنی لگی آنسو اپنا

اک نظر آئنہ گر آنکہ سی میری دیکہی
ابہی ای بت کلمہ پڑہنی لگی تو اپنا

لوٹا کرتا ہون شبِ ہجر مین انگار و تیر
جلنی لگتا ہی جدہر رکہتا ہون پہلو اپنا

کہدو ساقی سی کہ حاضر ہو لئی کشتی می
بادہ خواری کا ارادہ ہی لبِ جو اپنا

پاکدامانی کا دعوی نکری اس رو سی
منہ گریبان مین اکڑالی کبہی تو اپنا

تا سحر ہجر کی شب ورد کیا کرتا ہی
دل کبہی سینہ کبہی اور کبہی پہلو اپنا

داغ کہا کہا کی مری عشق مین گلرویونکی
حشر کی روز کفن ہو ویگا خوشبو اپنا

۱۳

یار بہار گلشن ہستی سدا رہی
بلبل ہزار رنگ کا آکر چہک گیا

جس طرح سی جا با مرا امتحان کیا
ابتو یقین ہوا مجہی کیون دل ہی شک گیا

پہلو مین اب نہین ہی وہ پہونکی ہی ہیک
خون ہو کی دل بہی آنکہ کی شامل ٹپک گیا

ای جور آدمی ہو تین دن کب تلک جواب
جب سے ہتی ہی میرا کلیجا تو پک گیا

صیاد تیری دام سی آسان تہا چہوٹنا
مشکل یہ ہی کہ تجہ سی مرا دل اٹک گیا

بیخود تہا ساقیا مجہی نشا زیادہ تہا
تقصیر ہو معاف اگر مین بہک گیا

برباد کر کی خاک مین مجکو ملا چکا
ابتو غبار دل سی تری ای فلک گیا

لرزا یہ اضطراب سی ہی میری مزار
جو سنگ لوح اپنی جگہ سی سرک گیا

بیمار دو نوا کہ مرض عشق کی ہوی
وان ضمحل ہی یار ادہر مین جہک گیا

سر کا دوپٹہ شب کو جو گردن کی پاس سی
جگنو کی طرح یار کا جگنو چمک گیا

غالب ہی جنس دل کو گیا اوسنی یا پسند
لاکر جو مشتری مری سر سی پٹک گیا

انگڑائیان جو لین مری اوس نی تنگ نی
جولی نکل نکل گئی شانا مسک گیا

سوچا جو رند دل مین تال شگفت کے
رویا مین غنچہ باغ مین جسدم چٹک گیا

گرمی سی اوسکی نجکی یہ گلشن دہک گیا
گل پر پڑا جو دانہ شبنم چٹک گیا

کاکل مین تیری مرغ دل ابہو چکا اسیر
بہتا نہین جو دام سی طائر بہڑک گیا

ثابت کی ہستی کمر یار ناف ہی
آیا یقین عدم کا مری دل سی شک گیا

دل چاہتا ہی اب گلا ارگرون بارہ سی
قاتل کو دیکہ تیغ بکف دم بہڑک گیا

آباد رکہی حق ترا میخانہ ساقیا
ہشیار کون کونسا آکر بہک گیا

اوس ترکِ شہسوار کو ہی جسپی ذوقِ صید — خالی شکار بند نہ نخچیر سے ہوا
لکھہ دیتا وصل ہجر کی جا سر نوشت مین — اتنا نہ سہو کاتبِ تقدیر سی ہوا
قابو ہوا نہ ایک پریزاد پر کبھی — بے اعتقاد دل مرا تسخیر سے ہوا
سرنامی کی طرح سی کیا پیرہن قبا — دیوانہ اوس پری کی مین تحریر سی ہوا
بے واسطہ جدا کیا سر تن سی شمع کا — جلاد کا ہی کام جو گلگیر سے ہوا
چلا تری کمان کا کہچا کسی ای جوان — ہم پلہ کس کا تیر ترے تیر سے ہوا
تو ہی دکہا دی نالۂ گرم اپنا کچہ اثر — دل سرد آہ سرد کی تاثیر سے ہوا
پابند ہون کسیکا مجہی کب دماغ تہا — سودائی زلف شامتِ تقدیر سی ہوا
رکہتی ہی اوسکی جان مرقع مین پڑ گئی — اعجازِ عیسوی تری تصویر سی ہوا
سر پر جو بارِ عشقِ حسین جوان لیا — قامت خمیدہ تر فلکِ پیر سی ہوا
جوہر وہ خاکساری نی پیدا کیا مری — حاصل مہوسون کو جو اکسیر سی ہوا
بزمِ سخنوران مین نہ پاتا کبھی فروغ — روشن بیان جہان مین تقریر سی ہوا
برباد ہو کی خاک مین جب تک ملا نہ مین — غافل نہ آسمان مری تدبیر سی ہوا
جاتی دیانہ دشت کو او بہار کہا مجہی — تنگ اجنون مین پاؤنکی زنجیر سی ہوا
کافر ہون مین جو اپنی نوشتی کو بد کہون — تحریر ہی یہ خامۂ تقدیر سی ہوا
جلد آتی وہ تو کیون مین گلا اپنا کاٹتا — خون مجہہ میرا مرگ کی تاخیر سی ہوا
پہونچا ئیو سلام اسیرونکا ای صبا — گل تک اگر گذر کسی تدبیر سی ہوا
رزاق نی کیا تجہی پیدا جہان مین بعد — موجود پہلی رزق ترا شیر سی ہوا
دشنام تہا جواب غرض ہر سوال کا — جب لاجواب وہ مری تقریر سی ہوا

۱۵

اذیتِ طپشِ دل سے چھوٹتا کوئی دم | اس اضطراب کی بدلی تو غش ہی آ جاتا
جو ترک عشق سے کرتا بہلا تو کیا کرتا | مین اپنی جان سے جاتا تمہارا کیا جاتا
جنون وسیع نہوتا جو دامن صحرا | نکالتی ہین کدہر دل کا حوصلا جاتا
نہ سنتا کوئی کبہی نارسائیون کا گلہ | جو بیکسی یار تلک طالعِ رسا جاتا
گہسیٹتا ہی گریبان جنون سعی سے سحرا | کبہی کبہی عرق کر آپ مین بہی آ جاتا
نہین ہے کوئی پس از مرگ گاڑنی والا | مین زندہ خاک مذلت مین ہوگڑ اجاتا
قریب آ لگی کیا ای جنون بہار کی دن | جو خود بخود ہی گریبان مرا پہٹا جاتا
سحر تو گریبان ہی برق شعلِ نخلِ چنار | مین اپنی آگ مین ہون آپ ہی جلا جاتا
ہما کی کہانی سی اس مین سعادت ہہی | سگِ حبیب اگر ہڈیان چبا جاتا
اگر نکرتی وہ زلفِ دراز کوتاہی | جنون عشق کا کاہیکو سلسلا جاتا
زبان و گوش ہوئی گنگ و کر جب آئی تم | جو پہلی آتی تو کچہ کہا سنا جاتا
نہین ہی طاقتِ اظہار قصہ جانکاہ | بیان نکرتا اگر حالِ دل کہا جاتا
جو گاہ گاہ ہی ہوتا وصالِ یار نصیب | غمِ فراق کلیجا مرا نہ کہا جاتا
ہمسی ہی کہیل ہی الست مین تمہی ہی تب | ہی اپنی جانسی اک بندۂ خدا جاتا
نہین ہین دست و قلم اختیار مین صیاد | زبانی کہیو تو خط تو نہین لکہا جاتا
ہماری آپ کی بس آج سی سی ہو تو ب | ذرا سی بات مین غصہ ہی تمکو آ جاتا
رہا تہا آگی یہان ہاتہ جان سی ہو کر | تری گلی سی کہان یہ شکستہ پا جاتا
بہادی خنجرِ خونخوار کو پہر ای قاتل | گلی مین ہی مری تسمہ لگا رہا جاتا
اکیلی منزلِ ہستی مین کیا کرو ای تند | چلو عدم کو ہی یارون کا قافلا جاتا

[illegible]

اشارا ہی یہی ہہم اوسی کاکل کی ہر لٹ کا
وہ روی سادہ اوسکا نقش دیکھر ہی شاید
امارت کا مزایان فقر کی دولت سی حاصل ہی
بلا سی تیری سودائی ہہ کوئی یا پریشان ہو
ہوا ہر مثلِ برگِ گل پہرا صحرا مین وحشی
لب دریا اگر سودی مین اوس کاکل کی جاتا ہون
سمجھکر پاؤن کہنا خضر صحرائی محبت مین
جنون زنجیر کی وہ کی نہین کنی کا مین وحشی
کبہی پیرا ہنی کی گیسوی پیچان بست رسن ہو کہ
چلا تہا دیر کو کعبی مین آنکلا مین وحشت مین
مقامِ ضبط و خاموشی ہی محفل راز دار وحشی
مثالِ تیر رسیدہا منزلِ مقصود کو پہونچا
پس مردن لحد مین جا کی سوی پاؤن پہیلا کر
لگا یار اہ پر ہر طرح اوسکو شہسوار ونے
چمن بے یار کی آنکہوں مین مشتاقون کی مقتل تہا
خیالِ گیسوی پر پیچ و خم جب آگیا دل مین
خبر تک بہی نہین اپنی جبین کو وائی غفلت
ابہی جائیگا غماز کوئی جلد بوسہ دو
زبردستی لیا بوسہ جو اوسکا وصل کی شب مین

کوئی گر بات سیدہی بہی کہی اولٹا اوسی لٹکا
اثر کرتا نہین ہرگز کوئی جادو کوئی ٹکا
اوٹہایا بوریٔ پر چین بہو نکی جہیٹ کا
بنا کر موی کاکل شوق سی شانون نی توڑ ٹکا
کسی دن ایک ہی کانٹا نہ تلوی مین کہٹکا
ڈراتا ہی بلا بنکر مجہی مد وہی گہٹ کا
خبر تحقیق ہی بی شبہہ ہی اس راہ مین کہٹکا
جدا ہو جائیگی اک اک گرہ جب پاؤں جہٹکا
مثالِ شانہ عقدہ کہولدونگا تیری لٹ لٹکا
کہان جاتا تہا مجکو کسطرف آیا بہت بہٹکا
کبہی سینہ کا وانا نہ محمر مین جان جہٹکا
نہ کہایا دس قدم کا پہیر بہی راہ مین بہٹکا
ملا آرام فرش خاک پر ہمکو جہیر کہٹ کا
اگرچہ ابلقِ ایام کیا باگ پر جہٹکا
لگی بندوق کی گولی کوئی غنچہ اگر چٹکا
پڑی پہانسی ہماری دم گلی مین آن کر اٹکا
ہماری جبہہ سائی سی کہسا سنگ اوسکی چوکہٹ کا
یہ ہی تکرار کا ہنگام یا موقع ہی جہٹ پٹکا
بہت جہگڑا بہت بگڑا بہت جہٹکا بہت پٹکا

17

ذکر عیش وطن و شامِ غریبان ہونا
نسبت اوس زلف سی دل کو جو پریشان ہونا
[illegible]

١٨

عقل نی کر دیا پابند تعلق ورنہ
جیب کی فکر نہ اندیشۂ داماں ہوتا

ہون وہ بیکس جو مجھی قتل پہ قاتل کرتا
دیدۂ جوہر شمشیر سے گریاں ہوتا

صحبت اہل صفا سی ہی تنفر بد کو
آئینہ دیکھ کے زنگی ہی پشیماں ہوتا

عکس اگر چہرۂ پرنور کا تیری پڑتا
جام مے مطلع خورشید درخشاں ہوتا

ای بتو دلکا دکھانا جو نہ آتا تمکو
بخدا دیر مین ناقوس نہ نالاں ہوتا

وہ پری کیا شنوا ہو مری حال دل کا
بات انسان کی سنتا اگر انساں ہوتا

ای جنون یہ بھی مری طرح سے عریان تن ہے
ڈہانکتا مجکو جو داماں بیاباں ہوتا

گر یہی باد بہاری کا ہی عالم چندی
گل نظر آتا ہی بلبل مجھی عریاں ہوتا

جان دینی تھی مکر جاتی یہ دنیا تھا اوسی
دلمیں رہ رہ کی ہوں اسید پشیماں ہوتا

تجکو جانا ہی تو جا جلد تو سویری ورنہ
کام میرا ہی تمام ای شب ہجران ہوتا

یہ بھلی ہی سال کئی نذر تری امن و جیب
اب ہی کیوں مجھی جنوں سنت و گریباں ہوتا

تو نی عریان ہی کہا مجکو فلک خوب کیا
مین بھی پہیلا تا تری آگی جو داماں ہوتا

آپ اگر اپنا گلا کاٹ کی مر جاتے رند
سر پہ کیوں خنجر جلاد کا احسان ہوتا

اک پری کا پھر مجھی شیدا کیا
عشق نی پھر مفسدہ برپا کیا

آج پھر اوس شوخ نی فقرا کیا
وعدۂ امروز بھی فردا کیا

خون ناحق اک مسلمان کا کیا
کیا غضب اوس شوخ بی پروا کیا

دلکو مائل شعلہ رویوں کا کیا
دین زردشتی کو پھر احیا کیا

ابر اکثر اس برس برسا کیا
کیا تتبع دیدۂ تر کا کیا

اس مصیبت سی شب فرقت کٹی	یاد مین بیٹھی آہ کے نالا کیا
عشق افشان جبین یار مین	خاک پہ ہملنی کیطرح چہانا کیا

تہا مناسب ترک عشق یار رند
آپ نی انسب کیا اولا کیا

آزردہ کیون ہوئی جو مین آیا تو کیا ہوا	بیچہ درد دل جو تمکو سنایا تو کیا ہوا
چہوڑینگی ہم نہ دامن دولت کو مثل اشک	تمنی نظر سی ہمکو گرایا تو کیا ہوا
احوال پرسی آنکی کسی ذرہ تمنی کی	منی یہ حال اپنا بنایا تو کیا ہوا
ہمکو ابہی جنون سی جو تہا سلسلہ ہوئی	منت کا اوسنی طوق پڑایا تو کیا ہوا
اسدل کی داغ کو روشن کہی صبا	تو نی چراغ گور بجہایا تو کیا ہوا
یکسان ہی دلکی آمد و شد ہجر یار مین	آیا تو کیا ہوا جو نہ آیا تو کیا ہوا

ای رند سنگدل ہی نہین رحم یار کو
لو آج تمنی زہر ہی کہایا تو کیا ہوا

اک جہان دیوانہ اوس زلف دوتا کا ہوگیا	ابتدا ہی مین یہ سودا انتہا کا ہوگیا
انکو کہو یا اگر چہ یا خدا کا ہوگیا	راز جسپر منکشف فقر و فنا کا ہوگیا
خال رخ کی عشق مین تی ہین عاشق سیکرون	سنکہیا کا عالم اس جب شفا کا ہوگیا
ہمکو بہی آخر حضور قلب ہو دیگا کبہی	عرض کر لین گی جو موقع التجا کا ہوگیا
حائل نظارہ دیدار کیا ہوگی نقاب	دور پردہ جس گہڑی شرم و حیا کا ہوگیا
مرتی ہین بیمار الفت متصل اب یا مسیح	بند دروازہ مگر دار الشفا کا ہوگیا
اوسکا تیر سی دل ہوگیا جسم دوچار	منی جانا سامنا تیر قضا کا ہوگیا

۱۹

یعقوب وار روتا ہون اوس تنگی ہجر مین	یوسف مرا خدا ہی تعالی نکل گیا
فرقت مین اوسکی شدت گریہ یہان تلک	برسا برس کی ابر کا جھالا نکل گیا
رو کا کسی ملائکہ ہفت آسمان کی	ساتون فلک کو توڑ کی نالا نکل گیا
سوئی نہ ساکنان محلہ سحر تلک	بیساختہ جو رانکو نالا نکل گیا
کیونکر نہ روئی دل گم گشتہ کی لئی	نازو نعم سی تھا جسی پالا نکل گیا
پیر مغان فقیر کو سمجھی شراب خوار	جس میکدی مین لیکی پیالا نکل گیا
جاتا نہ گھر سی آپکی ضد سی رقیب کے	لیکن بپاس خاطر والا نکل گیا
جھٹکا جو اوسنی زلف کو جھنجلا کی یار نے	بالی سی جھمکی کان سی بالا نکل گیا
کس شکل کلی دیکھی قبا اوسکی تنگ و چست	باہر جو اپنی جامی سی لالا نکل گیا
دانہ تھا کیا حرام کا رزق حلال مین	منہ سی جو ای کریم نوالا نکل گیا
بوٹا کہو نہ قامت دلبر کو شاعرو	اب سرو سی بھی وہ قد بالا نکل گیا
روندا کیا مین خار بیابانکو ای جنون	ہر اک بجا کی پاؤنکا چھالا نکل گیا
کملی مین اپنی گرم رہا مین فقیر مست	کیا کیا نہ دور دار دو شالا نکل گیا
پھر چل دلا نہ کوچہ گیسو کا قصد کر	ہی آج راہ کاٹ کی کالا نکل گیا
اوکتا گیا ہی تنگ ہوا کیا کری غریب	آخر تمہارا چاہنی والا نکل گیا

تھان ہی فقیر ہی سن لین کی آپ رند
مرشد کا اپنی کرکی پیالا نکل گیا

نالہ و یون سے کب فراغ رہا	اک نہ اک گل کا دل پہ داغ رہا
ناز بیجا اوٹھائی کس کے	اب نہ وہ دل نہ وہ دماغ رہا

۳۰

دی کی دم آج باتون باتون مین	اپنی گھر تک اوسے لگا لایا
کب ملی مجھی آپ مین جور کا	تم جو روٹھی تو مین منا لایا
شکل بت پھر رہی تھی آنکھون مین	تبکدے مین مجھی خدا لایا

حیف بازار دہر مین ای رشد
کیا مین لینی گیا تھا کیا لایا

خنجر قاتل پہ رکھدونگا گلا	جی چلا بیٹھونگا مون مین منچلا
ایک دو ساغر کرینگی نشہ کیا	خم کی خم پیتا رہا ہون ساقیا
خیر مقدم حضرت عشق آئے	پیشوا ہادی ہمارے مقتدا
المدد ای رہبروا ماندگان	منزلون آگی گیا ہی قافلا
کشتگان عشق سب گرد آئی	ای جزاک اللہ قاتل مرحبا
آن پہونچا وعدۂ دیدار یار	مژدہ باد ای عاشقان باوفا
رشتۂ فرقت کیا تقدیر نے	یون قضا آئی رضینا بالقضا
صورت آباد جہان کی دید کو	آن نکلی شوق تھا دیدار کا
بار الفت بھی اٹھا کر دیکہ لون	رہ نجاوی دل مین دل کا حوصلا
عشق بازی مین کیا نقصان دل	مفت کہو بیٹھی یہ لعل بی بہا
مار ڈالا بی ثباتی نی ترے	بستی فانی نی برا دہوکا دیا
چشم بد دور آج دیکھا آنکہ سے	شہرہ سنتی تھی نہال یار کا
شوق کاکل پھر ہوا اوس ترک کو	ملک دل پر پھر ہوئی تاراج لا
کھولدی زنجیر مجھ دیوانی سکے	ای پری تجھپر بہی شاید جن چڑھا

٢١

[illegible]

کور ہو جاؤں جو دیکھا ہو نگاہ بد سے / ہے مثل آنکھوں میں تری کب ستمگر نہ پھرا
مرغ دل طعمۂ چشم سیہ یار ہوا / بچکے شاہین سے آخر یہ کبوتر نہ پھرا
ہوں وہ محروم محبت کہ طفولیت میں / دست شفقت بھی پدر کا مری سر پر نہ پھرا
حیف صد حیف چلی حسرت پیغام لیے / پتلیاں پھر گئیں پر قاصد دلبر نہ پھرا
جذب الفت اوسے گھر تک نہیں جانے دیگا / راہ سے یار پھرے گا جو مقدر نہ پھرا
چاہا سو بار فلک نے تو بہت سا لیکن / صورت مہرۂ شطرنج میں گھر گھر نہ پھرا
بیشتر آمد و رفت اوسکی ہوا کرتی تھی / ابکی ایسا گیا پھر آکے دلبر نہ پھرا
خط گرا یا مرا یار اودھر کی بھولا / نامہ بر سبکی پھرے قاصد دلبر نہ پھرا
ایک نے منہ نہ لگایا مجھے شیشے کیطرح / کون سی بزم میں میں صورت ساغر نہ پھرا
کب نہ منظور رہوئی یار کو پامالی گل / کون سے دن یہ وش باغ پہ جا کر نہ پھرا
ظلم و جور و ستم یار دغا پیشہ سے / میں نے جانا تھا کہ پھر جائیگا دل پر نہ پھرا
رکھ نہ منظور نظر میری پریشان حالی / مثل سودازدگان زلف معنبر نہ پھرا
ایڑیاں گر رگڑینگے ہم جان پہ بن جاویگی / دم نکل جائیگا گھبرا کے جو دلبر نہ پھرا
صورت قطب عطا کر مجھے ثابت قدمی / مثل سیار تو اے گردش اختر نہ پھرا
سامنے جنت و دوزخ ہیں کہیں پہنچ ہی چک / مجھکو عریان میان صف محشر نہ پھرا
پاؤں کے ہاتھ سے گردش ہی ہی مجکو مدام / چاک کیطرح سے کس روز مرا سر نہ پھرا
منتظر کبسے میں بیٹھا تھا جواب خط کا / اوڑ گئی ہوش مری جبکہ کبوتر نہ پھرا
الفلک نعمت دنیا مجھے در کار نہیں / مثل دریوزہ گران مجکو تو در در نہ پھرا
ایڑیاں شوق شہادت میں بہت [illegible] / آرزو رہ گئی حلقوم پہ خنجر نہ پھرا

۲۲

[illegible]

ربط اونہین موذی سی جہین سواری کی ہین تہا	تازیانیکی عوض کہتی تہی کوڑا سانپ کا

دشمنِ جان کو بہی اپنی نہ دی ایذا رندنی
دانت سی توڑا نہ چالا آپنی ہوڑا سانپ کا

مشہور رند خاص سی تا عام ہو چکا	تقدیر مین جو لکہا تہا وہ نام ہو چکا
توبہ کا پاس ندمی آشام ہو چکا	بس ہو چکا تقدسِ اسلام ہو چکا
شمع حرم تہا کہ کہی دیر کا چراغ	مین زیب کفر و رونق اسلام ہو چکا
اب عشق و عاشقی کا زمانا نہین رہا	جاتا رہا وہ وقت وہ ہنگام ہو چکا
جو دم ہی مغتنم ہی مرا اعتبار کیا	مین صبح ہو چکا کہ سر شام ہو چکا
صیاد تو نی لی نہ خبر اپنی صید کی	آخر پہڑک پہڑک کی تہِ دام ہو چکا
قاصد کو باندہی کمر دن گذر گیا	نامہ ہوا تمام نہ پیغام ہو چکا
کوٹہی پہ چلتی لطفِ شبِ ماہ دیکہنے	شب چاندنی کا فرش لبِ بام ہو چکا
اب پہر رہی ہی کسلئی یہ آسیای چرخ	مین سرمہ سا تو گردشِ ایام ہو چکا
آیا نہ تو تو وعدی پہ اور انتظار مین	دن آج کا بہی عہد شکن شام ہو چکا
دیندار برہمن کہی کافر بتائی شیخ	دونو طرف سی موردِ الزام ہو چکا
کیا ہیکلی ہی اہل بصیرت سی تو نہان	پردہ اوٹہا دی حسن ترا عام ہو چکا
دل بجہ گیا ہمارا شروعِ شباب مین	یان روغنِ چراغ سرِ شام ہو چکا
رکہدی اوٹہا کی ساغر و مینا کو طاق پر	دورا تمام ساقیِ گلفام ہو چکا
اکثر مشاعری پہ ہو لبریز غم کا شک	کیا کیا مری کلام پہ کہرام ہو چکا
قرآن اوٹہاتی ہین طمع زر کی واسطی	دیندار اگر یہی ہین تو اسلام ہو چکا

٢٣

حسن بہی قہر الہی کا نمونہ دیکہا

[illegible]

کیا بجز رنج و غم ہجر تری ہاتھ آیا — عشق بازی کا مزا او دل شیدا دیکھا

طور پر وادی ایمن مین جو دیکھا تو نہ تھی — مینی ہر ذرہ مین موسی کی ہی جلوا دیکھا

ہوگیا ابر سیہ مین مجھی بجلی کا یقین — اوسکی بالون مین جو موباف زریکا دیکھا

قصۂ آدم و ابلیس جو قرآن مین پڑھا — ہمنی سجدہ کیا جو خاک کا پتلا دیکھا

بہر گیا سارا جہان جب سی تو آزردہ ہوئی — تیرا غصہ بھی صنم قہر خدا کا دیکھا

ہی سیہ خانہ مرا فیض قدم سی روشن — نقش پا مین تیری نور ید بیضا دیکھا

اگ گئی یاد تری پہول سی رخسارون کی — باغ مین جاکی جو کوئی گل رعنا دیکھا

داغ الفت سی ہی ہا سینہ ہمیشہ خالی — اس چمن مین کبھی پہولتی لالا دیکھا

ایک سا حال ہی تا نفس بازپسین — ساتہ جاتی ہوئی سر کی تری سودا دیکھا

خط بھی لکھتی بت سفاک کو جی ڈرتا ہی — پرزی قاصد کی اڑتی کبھی جو لفافا دیکھا

اگئین یاد غزلخوانیان اپنی ای **رند**
کسی بلبل کو اگر زمزمہ پیرا دیکھا

طور اغماض کا انداز ادا کا دیکھا — کیا کہون تم سی کہ ان آنکہون نی کیا کیا دیکھا

یون تو جاتا کئی ہر سال مہینون لیکن — اسکی نوخیز مین اک چاند سا مکھڑا دیکھا

عمر بہر کی جو تمنا تہی سو وہ برآئی — مرتی دم شکر ہی دیدار تمہارا دیکھا

کبھی بالون کو سوارا کبھی پوچھا سرمہ — آئنہ لیکی سحر اوسنی جو چہرا دیکھا

ہون وہ کافر کہ مسلمانون نی مجھکو اکثر — پہونکتی کعبی مین ناقوس کلیسا دیکھا

ق

جان بلب ہوگیا دو روز کی غفلت مین تری — اپنی بیمار کا احوال مسیحا دیکھا

کل تو سب کہ چکی تہی گور و کفن کی تدبیر — جان جان آج تو تو نی اسی اچھا دیکھا

مثال طور ہی سینی مین دل ہی خاک سیاہ	جلی ہوئی کو وہ شعلہ جلانے لگا پہر گیا
کرینگے دیر کو مسمار جو کہ تیکی سے لئے	وہ اینٹ کی لیے مسجد کو ڈہانے لگا پہر گیا
ہی آب مین ساقی جو ایک ساغر مین	بہلا وہ میری طرح خم خم ڈہانے لگا پہر گیا
ضرور حشر کی دن عاصیو نکی ہوگی تلاش	تہون کی ہم تو جہنم جلانے لگا پہر گیا
خیال زاد سفر کہ عدم کو جاتا ہی	جو لی نجا تکا یان سی اٹہانے لگا پہر گیا
عبث ہی دام لئے فکر مین مری صیاد	یہ مشت پر کی سوا ہاتہ آنے لگا پہر گیا
یہ دل لگی نہین اچہی جلی کٹی پہ نہ آ	ہنسی ہنسی مین تو مجکو رلانے لگا پہر گیا
مری نصیب مین یہ رونا ہی صورت شبنم	برنگ گل جو فلک تو ہنسانے لگا پہر گیا
خیال بوسہ لب پہر ہوا ہی اور سنو	مین دیکہتا ہون یہ دل منہہ کی کہانے لگا پہر گیا
نظر تری طپش دل کی آج طور تری	الٰہی خیر جگر منہ کو آنے لگا پہر گیا
ذرا سی بات مین دی دی یہ حال ہو چکا	وہ کہیلون مین کسی کو اڑانے لگا پہر گیا

وہ بیوفا ہی یہ چہوڑیگا غیر کا ملنا
جو رند کوفت مین تو مر سے جانے لگا پہر گیا

رانو نکو ہی وہ آکی کئی بار رہگیا	ارمان اب ہی کوئی دل زار رہگیا
تو شکوہ آتی آتی جو ای یار رہگیا	کیا کیا تڑپ تڑپ کی دل زار رہگیا
چہندی ہو ہین جو ہجر کا آزار رہگیا	سن لین کی آپ مرکی یہ بیمار رہگیا
یوسف رہا نکوئی خریدار رہگیا	افسانہ پہر گرم سے بازار رہگیا
کرتا ہون اس طرح سی بسر کوی یار مین	در سی او ٹہا دیا پس دیوار رہگیا
جاگی نہ ایک رات ہی ہمراہ یار کی	خوابیدہ بخت دیدہ بیدار رہگیا

۲۵

چپکا لگی کہ ہو تو نکا [illegible] رہگیا

سن لیجئے اب وہ غیرت یوسف [illegible]

[illegible]

تیرے ہی گلی بہشت ہی طوبی ہر اک درخت | کیا فرق تجہ مین حور مین ای یار رہگیا
کیا آہ خزان ہی صبا کیا ہوا چلی | کیون نغمہ سنجی بلبل گلزار رہگیا
چمکا جو اوسکا صاعقہ حسن بام پر | ہو کر ہلاک مین پس دیوار رہگیا
شیشی کی شکل توڑ مین کی تو نے بادہ خوار | چندی جو اور ابر گہربار رہگیا

کہتی ہین جان رند نی دی کوئی یار مین
دار الشفا مین مر کی یہ بیمار رہگیا

ہر دم کا خیال رخ زیبا نہین جاتا | کیون رند تری سر سے سودا نہین جاتا
افسوس ہی تو رشک مسیحا نہین جاتا | حال اب تری بیمار کا دیکھا نہین جاتا
باقی ہی پس از مرگ بھی عشق خط و گیسو | سر کٹ گیا پر سر سے یہ سودا نہین جاتا
اللہ ری غلو کفر مین مجھ رند کا اے شیخ | کعبی کی طرف ہو کی کلیسا نہین جاتا
ویران ہی بیابان جنون جب سی گیا قیس | مجنون کوئی اب جانب صحرا نہین جاتا
غش کرتی ہی ہو چمکانی یہ جوبن کی مری جان | شوق آپ سی ہو باف زریکا نہین جاتا
اوس زلف کی تسخیر مین عاجز ہین سپیری | کالا کسی منتر سی یہ کیلا نہین جاتا
جس بات کی چاہو قسم اک مرتبہ لی لو | ہر بار تو قرآن اوٹھایا نہین جاتا
صحت ہوی اونکو جو اوترتی نہین صدقی | چورا ہی یہ اب باش کا پتلا نہین جاتا
کیا پہونچی خبر حال پریشان کی ہماری | اوس تک کوئی اخبار کا پرچا نہین جاتا
ہی تذکرہ اب تک مری شوریدہ سری کا | یہ ذکر یہ مذکور یہ چرچا نہین جاتا
ہی تنگ وہ روپ مگر باقی ہی اغماض | سب اوڑ گیا پر غمزہ بیجا نہین جاتا
ہر گام پہ ڈگتا ہی قدم راہ وفا مین | کہتا ہی جہیبٹ ایسی کہ سنبھالا نہین جاتا

[illegible] صنوبر بنایا [illegible] ستمگر بنایا [illegible] دلبر بنایا
عبث منہ کو مجہ سے ستمگر بنایا
عناصر سے خالق نے خلقت بنائی [illegible]

۲۶

ساقیا پلوا تنک ظرفونکو چلو بہر شراب
مین ہون دریا نوش کیا دیتا ہی اک ساغر شراب

فصل گل ہی کہہ رہی ہی آج گلگل کہہ کر شراب
بادہ کش بدمستیان کرتی ہین پی پی کر شراب

ہی دعا مستون کی یارب مثل ماہ و آفتاب
جام گردش مین ہی کہا یا کری ہی چکر شراب

بزم مین وہ ترک آیا میکشی کو ساقیا
خوبتر ہی خوبتر بہتر سی ہو بہتر شراب

ہون وہ میکش محتسب مین ہون تو بہ یکم دودن
دودہ کی بدلی پلا دی طفل کو مادر شراب

پہر بہار آئی الہی پہر شگفتہ ہوئین گل
تاک کی سائی مین اینڈین مست پہر کر شراب

گر صفای قلب چاہی میکشی کر اختیار
واسطی آئینۂ دل کی ہی روشنگر شراب

الغیاث چشمان میگون بیخودی کیونکر نہ لای
آدمی کو آپ سی کر دیتی ہی باہر شراب

شوق سی دلوا دی پیر مغان کرتی قبول
خوبصورت سی اگر ہوتی کوئی دختر شراب

بوسۂ لبہای میگون ہو اگر مجکو نصیب
کوثر ساقی کی بہجوا دون گہر گہر بہر شراب

کر یو ہین چندی ہی افراط میکی ساقیا
چاہیی بہتی پہری میخانی کی باہر شراب

میکشی سی گرچہ زاہد کو ابہی انکار ہی
دیکھتا ہی سیر پر رندون کو پلوا کر شراب

غم غلط ہوتا ہی غمگین کا سرور بادہ سی
خون دل پینا پڑی مجکو نہو وی گر شراب

دور دور جام و مینا دور گردون تک رہی
بادہ کش دیوین دعا ساقی کو پیکر شراب

کہل ہی جاتی ہی ناوٹ آدمی کی نشہ مین
صاف دکہلا دیتی ہی انسان کا جوہر شراب

دیکھتا کیفیت دو دنیا مین اپنی مین
جام مین جمشید کی پیتا جو اسکندر شراب

بیچتا ہی تول کر پیر مغان سونی کی تول
ہو گئی ہی دور مین اپنی تو آب زر شراب

مغتنم ہی وقت فرصت ایک دم اور ہو
ہی بہی شیشی مین اب ساقی نہی ساغر شراب

حشر کی دن دیکہنا بدمستیان محجوب رشک
گور سی کہتا اوٹہا یا ساقی کوثر شراب

۲۷

ابتو گلشن مین بنی ہی یار سی ہو عندلیب
باغ مین ای ... جاگیر مین ہی گویا کہ ...
غنچہ ہای گل سمون یا ہای ہای عندلیب
کس رشک ماہتاب کا جو یا ہی آفتاب
جلوہ مین میری طرح جو رہتا ہی آفتاب
گرمی ہی کسکی حسن کی ڈہلا ہی آفتاب
ہر ہر ہو کا نپتا ہی لرزتا ہی آفتاب
اوسکی خرام نازنین پر یا کیا ہی حشر
دیکھون کدہر سی آج نکلتا ہی آفتاب
دیکھا ہی جیسی عزت خورشید کو مری
جتن کی طرح رنگ بدلتا ہی آفتاب
شام شب وصال کی ہوتی ہی کل صبح ہی
گردون پہ جا ہی ... نکلتا ہی آفتاب
زلفون سی اوسکا روی ... منہ
ہر صبح کو ... نکلتا ہی آفتاب
خورشید ... نقاد ... ہی
دیکھا ہی حسن ... چھپتا ہی آفتاب

روز فراق آٹھ پہر سے ہی بڑ گیا	تو آج چال کون سی چلتا ہی آفتاب
معذور ہی کرے اگر اوس سے مقابلہ	آنکھیں نہیں ہیں چہرے پہ اندہا ہی آفتاب
اوسکی سی شوخیان کہاں وہ گرمیان کہاں	مانا یہ مینے نور کا پتلا ہی آفتاب
نکلی چمک کے لاکھ وہ اے غیرت مسیح	پیش ضیائے حسن تو میلا ہی آفتاب
اسکی بھی دل مین بھڑکی ہی کیا آتش فراق	جلتا ہی میری طرح بہلستا ہی آفتاب
مینے کہا کہ رات کو آؤ تو یون کہا	دیکھا ہی تونے شب کو نکلتا ہی آفتاب
لٹکایا جائیگا چہ بابل مین ایک دن	زہرا جبین پہ مرے مرتا ہی آفتاب
حاضر اگر ہی دن کو تو غائب ہی رات کو	غمزہ یہ کس حسین سے سیکھا ہی آفتاب
بارش نہیں ہی غم مین کسی شکلہ کی	رومال کہل کے ابر کا روتا ہی آفتاب
پیر مغان ہی حال کامل سے کم نہیں	شیشی مین جن کی طرح اوتارا ہی آفتاب
پھرتا ہی آپ ہی ساتھ رخ یار سو جدھر	سورج مکھی کا پہول کہون یا ہی آفتاب

داغ سفید چرخ ہی میری نظر مین رشک
شبنم کی گو نگاہ مین رعنا ہی آفتاب

آج انکار نفرمائیے آپ		شب کی شب گھر مرے رہ جائیے آپ
جائیے گھر کو نہ گھبرائیے آپ		ہم نہ مرجائینگے بس جائیے آپ
کہولیے شوق سے بند انگیا کے		لپٹ کر ساتھ نہ شرمائیے آپ
آئی ہی سکتے ہو مین جاؤنگا		مین سمجھے آئی کا نہیں جائیے آپ
ڈھونڈتی پھرئے اگر لیکے چراغ		مجھسا عاشق جو کہیں پائیے آپ
عمر بھر تو نہ قدم رنجہ کیا	ق	آئی اب تو نہ ترسائیے آپ

محتاجِ عرض حال نہین یار کی جناب
پہچان لیکا عالمِ ما فی الصدور آپ

لڑوا رہی ہین شیخ و برہمن کو بیجہت
در پردہ کر رہی ہین یہ ساری فتور آپ

آتش فشان ہی برقِ تجلی قدیم سے
معلوم ہی جلا چکی ہین کوہِ طور آپ

تکلیف اب نہ کیجیئی گا مہربان من
تہم جائیگا تڑپکی دلِ ناصبور آپ

کہینچیگا شوق کوچۂ دلدار کیطرف
لیجائیگا بہشت مین سودائی حور آپ

گلشن مین گل سی کہ رہی ہی رخِ جشمیان
نرگس کو چلکی آنکہ دکہاتین ضرور آپ

گذرا کرم سی مورد بیداد ہی ہہی
ثابت کرو نکا یار پر اپنا قصور آپ

انسان خوبرو ہین یہ ثابت ہوا مجہی
رہتی نہ کیون بہشت مین ہوتی جو حور آپ

معشوق کی کمی نہین عاشق مزاج کو
بس بس زیادتی نکرین اب حضور آپ

رخشان نہین ہی وی منور ہی مثل مہ
انصاف تو یہی کہ سراپا ہین نور آپ

واقف نہین جو شی سی بخر بیخ ہجر مین
ساتہ اپنی لی گئی مری دلکا سرور آپ

عاشق ہون مین تو جذبہ دل کہینچ لائیگا
دیکہون تو کب تلک رہینگی دور دور آپ

نازان ہون رسا اوسکی کریمی کی شان پر
ہوتی ہین شوق عفو مین مجہ سی قصور آپ

نرہا جیسا تہا آگی گل رخسار کا روپ
چل دلا دیکہین کسی اور طرحدار کا روپ

کون کہتا ہی کہ بگڑا مری دلدار کا روپ
اب تلک تو وہی مجبن ہی وہی یار کا روپ

ہونگی حیران صفا دیکہکی ہم رانون کی
دیکہنی دینگی نہ کولی کمرِ یار کا روپ

عالم جنبش ابرو ہی دکہا دی اکدن
دیکہین چلتی ہین ہی قاتل تری تلوار کا روپ

چاندنی رات ہین مہ نیک قمر آیا ہی
آج کچہ اور ہی بام و در و دیوار کا روپ

جو قفس میں ہو کسی مرغ گرفتار کا روپ		دل کا سینے میں وہی حال ہے ای فرقت یار
	شوق دیدار میں ہی ایک بعینہ ای **رند** چشم تصویر کا اور دیدۂ بیدار کا روپ	
اعلی ترین مرتبہ دیکھا مقام دوست		کہتے ہیں جسکو عرش بریں ہے وہ بام دوست
چلتی ہے تیغ کی نہیں کچھ کم خرام دوست		کٹتی ہیں سیکڑوں کی گلے گام گام پر
کاٹھی ہے سنگ پڑتی ہے باہر حسام دوست		چاٹا ہے جیسے خون شہیدان عشق کو
ہم وحی جانتے ہیں سراسر کلام دوست		صحبت میں جنکو شک ہے وہ ہیں غلط سنو
عرش بریں میں جھولتی ہے احترام دوست		افزون ہے بانکپن سے زیادہ مزاج میں
مثل کلیم ہو جے وان ہمکلام دوست		ہے جیسے کہ وہ طور پہ اکڑ جائے
کندہ ہے مثل نقش نگین دل پہ نام دوست		سکہ بٹھایا اپنی محبت کا یار نے
ہرگز قدم لگا نہ کہیں خوش خرام دوست		عاشق جلو میں دوڑتی ہے دوڑتی مری
کہتے ہیں اسم پاک جسے ہے وہ نام دوست		وہ بے نشان ہے ہے اوسکا نشان ہر
بیواسطہ پہونچتا ہے مجکو پیام دوست		پیغامبر کو دخل نہیں اس مقام میں
موج لحد ہے تختہ مشق خرام دوست		آتا ہے یار فاتحہ پڑھ نیکو بیشتر
شاید زبانی لایا ہے قاصد پیام دوست		ماری خوشی کی منہ سے نکلتی نہیں ہے بات
پر جلتے ہیں ملک کی جہان ہے مقام دوست		وان تک گذار ہر کس و ناکس محال ہے
جو دل شکستہ ہے وہی دل ہے مقام دوست		رہتا ہے خرابی میں نہان مثال گنج
میلا سا روز رہتی لگی زیر بام دوست		بیٹھا کرے وہ شوخ جو کوٹھے پر آنکر
رکھتی ہے بوئی لطف معطر مشام دوست		ای **رند** مشک و عود کی کیا اوسکو احتیاج

نالہ ہونی لگا افلاک کی پار آجکی رات	ضبط مجہسی نہوا آخر کار آجکی رات
شب فرقت کی مصیبت کو گوارا کرلی	کاٹ دی نالی ہی کرکی دل زار آجکی رات
حول آتا ہی سیاہی سی شب فرقت کی	گو تاریک سی ہی تیرہ و تار آجکی رات
تا دم صبح تری یاد مین ای رشک مسیح	مثل بیمار کراہا دل زار آجکی رات
کل جگایا ہو شب وصل مین اوس ماہ کی ساتہ	سو نہ دی اوس دل بیصبر و قرار آجکی رات
شب آیندہ پہ موقوف رہا وعدۂ وصل	دیکہیی کٹتی ہی کیونکر دل زار آجکی رات
بہگیا دل تو لہو ہوکی شب ہجر مین کل	تو ہی جا چک کہین ای جان ہزار آجکی رات
شب تاریک ہی ای ہی فقط اور ہم ہین	کوی ہونس ہی نہ غمخوار نہ یار آجکی رات
خواب غفلت مین ہی ای یار رہا تیرا خیال	نیند مین تجہکو پکارا کئی بار آجکی رات
مغتنم جان اگر خیر سی گذری شب ہجر	تجہ پہ بہاری ہی بہت ایدل زار آجکی رات
یار دامن کو چہڑا ہاتہ سی گہر اپنی گیا	ڈہین ہی کہونکا گریبان مین تار آجکی رات
روز دم ناک مین کرتی ہی بلائی شب ہجر	کہینچنا ہی مجہی گردنہی حصار آجکی رات
ای جنون مشغلۂ عالم تنہائی سہے	گن ہماری تو گریبان کی تار آجکی رات
جو ہی ہاہی ہونی کا تو ای چشم سنا	ہاتہ سی جاتا ہی سر رشتۂ کار آجکی رات

دل جگر آتش فرقت سے جلائی ای رند
ساتہ ہر نالے کی اوڑتی ہین شرارہ آجکی رات

٣١

کیا کہیی کاٹی ہجر مین کیونکر تمام رات	گذری جو کچہ گذر گئی مجہپر تمام رات
نیند آتی تم بغیر نہ دم بہر تمام رات	تاری گنا کیا ہون مین اکثر تمام رات
اندہیر تہا نظر مین جہان تار و تیرہ تہا	کسکیجا رہا تو ماہ منور تمام رات

کشتنی سیکڑون ہین نہ اُنکی سزاوار بہت
عشق بازی جو خطا ہی تو گنہگار بہت

دیکھکر تابشِ خورشیدِ قیامت ای ماہ
یاد آئی گا ترا سایۂ دیوار بہت

کر دیا اپنی تنِ زار کو موسی باریک
نکرو کہتی تہی فکرِ کمرِ یار بہت

آج بیکار ہی آنا ترا ای عزرائیل
جان لینی کو ہی فرقت کی شبِ تار بہت

نہ لگی صبح تلک وسکی زبان تا لوسی
کل سی ہی آج کراہا دلِ بیمار بہت

نہین ہوتا رخِ رنگین کا نظارہ نہسہی
دل لگی کی لئی کل سیگڑون گلزار بہت

جہانکنا کیا کسی عاشق کا ہوا مدِ نظر
تاکتی پہرتی ہو کچہ روزن دیوار بہت

نظر آئی مرضِ عشق کی آثار بری
طول کہینچیگا مسیحا مرا آزار بہت

کفنی تو نہ پہنوا ای کہین شنگر فی
خوش تو آئی تری رنگینی گفتار بہت

ناتوانی نی بنایا ہی بس ار نحیف
میری دب مرنیکو ہی سایۂ دیوار بہت

مژدہ وصل کسی ذر تو کہلا بہیجو
پی چکا خونِ جگر ہجر مین ای یار بہت

محفلِ غیر ہی پہلو سی سرک کر بیٹہو
غلبۂ شوق کا ہوتا ہی مجہی یار بہت

پرورشِ مدِ نظر اوسکی رہی کس کسکی
ہم سی پہرتی ہین مصیبت کی گرفتار بہت

ہوون ہین بلذا رہا مین وہ مطاع کاسد
مسترد کرکتی لی لیکی خریدار بہت

مختصر یہ ہی الا ورگذر اب جانی دی
طول ہو جائیگا کیون کرتا ہی تکرار بہت

سر بازار کوئی آئی تو دو یوسف وش
باندہی پہرتی ہین زرِ نقد خریدار بہت

ق

سیکڑون یار ہین کی جو وفادار ہین ہم
مال اچہا ہی ہمارا تو خریدار بہت

عشق کچہ آپ پہ موقوف نہین خوش رہئی
ایک سی ایک زمانی مین طرحدار بہت

طرف غیر سی پہیرو نہ ابرو کو ادہر
ایک جانب کو کساتی نہین تلوار بہت

[illegible]

جاتا ہی ہر قدم دمِ قیسِ حزین اولٹ
پردہ شتاب لیلی محمل نشین اولٹ

یون یک بیک نقاب کو رخ سی نہین اولٹ
دہشت یہ ہی نجای مرادم کہین اولٹ

در پر سی آگی میرا مسیحا جو پہر گیا
آنکہین گیتین دمِ نفسِ واپسین اولٹ

ماہِ چہاردہ شبِ یلدا مین ہو عیان
بالونکو اپنی چہری سی ای مہ جبین اولٹ

اقرارِ وصل کر کی اب انکار ہی عبث
منکر نہ ہو زبان نہ ای نازنین اولٹ

مارِ سیاہ زلف سی ای دل پناہ مانگ
یہ سانپ تجکو ڈس کی نہ جائی کہین اولٹ

مانندِ لالہ داغ نہ لگ جای ای نسیم
پانون کی طرح برگِ گلِ یاسمین اولٹ

تیغِ نگاہِ ناز جو ایعاشقو چلی
تم دیکہنا صفین کی صفین اوسنی دمین اولٹ

بدمستیون سی انکو اوس بادہ نوش کی
شیشی کہین لنڈہی گیی ساغر کہین اولٹ

ہو کر دو چار چشمِ فسون ساز سی تری
گر سحر سامری ہو تو جادو یہین اولٹ

نکلی جو جان حسرتِ دیدارِ یار مین
آنکہون کی پتلیان دمِ آخر گیتین اولٹ

برگشتہ یار ہو گیا مجہ سی اہست باز سی
قسمت کسیکی جائی یون ہمنشین اولٹ

بسمل تڑپکی خونکی چہینٹین اوڑا چلی
دامن سمیٹ اپنا کہ اب آستین اولٹ

دہ خواب ناز مین ہی چل آہستہ ای نسیم
آنچل نہ روی یار سی جاوی کہین اولٹ

معدوم ہووی نام و نشان شاعر یکانہ
طبقہ زمینِ شعر کا جاوی کہین اولٹ

جستجوی شاہدِ مقصود ہی ای دل عبث
توڑ کر جان کو نکر تو سعی لاحاصل عبث

تیغِ ابرو کی اشارے مین ہی کام اپنا تمام
تیز کرتا ہی چہری میری لیئی قاتل عبث

دست رس جیب دامنِ قاتل تلک ممکن نہین
ہاتہ پاون مارتا ہی خون مین ای بسمل عبث

۳۲

پہولا ہوا ہی مجہی وہ رشکِ چمن عبث
تکلیفِ باغ دیتی ہی بی پیرہن عبث
ہمراہ ہی مجکو ہوائی چمن عبث
بیکار رکہ زبانکو نہ وصفِ جمال سی
پیدا کیی نہین لب کام و دہن عبث
مہمان چند روز ہون پادر رکاب ہون
کرتی ہین مجہی کاوشِ اہلِ وطن عبث
رکہین نہ لحد مین لاش تردد فضول ہی
دیتی ہین مجہ شہید کو غسل و کفن عبث
[illegible]

تشبیہ اوسکی قدسی ہینی تہی شاعرو — بہکی گئی او کہاں کی سروِ چمن عبث
دعوہ ہو جسکو آپ سی بلا وس ہی کہتی — ہی مجہ نحیف و زار سی یہ بانکپن عبث
ہون بدنصیب کی ہی مٹی نہ پاؤنگا — میرا امید وار ہی تو گورکن عبث
شیرین کی دل پہ نقش محبت نہو سکا — ساری مشقتین تہین تری کوہکن عبث
تاثیر دار ایک سی نالہ سنا نہین — کرتی ہین یا وہ گو بیان مرغ چمن عبث
میرٹہی ہی است باز ونسی نا حق تری مژہ — بل کر رہی ہی لف شکن در شکن عبث
پاتین مقام دوست جو باہر ہون آپ سی — کعبی مین شیخ دیر مین ہین برہمن عبث
دیوانہ یہ بہی کیا کسی غنچہ دہن کا ہی — گل چاک چاک کرتا نہین پیرہن عبث
خود کاٹ کر گلا ہمین نا ہتہا ای اجل — میلا کیا دہری دہری اپنا کفن عبث

نقصان جان ہی یہ نہ جو دو غم بہم ہوی
کرتی ہو رنج ہجر مین فکر سخن عبث

ماہرو دلبر ہوا ہی آنکر مہمان آج — غیرت برج قمر میرا بنا کاشانہ آج
ہی منور شمع روی یار سی کاشانہ آج — پر جلین آتی اگر اس بزم مین پروانہ آج
سب سی پہلی دوڑ کر مینی گلا کٹوا دیا — کام آئی آخر اپنی ہمت مردانہ آج
نرخ بڑہ جائی کہ گہٹ جائی مجھی مطلب نہین — مین دئی رکہتا ہون جنس حسن کا بیعانہ آج
تیری دیوانونکی مکی ہی تری وحشت ای پری — شہر سی آباد آتا ہی نظر ویرانہ آج
پاس قاتل تا کجا ای کشتۂ تیغ ادا — ڈالدی اوسکی کمر مین ہاتہ بیباکانہ آج
اب نہین رکیسی رکتا وہ کسیکی ای پری — طوق و زنجیرین توڑ اتا ہی ترا دیوانہ آج
ہاتہ اوی مال زر سی یا یکہ یوسف نہین — قیمت کونین ہی اوس شوخ کا بیعانہ آج

۳۴

کسکو معلوم ہی احوال کہ کل کیا ہوگا
آجکو نادان عبث فکر مہ و سال ہی آج

دہوم ہی چار طرف یار کی آرائش کی
شور پازیب ہی آوازۂ خلخال ہی آج

ہجر دلدار مین بھی وصل کا حاصل ہی لطف
ہر گہڑی پیش نظر یار کی تمثال ہی آج

پہول سی ہونٹون مین لیکو جو پیا ہی حقہ
غنچۂ گل سی معطر تری مہنال ہی آج

گنج بخشی تری عاشق کو ہوئی ہی منظور
سلطنت پاس ہی قارونکی ترا مال ہی آج

رمضان ہو چکا ایام تقدس گذری
مژدہ اے بادہ کشان غرۂ شوال ہی آج

خود بخود دل مرا افسردہ ہوا جاتا ہی
کچھ سمجھ مین نہین آتا مرا کیا حال ہی آج

رنگ زرد اور لب خشک جو دیکھین مری
خود ہی فرماتی ہین ہنسکر ترا کیا حال ہی آج

پر وہی دل کا قلق ہی وہی بیتابی ہی
رات کو حال جو گذرا تہا وہی حال ہی آج

رشک عیسی مرا پوچھی تو یہ کہنا قاصد
آپکی جان سی دور اسکا برا حال ہی آج

واہ ری طالع برگشتہ زہی خوبی بخت
قرعۂ نیک ہی میری لئی بد فال ہی آج

وقت فرصت کو نہ افسوس غنیمت جانا
کل جسی سہل سمجھتی تہی وہ اشکال ہی آج

وجد صوفیکو رہا یاد نہ قوال کو قول
حال باقی ہی کسی بزم مین نہ قال ہی آج

مشک و عنبر کی ہنسی ہی ہوئینگی کل
شام سی ورد زبان کر خط و خال ہی آج

آج تو مین ہی مشرف بہمن ہم آغوشی سی
روز نوروز ہی ایماہ نیا سال ہی آج

ق

گور تاریک ہی اور عالم تنہائی سے ہے
دست و پا کانپتی ہین پرسش اعمال ہی آج

آمد آمد ہی نکیرین کی ہوتا ہی عذاب
روح تہراتی ہی دہشت سی عجب حال ہی آج

مین تو جیتا ہون لرزتی ہی یہ کہتی ہی خلق
زلزلہ آیا زمین ہلتی ہی بہونچال ہی آج

رند کہیجاتا ہی یان کہوٹی کہر کا یہ رہ
لکھنؤ اہل ہنر کی لئی ٹکسال ہی آج

۳۵

رشک آتا ہی نہو خاک کسی عاشق کی
عطر مٹی کا مری سامنی دلدار نہ کہینچ
باعث گرمی بازار ہین کرپاس اوٹھا
چاہنی والون سی دور آپکو ای یار نہ کہینچ
تپ فرقت کی حرارت یہ نہین کم ہو سکتین
سرد آہین متواتر دل بیمار نہ کہینچ
ہو نہ تم مرہم نہ دلبر سی کشیدہ ای رند
رشتۂ خام محبت ہی یہ سربار نہ کہینچ
کام آخر تری بیمار کا ہی تا دم صبح

خجلت ان آنکھون سی ای ابر گہربار نہ کہینچ
کرسکی کا نہ کسی طرح سی تو بیچ
[illegible]

نہین چھٹتا کبھی الفت کا باندھا	محبت کا ہی ہوتا ہے بڑا پیچ
ہوا بیفائدہ نقصان جان کا	دل نادان بڑا تو نے دیا پیچ
مجھی دم دیکی لاکر کے اقرار	نہ آیا پر نہ آیا کر گیا پیچ
پڑی پہر عشق کی پھانسی گلی مین	بچی تہی کس مصیبت سی اوٹھا پیچ

چہری کی طرح سی رُکتی نہین سند
نگہ نی اوسکی سیکھا بانک کا پیچ

ناز کا ونہ اوٹھا منت پندار نہ کہینچ	صدمۂ کشمکش سبحہ و زنار نہ کہینچ
سبز خط مین دکھا کر گل رخسار نہ کہینچ	پہول کی واسطی کانٹون مین مجہی یار نہ کہینچ
چین ابرو نہو ہر بات مین تیوری نہ چڑہا	راست بازون سی کبھی چہوڑ دی تلوار نہ کہینچ
دم نکل جائیگا ہاتی تری ہٹ جاویگی	نالی دل توڑکی یون مرغ گرفتار نہ کہینچ
شب گئی آئی نسیم سحری کی جہونکے	منت خواب اب ای دیدۂ بیدار نہ کہینچ
مرض الموت محبت ہی نہوگا جان بر	رنج بیہودہ عبث ای مری غمخوار نہ کہینچ
روز محشر کی طوالت کو نکر شرمندہ	اسقدر طول تو فرقت کی شب تار نہ کہینچ
خون ہو جاتی ہین عشاق کی دل بستی مین	نازسی پانوی حنائی دم رفتار نہ کہینچ
عشق مژگان مین ہوا ہی تو اگر دشت نورد	پانون کیا دل مین چبھی خار تو زنہار نہ کہینچ
عشق ابرو ہی تہان کا نہ ارادہ کرنا	نہ کہچی گی یہ کمان تجھسی دل زار نہ کہینچ
زندگی تلخ نکر اپنی پرستار وسنکے	دن بہت زیست کی او ہجر کی بیمار نہ کہینچ
ہو نہ تو وہم و گمان شعرا سی غائب	فلک کو سوی عدم او کمر یار نہ کہینچ
کلمہ حق ہی اگر قد کو تری سرو کہا	راست گو ہون مجھی سولی پہ جفاکار نہ کہینچ

[illegible]

[illegible]

مغتنم جان شب وصل شرابین پی پی	پہر نہ ساقی ہی نہ ساغر نہ مینا دم صبح

یار کی کان کا جہمکا مجہی یاد آیا رشد
چرخ پر دیکہا اگر عقد ثریا دم صبح

زندگی کر دیکا ہجران ای دل ناکام تلخ
عشق کا آغاز شیرین ہی مگر انجام تلخ

بیٹہی آنکہون سی نہ دیکہا ایکدن دلدار کی
کر دی شوریدہ بختی نی مری بادام تلخ

وصل مین جو سی جو تہی بہای شیرین یار کی
کر دی صفرای فرقت نی دہان و کام تلخ

ہو مین اسکو سمجہا ہی نوریان شربت کا گہونٹ
کیا سمجہ کر ہر گہڑی ہوتا ہی او خود کام تلخ

خار خار میکشی نی کر رکہا ہی بیقرار
خواب و خور ہی تجہ بغیر ای ساقی گلفام تلخ

ذائقہ تبدیل ہو نعمت کا وہ بدبخت ہون
شہد ہو تو کر دی منہ مین شامت ایام تلخ

کہاینگی سب شعر تر سی میٹی گالیان ہو کر ترش
رشک شیرین کون سمجہی کا تری دشنام تلخ

منہ بنا ہی نامہ بر آیا ہی یارب خیر ہو
تجہ نہ کچہ بہیجا زبانی یار نی پیغام تلخ

زیست صحت سی ہوی کر مریض چشم یار
ہوئی افیون سی زیادہ شیرۂ بادام تلخ

شب کو سووین انکو کہا وین تجہ جو دلکو ہو قرار
ہو گئی ہین ہجر مین خواب و خور و آرام تلخ

طاق پر رکہدی نہ شیشہ اور لا ساقی شراب
ایک تو شیرین پیا دو بی چکا ہون جام تلخ

پہیر دی سب پر چہری کہد و کوہ بیسا در کر
زیست ہی ہم کو گرفتار و نکو زیر دام تلخ

مار ڈالا تو نی شیرین لی گئی فرہاد کو
بہیجا کیون اوس عاشق جانباز کو پیغام تلخ

دور ہی وہ شکرین لب کسطرح گذری نہ رشد
ماہ تلخ و سال تلخ و صبح تلخ و شام تلخ

ساقی ہین شیشی مین مری ہوش سبا بند	مینا مین کیا خضر نی یہ آب بقا بند

[illegible]

۳۷

روزن ہوئی دیوار کی ای حور لقا بند
لیتی ہی خراج اوسکی تو لی رشک مسیحا
بیمار پہ ہی ہجر سے غذا بند و دوا بند
آپہونچی خزان فصل گل آخر ہوئی قمری
منقار کرای بلبل نی برگ و نوا بند
عارض پہ نمایاں ہوا خط منہ کی کہلی
آزاد ہوئی سلسلۂ زلف کی پابند
پڑہنا اوسی ہی نامہ شوق [illegible]
[illegible]

باتین سنی جاتی نہین اب ناکس و کس کے — ہوجاتین آلہی مرے گوش شنوا بند

کر خاطر محزون کو ہماری ہی شگفتہ — اک عمر سی ہی غنچۂ دل باد صبا بند

پھیلاتی نہین دست سوال آگی کسیکی — مٹھی کو سدا رکھتی ہین تیری فقرا بند

خواہان ہی یہ عاجز تری ہمت کا مدد گار — مطلب مرا کب تک رہی ای عقدہ کشا بند

دقت طلبی کرنی لگا ہی دم جولان — ہی توسن فکر اپنا کئی سال سی جا بند

بلبل ہوا خاموش مری زمزمی سنکر — طوطی کا مری ناطقی سی نطق ہوا بند

موقوف ہوی نالۂ دل کو رہین ای رشد
منزل پہ پہونچکر ہوی آواز درا بند

۴

کہلی ہی کنج قفس مین مری زبان صیاد — مین ماجرای چمن کیا کرون بیان صیاد

دکھاتی کانہ اگر سیر بوستان صیاد — پہڑک پہڑک کی قفس ہی مین نکلی جان صیاد

جہان کیا مین کیا دام لیکی ان صیاد — پہرا تلاش مین میری کہان کہان صیاد

دکھایا کنج قفس مجکو آب ودانی نی — وگرنہ دام کہان مین کہان کہان صیاد

ادھر جاڑا موسم گل ہی مین آشیان میرا — الہی ٹوٹ پڑی تجہ پہ آسمان صیاد

مین کنیہچون دام مین بلبل تو آشیانہ چلا — بہم یہ مشورہ کرتی ہین باغبان صیاد

عجیب قصہ ہی دلچسپ اک حکایت ہی — سناؤ نکا گل وبلبل کی داستان صیاد

نہ گل کہلین کی نہ چہکار یگا کوی بلبل — بہار باغ کو ہونی تو دی خزان صیاد

ہمای بندہ کہیسٹی کا دام مین شایند — بجای دانہ پہچاتا ہی استخوان صیاد

خبر نہین کسیکو ہی مین گل چمن کیسا — قفس کو جانتی ہین ہم تو آشیان صیاد

اداس دیکہکی مجکو چمن دکہاتا ہے — کئی برس مین ہوا ہی مزاجدان صیاد

وہ عندلیب ہوں جلکر کروں جو نالۂ گرم	قفس کی جا کو نسی اوٹھنی لگی دہواں صیاد
مرے سیاہ کو سن سنکی کانپ اوٹھیا	غضب یہ ہی کہ سمجھتا نہیں زبان صیاد
الٰہی دیکھیی کیونکر نباہ ہوتا ہی	زبان دراز ہوں میں اور بدزبان صیاد
سوای شکر شکایت اگر کبھی کی ہو	الٰہی قطع ہو منقار سی زبان صیاد

فریب دانہ نکہا تا میں نہار ای رند
نکر تا دام اگر خاک میں نہان صیاد

۳۹

سکت کہاں جو کری تیرا ناتوان فریاد	اوسی تو آہ کا یارا نہیں کہاں فریاد
یہ ہی یقین کہ جائیگی رائگان فریاد	مگر کریں کی کبھی بہر امتحان فریاد
گئیں جو حسرت دیدار لیکی دنیا سی	کرینگی حشر کو آنکھوں کی پتلیاں فریاد
فراق یار میں جو ہو سکا وہ کر دیکھا	نہ آہ و نالہ کروں میں نہ اب فغان فریاد
دئی ہی پنبۂ خورشید و ماہ کانوں میں	ستم زدوں کی سنی خاک آسمان فریاد
ملی کا سینی میں دل آتی کا جگر منہ کو	کبھی سنو کی جو عاشق کی ہیریان فریاد
چہٹی کا بعد فنا بہی نہ شغل نالہ کشی	کرینگی شکل مزامیر استخوان فریاد
تمہاری مسطی نالان میں بیاری خرد و بزرگ	جو پیر کرتی ہیں آہیں تو نوجوان فریاد
تری فراق میں اوبت کرا ہنی کی سوا	قسم خدا کی جو آئی ہو تا زبان فریاد
حصول کچہ نہیں بلبل دو ہائی دینی سی	سنی کا نالوں کو گلچیں نہ باغبان فریاد
اثر ہو باد بہاری کا آہ میں میری	وہ گل کری لب نازک سی غنچہ سان فریاد
کیا نہائی جو دریا پہ وہ بت ترسا	کرینگی صورت ناقوس پہلیان فریاد
لگائی عرضی عدالت میں مجہ پہ خوب کیا	ابہی تو تم نکرو کی کہاں کہاں فریاد

ق

۴۰

قتل کا حکم ملی دیکہئی کس کس کو آج ‖ حکم ہے آئین گنہ کار محبت در پر

سادگی مجکو حسینون کی پسندیدہ ہے ‖ طالب حسن ہون عاشق نہین مین یور پر

اسکا مارا ہوا پانی بہی نہ مانگی قاتل ‖ ختم خونریزی کا جوہر ہی تری خنجر پر

تیرہ بختی سی ندیکہا کبہی روز روشن ‖ زلف شبگون کا پڑا سایہ مری اختر پر

مٹ گیا ہوگا یقین ہی خط پیشانی بہی ‖ اسقدر سکی ہی جبین سائی بتون کی در پر

تجکو یوسف بہی جو دیکہی تو کری آئی جہر ‖ سورۂ نور کو دم پڑہ کی رخ انور پر

پہیر دی لیکی مین وہ تیغ ہون زنگ آلودہ ‖ نہ پڑی آنکہ مبصر کی مری جوہر پر

لب دریا ہو شب ماہ ہو تو ساقی ہو ‖ ہاتہ گردن مین تری لب ہون لب ساغر پر

ایکدن تجاف کو وحشت مین نکل جاؤنگا ‖ دم نکلتا ہی کسی شوخ پری پیکر پر

جامہ زیبی کا صنم قطع ہی جامہ تجپر ‖ زیب پوشاک کی ہوتی ہی تری پیکر پر

یار کی زلف پہ سودائی ہوئی ہین پریان ‖ حور کی آل ٹپکتی ہی مری دلبر پر

چرخ گردون نی دکہائی ہین تماشی کیا کیا ‖ ختم ہی شعبدہ بازی اسی بازیگر پر

قسمت بد سی وہ پیدا کری حاجت چند ‖ کر رہا سایہ فگن ہو کبہی میری سر پر

عشق مین لالہ عذارون کی یہ گل کہائی رند
داغ ہی داغ ہین طاوس صفت پیکر پر

رشک آئینی کو آتی مری حیرانی پر ‖ صدقی جمعیت خاطر ہو پریشانی پر

ہم تو گرداب حوادث مین ہین کیا دم ریز ‖ لوگ ساحل کی ہنسین کشتی طوفانی پر

حال کہلتا ہی بد و نیک کا وقت بد مین ‖ جوہر تیغ عیان ہوتا ہی عریانی پر

نہ مٹی کا وہ سمجہ لی اوسی پتہر کی لکیر ‖ جو لکہا کاتب تقدیر نی پیشانی پر

نوجوان دلبری یا تو ہی ہی بیچ جانی سحر
ہجر کی شب وہ مسیحا جو تہا آغوش مین

بخت خفتہ نی نیہ یون اکدن جگایا رات بہر
کیا کہون جو درد پہلو نی ستایا رات بہر

شام سی اوسکو تصور روی نورانی کا تہا
گیسوی نکار نی مضمون بنایا رات بہر

ہونی دی شاد منکرون کو اثر دعا مپر
پڑتی ہی آنکہ جب کہ سی مینا و جام پر
سنتا ہون دیگا حکم وہ کل قتل عام پر
اک جام بہر کی ہمکو بہی دیدال خیر ختم
شہرا سنا ہی تیرا یہ صحبت نہین ہوئی
عاشق ہوئی ہین چہرہ گلگونکی بلبلین
مرنی پہ بہی یقین ہی ہین داغ دل ہرے
رہتا ہی خوف نشہ مین بہی دور چرخ کا
وہ مست ناز گر مجہی جہوٹی شراب دی
پہونچا مین لی مجاز حقیقت کی کنہ کو
وعدہ کیا ہی شکل دکہانی کا حشر کو
دوڑی ہین جلو مین طالب دیدار تا کجا
یہ زلف و رخ دکہانی کی وعدیکا حال ہی
بی شبہ وہ سمجہتی ہین مردار کو حلال
مقصود ہی شکست فلک سی تا ابد

موقوف ہی جہاد ظہور امام پر
سو سو درود پڑہتا ہون ساقی کی نام پر
کیا گذری دیکہین خضر علیہ السلام پر
ساقی و گرنہ دور ہی یہ اختتام پر
دیکہا نہین ہی تجکو مین عاشق ہون نام پر
طاوس وجد کرتی ہین تیری خرام پر
کل کہا کی مر گیا ہون مین اک سبز فام پر
سو سو دعائین پڑہتا ہون ایک جام پر
مینحانی کو لٹاؤن مین ساقی کی نام پر
بی نردبان گذار ہوا میرا بام پر
قائم رہی خدا کری سوز قیام پر
او شہسوار ہاتہ رکہ اب تو لگام پر
ہی شام کو تو صبح یہ او صبح شام پر
جو لوگ جان دیتی ہین مال حرام پر
کہدو اونکا دعای قدح ہی جام پر

۱۴۱

پڑ گیا خون شہیدان محبت کا مزا / نکلا ہی پڑتا ہی ترک کا خنجر باہر
صبر کر صبر شب ہجر مین پہلو کو نہ توڑ / کیا نکل جائیگا تو او دل مضطر باہر
طرز پوشاک جدی سب سی نرالا انداز / ساری گہنون سی ہی اوس شوخ کا زیور باہر
سیر صحرا کو کبھی آن نکل ای شہ حسن / شہر سی ہی تری درویش کا بستر باہر
قتل ہو کر بہی با خانہ زنجیر سی انس / دہڑ تڑپ کر گیا زندان مین نا سر باہر
دور کر دون سی ہی جس ورتلک ای ساقی / حلقہ بادہ کشان سی ہو ساغر باہر
شب فرقت مین یہی آتا تھا جی مین ہر بار / پہینک دون چیر کی سینہ دل مضطر باہر
گذری مین کنڈر اوس طفل حسین کا ہو گا / لی ہی نکلی کا اوسے شوق کبوتر باہر
دربہ قدغن ہی خبر کس شتنگا ون اوسکی / آنی جانی نہین پاتا کوئی اندر باہر
رشک شمشاد نی چلوایا کو کی اوسکو / ہو گیا حد ادب سی جو صنوبر باہر
دل سوزان کی حرارت سی جلا جاتا ہون / کلخن سینہ سی پہینکو نکا یہ اخگر باہر
سر عشاق تہ پیمانہ رسید لادو کی / بال کہولی جو چلی آتی ہو اکثر باہر
ڈال دوزخ مین مجھی بیھجدی یا جنت مین / تیری مرضی سی نہین داور محشر باہر
میری پہلو مین تو شوخی نی ٹہرنی ندیا / ہون کی آغوش تصور سی وہ کیونکر باہر
ڈال دو نکا کمر یار مین مین دوڑ کی ہاتہ / کبھی نکلی کا نہ کیا گہر سی ستمگر باہر
خوش قدی کا کیا کس ورکی قدسی عجوہ / باغبان باغ سی کرتا ہی صنوبر باہر
مہربان آپ کرم کیجئی تو کرکی خبر / گہر مین کم ہوتا ہون ہتا ہون مین اکثر باہر
اسقدر زار ہون مین باد کی ہر جہونکی مین / اوڑ کی جا پڑتا ہون گہر سی معہ بستر باہر
کیا وطن مین تھا جو میری لئی غربت مین نہین / مرد درویش ہون یکسان ہی مجہی گہر باہر

۴۲

۴۳

دیکھنے والون کا دروازے پہ رہتا ہے ہجوم ۔ وہ صنم گھر سے نکلتا نہین دم بھر باہر

آبرو کر تجھے منظور ہے کر ترک وطن ۔ قدر ہوتی ہے صدف سے جو ہو گوہر باہر

نہین گیسو رخ زیبا پہ ترے شک کیا ہے ۔ طائر حسن کی نکلی ہین یہ شہپر باہر

بغل گور مین تنہا وہ پڑے سوتی ہین ۔ جنکو آغوش سے کرتی تھی نہ مادر باہر

رگ سودا مین مری ہے اثر مقناطیس ۔ نکلی کاٹوٹ کی فصاد کا نشتر باہر

دل لیا جان بھی حاضر ہے اگر ہو منظور ۔ نہین تجھسے ہین کسی حال مین دلبر باہر

ہون وہ مشتاق شہادت کہ مرا دم باہر کا ۔ میان سے جب ہوا اوس ترک کا خنجر باہر

مین وہ مجرم ہون جہنم مین اگر جاؤنگا ۔ اہل دوزخ بھی کہین کی مجھے باہر باہر

گیا دنیا سے تہی دست یہ سب دیکھین رند ۔ رکھے تابوت سے بھی دست سکندر باہر

۱/۲ ۴

باڑہ رکھوا تا ہی قاتل خنجر فولاد پر ۔ فتنہ دوران نے باندہی ہے کمر بیداد پر

نالے پہ نالہ ہے اور فریاد ہے فریاد پر ۔ کوہ غم ٹوٹا ہوا ہے خاطر ناشاد پر

نو گرفتار قفس آمادہ ہین فریاد پر ۔ ناگوار اگر گذرے خاطر صیاد پر

شاق ہون گلشن مین طبع بلبل ناشاد پر ۔ گوش گل رہنے لگی جب سے مری فریاد پر

دیکھے گر قامت کشیدہ میری سرو ناز کو ۔ پر سے قمری کی چلی ارّہ سر شمشاد پر

عیش مین مشغول ہے شیرین تو کیا خسرو کے ساتھ ۔ کام اپنا کر چکا تیشہ سر فرہاد پر

بوجہ ہے گردن پہ سر کا قتل کیون کرتا نہین ۔ کیا سبکدوشی ہماری بار ہے جلاد پر

مر کے چھوٹین کی قفس سے اوڑ کے جاوینگی کہان ۔ قابل پرواز اب اپنے نہین صیاد پر

دام مین لا کر پہنسایا اب تو آبدانے نے ۔ کہہ ہی جاوینگی مری عیب ہنر صیاد پر

۴۴

زورق گردون ہی سطح روی چشم تر
نوح چکرائی تری اشکونکا طوفان دیکھکر

بہوت بہنا سیکی آگی سطح اچہا نہین
اپنا بیگانہ ذرا ای چشم گریان دیکھکر

پا برہنہ لائی وحشت کل جو صحرا کیطرف
کہنکی کیا کیا آبلی خار مغیلان دیکھکر

ہی لب حسن ملیح یار کا دل کو مزا
چاٹنی لگتا ہون ہونٹ اپنی نمکدان دیکھکر

قصہ گل سیر کی قابل نہین او عندلیب
کیا کرونگا چند اوراق پریشان دیکھکر

آسمان ہر بیکسی کی بھی مجہی رونا خاک
روتین میری حال کو گبر و مسلمان دیکھکر

کوی کہہ سکتا نہین مردونکی وادی مین قدم
ہول ہی ہر جای خضر اپنا بیابان دیکھکر

ہی یہ قدر و منزلت دیوانگی تیری پری
سرو قد تعظیم کرتا ہی سلیمان دیکھکر

عشق مین آئینہ رو کی ہی یہ ہوتا ہی حال
آپ کیون حیران ہوی ہین مجکو حیران دیکھکر

چاک ہین سینون مین دل عشاق کی مثل کتان
چاند سا مکہڑا اپنا ای ماہ تابان دیکھکر

قتل ہی میری جو قاتل کو ندامت سی ہوی
روح کو صدمہ ہوا اوسکو پشیمان دیکھکر

میکشون ہی کی جی ممکن نہین برسات مین
پانی بہر آتا ہی منہ مین ابر باران دیکھکر

جامہ زیبی نی بہنوائی قبای تنگ چست
ابتو پہٹتی ہین گریبان اوسکو دامان دیکھکر

تاب نظارہ نتہی اک نور کا عالم تہا رند
بند آنکہین ہو گئین اوس مہ کو عریان دیکھکر

۴

پہر لہو سرخ ہوا جسم مین کالا ہو کر
رہ گیا ایکی برس بہی مجہی سودا ہو کر

مرتبہ پست ہوا اشک کا اعلا ہو کر
پہر وہی قطرہ بنا قطرہ رہا دریا ہو کر

آہ نکلی جو سوی عرش معلا ہو کر
رہ گیا عالم بالا تہ و بالا ہو کر

لب کو جنبش نہوا اس دو رہین شکل لب جام
بیٹہ سہ بنبہ دہن صورت مینا ہو کر

ضد ہم جمع نہونگی تجہی بیجا ہی تلاش	فکر عقبی نکر آلودۂ دنیا ہو کر
ملک الموت کو تکلیف نہین دینی کا	پیشتر مرگ سی ہیجا و نکام دا ہو کر

ٹہوکرین کہاتی ہو کیون کعبی مین جاکر رند
بیٹہ رہتے کہین یہ ہیان کلیسا ہو کر

کیونکر نہو وی خاک کی پتلی کو جان عزیز	رکہتا ہی میہمان کو بہت میزبان عزیز
اللہ کی ہی گہرسی ہی کوی بتان عزیز	کعبی سی ہی زیادہ ہی ہندوستان عزیز
یہ مشت خاک ہو کہین مقبول بارگاہ	مٹی ہماری کر ہی جسکی آسمان عزیز
پہونچی کسیکی دل کو نہ تجہی اگر گزند	جان کی طرح کرین تجہی اہل جہان عزیز
رہتی ہین ذکر خیر مین ہم جسکی روز و شب	دشنام ہمسی کرتا ہی وہ بدزبان عزیز
بندہتی ہی کمر ہی کی مضمون بیشتر	گیسوئی یار سی ہی ہمی ہی میان عزیز
جی چاہی نوچ ڈال تو جی چاہی قطع کر	تجہسی نہین یہ مشت پر ای باغبان عزیز
عالم ہوا فریفتہ اوس طفل شوخ کا	یوسف کی طرح رکہتی ہین پیر و جوان عزیز
مٹی مری خراب نکر کاڑ چک کہین	دو گز کفن تو مجہ سی نکر آسمان عزیز
شکوی کی جای غیر سی باقی نہین رہی	دشمن سی ہی زیادہ مین خواہان جان عزیز
باعث سی وجہ کی یہ شرف قصر تن کو ہی	اوترا ہی اس مکان مین اک میہمان عزیز
کیونکر فراق یار سی دل کو کرون دریغ	مجکو سگ و ہما سی نہین استخوان عزیز
ہستی عدم سی لاتی ہی کس ملک غیر مین	کوی نہ آشنا ہی ہمارا نہ یان عزیز

ای رند اپنی عہد مین قدر سخن نہین
ہر عصر مین وگرنہ تہی اہل زبان عزیز

نالے کرتا قافلے سے دس قدم آگے رہا — کون کرتا کاروان مین بحث ہمراہ جرس
ڈھونڈھے جس وادی مین خضر تشنہ لب چاہ سراب — اوس بیابان مین ہے لکو آب حیوان کی ہوس
طوالع عرض اتنا نہ دی تو آشیان کو عندلیب — مشت پر کی واسطے کافی ہی مشت خار و خس
دور کر مے مجہ تشنے کو گر نہ تو اک وار مین — قبضہ مشکل کشا قاتل نہ دیوے تجکو جس
قلب جنکا نور عرفان سے منور ہوگیا — چشم باطن سے برابر دیکھتے ہین پیش و پس
خشک روٹی کا فقیرونکی مزا جسکو پڑا — پہر نہ بیٹھے سفرۂ شاہان پہ جاکر وہ مگس
بے اثر ہوتی اگر نالی مری تیری طرح — پہانسی دیتا کہو پٹتا اپنی گلی کو اے جرس
ق
کیون عبث روتے مین ڈہانک کر منہ ہاے اپنا آہ — پہنس گئی ظالم کی پہندے مین نہین چلتا ہے بس
آپ اوڑ کر آئی تہی دام تستم ہمتو دام مین — کہینچکر لائے نہ تہی ہمتو آب و دانہ کی ہوس
کیا تمنا تہی ہوا کیا حیف ہے افسوس ہے — کون اب فریاد سنتا ہے بجز فریاد رس
مطلب ما از اسیری صحبت صیاد بود — بہمروت رفت و ماماندیم تنہا در قفس

بی مشقت آستان یار کب ملتا ہے رند
پائے مردی کر جو وان تک جاہتا ہے دسترس

آگیا پیغام دلبر عاشق مضطر کے پاس — نکہت یوسف گئی یعقوب پیغمبر کے پاس
رند پہونچایا کسینے ہے اوس دلبر کے پاس — لے گیا یہ التجا مین بیشتر اکثر کے پاس
عشق ابرو مین کیا مرنے مین کب غم تقصیر — بارہا قاتل گلا رکہہ دیا خنجر کے پاس
منہ ملا کر منہ سے ہی محروم بوسے سے ہے ہی — ہم بہرے تشنہ پہونچکے چشمۂ کوثر کے پاس
حسن کے طالب غنی ہون دولت دیدار سے — سیم تن محبوب آوین عاشق بے زر کے پاس
دل تو آگے دے چکا ہون یہ بہی اکدن نذر ہے — کیا کرون کار کہی جان نہ ارے دلبر کے پاس

نام بلبل پریشاں ہے چمن کو باغبان
جو لبان پہر پہر کی لائے ہاتھ سے گل گلفروش

اک صراحی دار گردن کا تصور ہو رہا
لب ہی اپنے سے اڑے تک ہیں ساغر خموش

روے نگین ہے بہار حسن سے گلزار ہے
چشم نرگس ہے دہن غنچہ ہے گل ہیں اوسکے گوش

پہر گل و گلزار ہون باز آ بیٹھین آن کر
ٹوکری پہولونکی لیکر اپنے آگے گلفروش

بس بہت رسوا ہوے اب خاک کا پتو کر
ہم گنہگارون کا پردہ رکھلے تو اے پردہ پوش

قاتل اب تاخیر کیا ہے حکم ہو جلاد کو
کب سے میدان شہادت میں کھڑے ہیں سرفروش

عیش کر لو نوجوانو پھر نہ آتا ہے شباب
اور ہے دو چار دن مہمان فصل نائے و نوش

حشر کو جام مئے جنت پلانا یا علی
ساقی کوثر ہے تو اور مین رند بادہ نوش

میکدون میں کرتے ہیں رندی آشام رقص
مسجدون میں کرتے ہیں زاہد ہے صبح و شام رقص

کہیجے پامال تا آسودگان خاک کو
سیکہتا ہے اس لیے وہ سرو گل اندام رقص

مردے جی اوٹھتے ہیں ٹہوکرین گلے ہیں ٹھوکرونکو کہاتے
حشر کرتا ہے بپا تیرا بت خود کام رقص

صبح سے لے صبح تک رقصان ہے بادہ بجام
چرخ پہ نہ پہر اگیا کی شام سے تا شام رقص

سیکڑون پہاڑ ٹینگی پڑی کرتے ہے قصہ یا
دے جنون کا دیکہتے کس کسکو انجام رقص

تو گرفتارونکی اپنے سیر او صیاد دیکہ
مرغ بسمل کی طرح کرتے ہیں زیر دام رقص

ہو مہیا ساز عیش اور وہ نہو یاد بخیر
باغ مین کیا لطف دے بے ساقی گلفام رقص

رقص کی معنی کہلے اوس بت کو رقصان دیکہکر
نازکی رفتار کا رکہا ہے اوس نے نام رقص

کیف مے مین رند طالب ہون اگر مین رقص کا
ہاتہ پر ساقی کی تہرکی اور دکہاوے جام رقص

مطلب نہین ہی خط سی مین شیدای خال ہون
ہندوی بت پرست کو قرآن سی کیا غرض

گر قصد فاتحہ کا نہین ہی تو پہر بجہے
قاتل بتا دی کنج شہیدان سی کیا غرض

ہنگامی لکی طرح کی برپا کری فلک
کشتی نوح ہون مجہی طوفان سی کیا غرض

عاشق ہون گلگا مین مجہی گلچین سی کام کیا
دیوانۂ پری ہون سلیمان سی کیا غرض

کہتا تہا قیس وجد کی عالم مین بار ہا
لیلی اگر نہین تو دبستان سی کیا غرض

کیون آہ پوچہتی ہی سیہ خانی کی مری
ای شمع تجکو میری شبستان سی کیا غرض

جو یاد دہان یار کا ظلمات خط مین ہون
ای خضر مجکو چشمۂ حیوان سی کیا غرض

زلفین بنای مرا احوال ہی سو ہی
تمکو کسی کے حال پریشان سی کیا غرض

سودای ہون جو سونکہون اُس بی الف کی
نکلی کی میری سنبل پیچان سی کیا غرض

کرتی ہو کیون مطالعہ دیوان رند کا
مطلب نہین ہی وسی تو دیوان سی کیا غرض

اب پسند آنی لگا اوسکو ہمارا اختلاط
وصل کا دینی لگا کچہ سہارا اختلاط

ہستی ہستی ہو گیا ایکل اگر وہ بد دماغ
ناک کی رستی نکل جاویگا سارا اختلاط

جاکی گہر پیغام تک بہیجا نہ اوس لب لڑئی
وہ پری کہتی ہی منہ دیکہا سارا اختلاط

ہجر مین منہ پیٹتا ہون ہای جب آتا ہی یاد
بہولی بہولی باتین اور وہ پیارا پیارا اختلاط

ہای کا بعد میری پاس پہلی مہربان
سو طرح کا دل پہ کر لیجی گوارا اختلاط

باتین کرتی ہو تو پردا پہلی اوٹہوا دیجی
چتر ہی میری بندہ پرور بی نظارا اختلاط

دل لگی مین ہی وہ کہ روی ہوتی ہین ہر مرتبہ
اب شکر رنجی کا کرتا ہی اشارا اختلاط

ہر گہڑی ہر وقت ہر دم ہی تصور آپ کا
بہولتا دل سی نہین صاحب تمہارا اختلاط

٤٩

آنکھ سو بار سانچی مین اگر ڈہلوائی شمع
پر گدازی جسم کی تیری کہان سی لائی شمع

کاٹدین پروانی اس شغل مین فرقت کی رات
ہای دلبر مین کہون تا صبح تو کروای شمع

تو اگر محفل مین آجاوی تو سکتہ ہوا وسی
ای صنم صورت کو تیری دیکہ بت بنجای شمع

اُف نکی اور ہو کہی جل جل کی گہل گہل کر تمام
غور سی دیکہا کیا مین سر سی تا پای شمع

سب پہ روشن ہو سواہی داغ کہا کر سیکرون
گور پر سرو چراغان کہو میری جای شمع

اک رخ روشن تصور مین ہی یان پیش نظر
ہم نہین ہین کہتی شب تاریک مین پروای شمع

پہونک کر منہ سی بجہائی کر مرا غنچہ دہن
بدلی پروانون کی بلبل آئین گل ہو جای شمع

مثل شعلہ مجکو بہی دی ہی زبان اللہ نی
اپنی یہ آتش زبانی اور کو دکہلای شمع

اور ہین اہل نیاز عشق سی واقف نہین
یہ تو دیکہا ہی سر پروانہ تہا او ربای شمع

کاٹتی ہی تیری صورت سی اگر ہو عتاب
انجمن سی پہ لگا کر شعلی کی اور جای شمع

تیری آگی کرمک شب تاب کا رتبہ نہین
کچہ بہی غیرت ہو تو محفل مین نہ منہ دکہلای شمع

دیکہ لی گر شعلۂ عارض کو تیری بی نقاب
رشک کی آتش مین بی روشن کہی جلجای شمع

چاہتی ہین ہو وی روشن عاشق مردہ کا نام
حکم ہی پروانی کی چربی کی ڈہلکر آی شمع

سامنی آجای ہولی سی اگر خورشید وش
پانی ہو کر بزم مین آگی تری آجای شمع

دور استادہ ہی تجہسی لنگ ہی معذور ہی
گرد پہرتی مثل پروانہ جو ہوتی پای شمع

روبرو تیری اگر گرمی کری پروانی سی
منہ بگڑ جای ہوا کا وہ تہپیڑا کہای شمع

مطلع ہوی اگر سوز دل پروانہ سی
صورت زندانیان فانوس مین گہبرای شمع

رشک اگر وہ روی انور سی الٹ دیوی نقاب
سات پردون مین چہپاوی منہ کو یہ شرمای شمع

نام ہی خوش طالعی خوشنودئی دلدار کا ۔۔۔ وہ اگر برگشتہ ہی تقدیر بھی ہی کہ خلاف
وصفِ یکتائی رقم کرتا ہون جب طالعِ ۔۔۔ ہاتہ مین چنگرا و تہالیتا ہون خامہ شگاف
سر بکف شوقِ شہادت مین ہون کب انکار ہے ۔۔۔ قتل کا بیڑا اوٹہائی تو وہ تیغِ خوش غلاف
راہ پر لائی کا کیا مجکو یہ خود گمراہ ہے ۔۔۔ رہنی دو اہلِ زمین گر آسمان ہی برخلاف
باندہتا ہون جب مین مضمون صفائی روی یار ۔۔۔ خود بخود ہوتی ہین موزون لفظ و معنی صاف
گرم صحبت رہتی ہین اوس آتشین رخسار سے ۔۔۔ وصل کی شب اوڑ رہتا ہی کوون مامین لحاف
مین وہ دیوانہ ہون ٹکراؤن جو سر کو ای پری ۔۔۔ سنگریزی کی الگ مین اوڑا دون کوہِ قاف
یاد آیا مارِ گیسو دو زبانین دیکھکر ۔۔۔ بیشتر کہولا اگر ناخن پہ خامی کا شگاف
ای شکر لب کر تری شیرین زبانی ہو رقم ۔۔۔ بند ہوجاوی دمِ تحریر خامی کا شگاف
تنگ ہون لیچل اجل یان سی عدم آباد کو ۔۔۔ وضع اپنای زمانہ ہی طبیعت کی خلاف
نقطۂ موہوم کہتی ہین بہت بعضی عدم ۔۔۔ الغرض واقع دہان یار مین ہین اختلاف
ہو رکی جا سکتی ہی مجسی کسطرف کو وہ پری ۔۔۔ پہان مار دن کا مین جہتی قاف سی تا بقاف

طبع اقدس ہی کیون یا حضرتِ آتش ملال
شاعری کا ہے نہ تی کسدن کیا لاف و گزاف

نہ کسطرح سی کرین نالہ و فغان مشتاق ۔۔۔ کہان تلک تری الفت کرین نہان مشتاق
یہان بہی آئی اک رات تو کرم کیجی ۔۔۔ تمہاری لطف کی ہم بہی ہین مہربان مشتاق
پتا لگا ترا بتخانی مین نہ کعبے مین ۔۔۔ پہری تلاش مین تیری کہان کہان مشتاق
نقاب اوٹہائی اب تو حجاب کیجئے دور ۔۔۔ جمالِ پاک کی ہین چشم مردمان مشتاق
سنا ہی جبسی تری ذات ہی کریم و رحیم ۔۔۔ عطا و لطف کا رہتا ہون ہر زمان مشتاق

۵۰

کرمی سی ہی زیادہ زمستان مین کون چلے
اک نالہ سوز دل سی جو آئی زبان تلک

دم جب تلک ہی دم مین سہو نگا تری ستم
دیکھون تو ظلم و جور کری کا کہان تلک

اکدن نبائی اوس مین ہوا کو ہی یاس کی
سو بار سیر کو گئی ہم بوستان تلک

قمری سی گلی مین پڑی طوق دوسرا
اوڑ کر جو پہنچی تو میری سرو روان تلک

ہمراہی اپنی تیز روی کر کی بڑہ گئے
ہم گرد سان پہونچ نہ سکی کاروان تلک

افسوس رشد نام سی وہ آشنا نہین
الفت مین جسکی مٹ گیا اپنا نشان تلک

سرسبز ہین نسرین و گل و یاسمن اتبک
محفوظ خزان سی ہی بہار چمن اتبک

رکھا ہی امانت کی طرح مجکو زمین نی
میلا نہین ہونی دیا تار کفن اتبک

عریان اوسی دیکھا گیا مین شام سی تا صبح
دیکھا نہین کردون نی ہی جسکا بدن اتبک

کی خاک ہی برباد مری کوی صنم سی
ہی دل مین کدورت تری چرخ کہن اتبک

شک دل سی نکلتا نہین ہستی و عدم کا
ثابت نہ کمر ہی نہ تمہارا دہن اتبک

سو قافلی اس دشت مین آ ہی بہی گئی ہی
ہم ڈہونڈتی ہی رہ گئی راہ وطن اتبک

باندہا نہین مضمون کسی گیسوئی رسا کا
کوتاہی بڑہنی نہین پایا سخن اتبک

موزون نہین کرتی ہین جو مضمون دہن کو
سمجھی نہین وہ لوگ مذاق سخن اتبک

شمشاد ہی دیکھین ہین بہت کبک لکہون
قد دیکھا تمہارا سا نہ ایسا چلن اتبک

مرنی پہ بہی الفت نہ گئی شعلہ رخون کی
جلتا ہی تب غم سی ہمارا بدن اتبک

بوسی مین لیا کرتا ہون اوس لبکی شب و روز
خون روتا ہی جسکی لئی لعل یمن اتبک

ای رشد محبت ہی خط و خال بتان سی
قبضی مین ہماری ہین خطا و ختن اتبک

۵۱

دیکھتی شغل ہی جامہ دری کا تا چند
رکہی عریان جنون صورت سوزن کب تک

ایجنون جامہ دری ہی تو لبس ہاتہ اوٹہا
جیب مین کہیچی تو بہار کی دامن کب تک

کیا ہی سکی یہ بین تصویر سی بہری یہ چمک
ہم ہی یہہین کی اذر یگانہ یہ روغن کب تک

سوج ملی کر ہی چلی پست و بلند ہستی
ٹہوکرین کہا کا بہر مین یہ تو سن کب تک

ظلم پہ ظلم سہون مورد بیداد رہون
دوستی مین تری یجان کی دشمن کب تک

سیح تہا دیکہکی یوتہی تجہی گنگا کی قسم
وصل او سرتسی مرا ہو گا برہمن کب تک

دامن سی مین سی دلا گر صفت لپٹا جا
نہ لگیگا قدم او سکی کا تو سن کب تک

رشتہ اب جلد کہین مہدیٔ دین کا ہو ظہور
ہم سنین نالۂ ناقوس برہمن کب تک

لگائی سوز محبت نی کیا بدن مین آگ
دہن سی میری نکلتی ہی ہر سخن مین آگ

عیان ہی ہر خم گیسو سی شعلۂ رخسار
بہری ہی سنبل تر کی شکن شکن مین آگ

وہ آیا سکو جو سرما مین مین یہ گہبرایا
جلائی شمع تو مجمر مین اور لگن مین آگ

بس از فنا بہی ہی تاثیر بخت کی اولٹی
لگائی سردی کافور نی کفن مین آگ

مین خانہ زاد قفس ہون مری بلا سی نسیم
دو پہر جلین جنگل لگی چمن مین آگ

گرا جو اوسمین ہوا خاک ڈوبنا کیسا
بہری ہی پانی کی بدلی چہ ذقن مین آگ

برہنہ ہی وہ کبہی مجہہ پہ بہنا او
لگی کی جسم کو کمخواب گلبدن مین آگ

بہار آتی ہی ہم آشیان کو رو بیٹھی
یہ بہڑکی آتش گل لگ گئی چمن مین آگ

وہ مجمعی ہم مین ہستا ہار قیب جلی
لگائی گرمی صحبت نی انجمن مین آگ

بدن کو ڈہانکون تو سوز درون اہی کہان جاے
فتیلہ سان لگی ہر تار پیرہن مین آگ

خار خار اوس مہ بے تمکین کا جو ہے ستا ہی اوسے
سو کہتا جاتا ہی ہر دم صورتِ بیمار گل

سنتی ہین آنکہین لئی انی کا ہوا ہی سکو ذوق
کچہ کہلایا چاہتی ہین وزنِ دیوار گل

تو وہ گل ہی نالی آیا عشق مین تیری ہزار
شکل بلبل ہی یہی کہتا اگر منقار گل

باغ کی دکہلاتی ہی خونِ کفِ پائی بہار
بنگئی ہین دشتِ وحشت مین تہی جتنی خار گل

ہو نہ وہ غنچہ دہن ہمراہ جب گلگشت مین
کیون نہ کہٹکین میری آنکہون مین برنگِ خار گل

وہ بتِ رنگین ادا گلگشت کو آوی اگر
تارِ سنبل کا گلی مین ڈال لی زنّار گل

یہ بہی دیوانہ کسی گل کا ہی کیا میری طرح
ٹکڑی کرتا ہی گریبان کا جو اک اک تار گل

ایکدن پژمردہ ہوگا رنگ و اوڑ جائگا
دیکہ لینا منہ تو چڑہتا ہی تسی ہر بار گل

گل نہ ہو کیونکہ چراغِ زندگی اوس ترک سی
جو اوڑا دی شمع کا بندوق سی ہر بار گل

جتنی گل ہین باغ مین ہین پائمالِ تری کیاریات
ہی بجا ای سو کہتی تجکو خوش رفتار گل

یار سوتا ہی بچہا کر انکو فرشِ خواب پر
سچ تو یہ ہی کہتی ہین کیا طالعِ بیدار گل

دیکہتی ہین باغ کی بدلی بہارِ روی یار
ہو گئی ہین اوسکی دورِ حسن مین بیکار گل

باغِ ہستی مین کسی گل کی ہین مشتاقِ جمال
یون عدم سی جو چلی آتی ہین مایا بار گل

آمد آمد کا خزان کی ہی جو اندیشہ نہین
کان کہولی روز و شب گلشن مین ہین ہشیار گل

خاک مین رلتی ہین اوپر خار کا انبار ہی
نازکی سی ہاتہ پر ہوتا تہا جنکی بار گل

عرشِ اعلی پر گیا ہی گلفروشونکا دماغ
جب سی وہ کرنی لگا ہی زینتِ دستار گل

[illegible] دنیا سی گیا داغِ غمِ فرقت سے لئی
ایکدن چل کر چڑہا دو قبر پر دو چار گل

دیدہ گلگی تجہی پر جائین کی لالی بلبل
پڑ گئی جب کسی صیاد کی پالی بلبل

۵۳

پنجۂ موم جو بیضی سی نکالی بلبل
کسطرف جا بسکی پر دو شتہ خاطر ہو کر
باغ کیون کرتی ہی چمن کی حوالی بلبل

جس شجر پر ترا جی چاہی نشیمن کر لی
یہ بہت پڑ نیگی تیری بوجہ سنبھالی بلبل

مانگی خالق سی دعا بعد بقائی گلکی
پہلی صیاد سی خیر اپنی منالی بلبل

نہ رہی گل ہی گلستان مین جو تہی رتبہ شناس
اوٹہ گئی سب تری پہچان نی والی بلبل

کسی غنچی کو چہوا اور نکوئی گل توڑا
گہورتی کیون ہی مجھی آنکہین نکالی بلبل

یہ جہچہی بند کریگا تو یہ ہو جاسے گا بند
کہدی گلچین کہ زبان اپنی سنبھالی بلبل

غیر ہی حسرت گلزار مین حالِ بلبل
دیکھون کن آنکھون سی صیاد ملالِ بلبل

گوش دل سی شنوا ہو سنی حالِ بلبل
گل پہ ثابت ہوا گر صدقِ مقالِ بلبل

باغبان کون ہی بیجا ہی خیالِ بلبل
لائی مصرف مین نہ رکر گل تو ہی مالِ بلبل

موسم گلچین او کہیٹری یہ وبالِ بلبل
جان صیاد پہ ٹیڑ جاتی وبالِ بلبل

باغ تاراج ہوا لوٹ گئی بادِ خزان
آگئی آگئی ایام زوالِ بلبل

سرو دیکھا تو تصور مجھی قمری کا رہا
گلکو دیکھا تو بندھا مجکو خیالِ بلبل

مین چلا جاؤن تجھ گل توڑ یو تو ای گلچین
مجہ سی دیکھا نہین جانیکا ملالِ بلبل

کیبجھی نجہ قدم باغ تلک نفر سمجھا
چہوٹی گل سی ذرا اوجہ ملالِ بلبل

شاخِ گل ہاتہ لگی کی تو تراشو نکا قلم
آج لکھنی ہی مجھی صورت حالِ بلبل

فصل گل آئی ہی کیا پہولی ہوئی ہی سینے
دیکھنا دبدبہ و جاہ و جلالِ بلبل

شاد دو دن ہی دو دن ہی گلبن و بلبل
کٹ گئی یون شب و روز مہ و سالِ بلبل

مرگئی فرقتِ گلزار مین نالی کرکے
اب رہا حشر پہ موقوف وصالِ بلبل

داخلِ طبلقِ عشاق ہی جہرا اوسکا
لکھی ہین دفترِ گل مین خط و خالِ بلبل

۵۴

55

آنکلی ہین مانند صبا سیرِ چمن کو
نقصان ہی بلبل کا نہ ہم سی ضررِ گل

جا ساتہ اسیکی جو تجہی جانا ہی بلبل
رہتی ہی صبا بو کیطرح ہمسفرِ گل

رخسارۂ رنگین کی تصور مین جو اہون
بو نا مری تربتکی سرہانی شجرِ گل

لی قیمتِ بلبل مین اگر دی کوی صیاد
ٹہانہ لگا قلب نہ ٹہرا تو زرِ گل

اوڑتا تری خسارۂ رنگین کی ہوا مین
بلبل کیطرح ہوتی اگر بال و پرِ گل

بلبل کی قفس کی لئی لاؤنکا چمن سی
کاٹی کسی گلچین نے جو شاخِ شجرِ گل

ق

افسوس ہی کیا خاک اوڑاتی ہی خزان نی
یہ باغ وہ ہی جسمین کہ تہا فرشِ درِ گل

گو نام و نشان مٹ گیا پر یاد ہی مجکو
یان سرو کی تہی پیڑ یہان تہی شجرِ گل

ناواقفِ مطلق ہون مین احوالِ چمن سی
معلوم ہی کچہ عیب نہ مجکو ہنرِ گل

پردہ مجہی ہستا نظر آتا نہین اسکا
ہی دستِ جنون میری طرح جامہ درِ گل

مایوسی بلبل سی یہ ثابت ہوا مجکو
اس باغ مین امسال نہوگا گذرِ گل

گلگشتِ چمن تمکو مبارک رہی ای [illegible]
سودای گلستان بسرِ من نہ سرِ گل

جانین راحت کو نہ اگاہ ہین آرام سی ہم
پہنس گئی کنجِ قفس مین جو چہتی دام سی ہم

فکرِ مضمونِ رخ و زلف مین ہین سرگردان
صبح کر دیتی ہین جب بیٹہ گئی شام سی ہم

رند سرمست بلانوش ہین مینخانی کے
خمِ گردون کو سمجہتی ہین کہ اک جام سی ہم

وہ ہی واقف ہین جو اگاہ نہین صورت سی
مثلِ عنقا ہوئی مشہور فقط نام سی ہم

چین سی دامنِ دایہ مین بہی سوئی نہ کبہی
روزِ مولود سی واقف نہین آرام سی ہم

زہر کہانا پڑیگا ہمکو جو ہی سمجہی تہی
خط کی آغاز مین اگاہ تہی انجام سی ہم

یاد ایام کہ اک سلسلۂ زنجیر سی تہا
ابتو مدت سی پڑی پہرتی ہین آزادسی ہم

ہم تری یاد یہ بہولی ہوئی ہین یاد رہی
پہر کہین کی نہین گذری جو تری یادسی ہم

سخت جانیکا برا ہو نہ گلا کٹنی دیا
سخت شرمندہ ہوی خنجرِ جلادسی ہم

تیلیان ٹوٹین قفس کی جو ابہی ہم مارین
رشتہ بر پا ہین فقط الفتِ صیادسی ہم

سب نی اکر گلِ امید بہری دامن مین
اک تہیدست چلی گلشنِ ایجادسی ہم

ہین وہ مظلوم بلک کر جو ابہی آہ کرین
کہو دکہ بہیک دین گردون تجہی بنیادسی ہم

خدمتِ گل مین صبا آکی مشرف ہونگے
چہوٹنی پای اگر خانۂ صیادسی ہم

رات دن لوٹتی ہین ہجر مین انگارون پر
کس جلا پی ہین پڑی عشقِ پریزادسی ہم

ہی یقین جب ہی سودای محبت کم ہو
رگِ جان چہید ین اگر نشترِ فصادسی ہم

یہ ہی ہین پارۂ دل وہ ہین اگر لختِ جگر
کم سمجہتی نہین شعر اپنی ہی اولادسی ہم

آدمی زاد تو کیا چیز ہی ای غیرتِ حور
دل لگاتین تری بیح تی نہ پریزادسی ہم

مژدہ پہونچی تجہی اوحسرتِ بربادِ چمن
آج رخصت ہوی سرو گل و شمشادسی ہم

خانہ ویرانی کا اپنی نہین کہلتا باعث
پہرتی ہین کسکی ہوا خواہ مین بادسی ہم

آپکو بہولی ہین لیکن نہین بہولی تجکو
یاد کیا رکہین جو غافل ہوں تری یادسی ہم

فرق ہی ذرہ و خورشید کا ای رندِ صحیح
شعر مین بڑہ کی نہ چمکی کبہی اُستادسی ہم

ستاب لکہی تہا ای رخ نگار قلم
دکہائی قطعۂ گلزار کی بہار قلم

ضرور اتنا تکلف ہی مشق نو خط کو
جو لوح نقرئی ہوئی تو زرنگار قلم

کہان تلک نہ لکہی حال شہسوارون کا
ہوا کی کہوڑی پہ کب تک رہی سوار قلم

ہمیشہ ایک سا عالم ہی باغِ ہستی پر — کہ اس چمن کی بہار و خزان نہین معلوم

سنا ہی آتشِ گل نی جلا دیا گلشن — بچا کہ خاک ہوا آشیان نہین معلوم

جلا جگر کہ ہنا دل ہی سوزِ فرقت سی — کہان سی اوٹہتا ہی ہر دم دہوان نہین معلوم

نہ آیا وادیِ مجنون مین ناقۂ لیلے — کہ ہر کو لیکی گیا سار بان نہین معلوم

سمجہ کی حق سگِ یار اوڑ گیا شاید — ہمانی کہا ہی نہ کیون آتخوان نہین معلوم

ہر اک کا عیب و ہنر صاف منہ پہ کہتی ہی — کری گی کیا مری حق مین زبان نہین معلوم

چمن کو چہوڑ کی بلبل ستم سی گلچین کی — کہ ہر کو لی کی گئی آشیان نہین معلوم

یہ آرزو ہی کہ اس زندگی سی قدموں — تمہاری جا و ذقن کا نشان نہین معلوم

تری جناب ہی ایدوست ہی جہان آگاہ — وہ کون ہی جسی یہ آستان نہین معلوم

نظارہ گلشنِ ہستی کی روز کرتا ہون — پر اس چمن کا مجہی باغبان نہین معلوم

بزنگِ نکہتِ گل ہم ہین خانہ زاد چمن — ندامت اپنی تجہی باغبان نہین معلوم

کرم کری کبہی اس مشت خار و خس پر سے — ہمارا برق کو کیا آشیان نہین معلوم

جہان کی ہو مری مٹی زمین مجہی پہنچا — وہ سرزمین مجہی ای آسمان نہین معلوم

نہ شکوہ اس سی کبہی نہ ادا ہی شکر ہوا — خدا نی دی ہی مجہی کیون زبان نہین معلوم

ہی ایک پاؤن سی استادہ سرو کیا باعث — روان ہی کس لیئی آبِ روان نہین معلوم

نکر مذمتِ رندان خموش ای واعظ — وہ کس کی حال پہ ہی مہربان نہین معلوم

پہرا ہی منہ تری خنجر کا مجسی کیون ای ترک — ہوی ہی کس لیئی ابرو کمان نہین معلوم

یہ ہڈیان نہ پسین آ ہمای چرخ سی سب ہے — بنی ہین کس کی ہی استخوان نہین معلوم

ہمیشہ رہتا ہی برگشتہ بخت بازو سے — خلاف ان سی ہی کیون آسمان نہین معلوم

۵۷

۵۸

کسطرح کاٹین تاسف سی ہم دم پشت دست
ہاتہ سی کہو بیٹھی ہین رشتۂ تدبیر ہم

سرتہ خنجر تہا آنکہین تہین رخ جلاد پر
محو تہی اللہ اکبر کیا دم تکبیر ہم

عالم وحشت مین باہم مدتون زندان مین تہی
حق صحبت کسطرح بہولین ترا زنجیر ہم

ہونٹ میرا داب کر دانتون مین کیا کہتا ہی یار
بوسی لینی کی تجہی دیتی ہین یہ تعذیر ہم

پاس آ کر یہ نہ دیکہا مر گیا یا زندہ ہی
دیکہنا کسکی بی پروائی ہین نخچیر ہم

عشق کا شہرا ہوا اور حسن نی پکڑی نمود
خلق مین رسوا ہوی بیجرم و بی تقصیر ہم

شانہ کرتی گیسوی جانان مین دیکہا غیر کو
کس سی پوچہین اس پریشان خواب کی تعبیر ہم

وقت بدین ہون زیادہ تر شریک حال دوست
ہین سپاہی کہتی ہین خاصیت شمشیر ہم

اتہو یوسف کی زلیخا کا ہی اثر جاتا رہا
ہوتی ہی برعکس لین جس خواب کی تعبیر ہم

دیکہکر اوس غیرت گلزار کو سکتا ہوا
بن گئی ہین بلبل گلدستۂ تصویر ہم

بخت برگشتہ نی کی برعکس تاثیر عمل
جب لگی پڑہنی عزیمت ہوگئی تسخیر ہم

بیٹہی تہی ہمہ تن گوش مرغان سحر
کہینچتی تہی جن دنون مین نالۂ شبگیر ہم

عفو کر تیری رحیمی کا یہی ہی مقتضا
قائل تقصیر ہم مستوجب تعذیر ہم

پڑہتی تہی ساری ملک تسبیح پر اپنی درود
عالم ارواح مین بہی تہی یہ خوش تقریر ہم

اوسکی آمرزش ہی اید باعث اپنی جرم کا
کرتی ہین دانستہ شوق عفو مین تقصیر ہم

الگئی اوڑکر اگر چشم سیاہ یار پر
حلقہ ہای زلف سمجہی دام آہو گیر ہم

صورت معنی عیان ہی اپنی ہر اک بیت سی
شاعری کرتی نہین ہین کہینچتی تصویر ہم

غیب سی ہوتی ہین یان مضمون الہامی عطا
کرتی ہین گویا زبان یار سی تقریر ہم

شیخ ناسخ خواجہ آتش کی سوا بالفعل رند
شاعران ہند مین کہتی ہین طرز میر ہم

٥٩

رند الفت بت چھوڑو اب الله کو مانو
کعبی کو چلو قصد کلیسا نکرو تم

دل کو پھر کاکل مین الجھاتی ہین ہم
سر پہ پھر زنجیر لاتی ہین ہم

جب تری فرقت مین گھبراتی ہین ہم
سر کو دیوارون سی ٹکراتی ہین ہم

یاد آتی ہین وہ عارض پھول سی
باغ مین جا جا کی گل کھاتی ہین ہم

ای اجل آجلد خدا کی واسطے
زندگی سی اب تو گھبراتی ہین ہم

کل کہ آئی تھی نہ آوینگے کبھی
بی بلای آج پھر جاتی ہین ہم

کر سکی گی تو نہ اپنی ہمرہی
تو تو چل باد صبا آتی ہین ہم

ہم پہ بہتان اور کی الفت کا ہے
لی تری سر کی قسم کھاتی ہین ہم

جان ندی ہو گی کسی نے روبرو
یہ تماشا تجکو دکھلاتی ہین ہم

ہم نہ ہوونگی تو پھر پچتائیگا
مفت تیری ہاتہ سی جاتی ہین ہم

دل کسی صورت سمجھتا ہے نہین
تا بمقدور اسکو سمجھاتی ہین ہم

وصل کی باتی ہین کیا کیا منتین
چلی درگاہون مین بندھواتی ہین ہم

ارتباط آپس کی اب موقوف ہین
وو ہی آتی ہین نہ وان جاتی ہین ہم

وصل مین بھی ان ہی عالم ہجر کا
اوسکو پا کر کھوئی سی جاتی ہین ہم

یاد آتا ہی وہ مکھڑا چاند سا
چاندنی راتون مین جلاتی ہین ہم

کھینچکر لاتے ہین کوی بار سے
وان تو جا کر پاؤن پھیلاتی ہین ہم

کسنی وعدہ گھر مین آنے کا کیا
آپ سی باہر ہوی جاتی ہین ہم

زلف کی تعریف جبکرتا ہی غیر
سانپ کی مانند بل کھاتی ہین ہم

مرد و دبارگاہ ہو کو سے یار کا
دو نو جہان مین اوس کا ٹھکانا کہین نہین
مشہور اک جہان مین ہین عشقباز ہون
بھاتا ہو سے گ حسن کو سے ایسا حسین نہین
بعد از کلام بہر کسی کے تہہ اک طور سے
کیا کیا نہ ہوا ہین ورنہ جہان مین چلین نہین
ہو گی قیامت اوس قد و قامت سے ایکدن
کافر ہین روز حشر کا جتا نقش ہین نہین
دیر و حرم مین شیخ و برہمن تباہ ہین

[illegible]

دیکھکر طرز خرام اوس وحشی کی مری	چوکڑی بھولی ہوئی اپنی ہرن بیٹھی ہین

چند بینین جو لکھی ہین وہ سنا دیجئی رشد
آج محفل مین کئی اہل سخن بیٹھی ہین

یون کسطرح سی وصف خط مشکبو کرین	گلی کرین گلاب سی تب گفتگو کرین
کرلین وضو شراب سی مسنون جانکر	ہم بادہ کش جو بیعت دست سبو کرین
منصف وہ ہین ہمارا اگر حسن یار ہو	بلبل کا زخم دل رگ گل سی رفو کرین
بہی فلک سی آگ جو پانی کی ہو تلاش	دوزخ ملی بہشت کی گر آرزو کرین
مضمون اوس کمر کی نکالین نئی نئی	عنقا کو باندہ لائین جو ہم جستجو کرین
مجنون کو کسقدر سگ لیلی عزیز تھا	دیوانی ہین جو ہم تری کتی کو تو کرین
سودائی کر نہ زلف کو عشاق کا نصیب	حیران مثال آئنہ آئینہ رو کرین
اوس گل کی بو سی لطف سی تازہ دماغ ہے	عطر گل بہشت ہو تو ہم نہ بو کرین
منہ مین زبان یقین ہی نہی نافہ مشک کا	ہم وصف زلف یار اگر مو بمو کرین
رنگ قبول سوختگان کو نہین دیا	دیکھا نہین کبھی کہ گل شمع بو کرین
گلشن مین تو جو جائی تو جھک جاوین باغ	سرکش بھی تجکو دیکھین تو گردن فرو کرین
مرنی لگون تو منہ طرف کوی یار ہو	مومن ہون وقت نزع مجھی قبلہ رو کرین
اک بحر حسن کی رخ رنگین کا عشق ہی	ہم کیا نظارۂ چمن و آبجو کرین
چپکی ہین ایک تشنک مسیحا کی یاد مین	مردی جواب دین جو ابھی گفتگو کرین
کرتی ہین مدعی ہمین یار مین کلام	کچھ وہ بھی منہ سی بولی تو ہم گفتگو کرین
ہر شاخ مثل شمع لگی جلنی باغ مین	گل پر نگاہ گرم جو یہ شعلہ خو کرین

۶۰

[illegible]

انکار کیا کری گا تو عصیان کا اپنی رند
موجود دو گواہ یسار و یمین نہیں

نہ ستا در پہ پڑا رہنے دے کیا لیتی ہین	ای شہ حسن فقیرون کی دعا لیتی ہین
توسن عمر نے طی منزل ہستی کی ہے	ہم ہی یاران عدم رفتہ کو جا لیتی ہین
میری ہمراہی مجھے چھوڑ گئی یان ورنہ	قافلے والی تو سوتون کو جگا لیتی ہین
بہیجین گے پیک بنا کر تری پاس ای شہ حسن	سر قاصد کی لیئی بال ہما لیتی ہین
سامنا لا کہ مصیبت کا پڑی ہی کوئی	آسرا غیر کا مردان خدا لیتی ہین
کوچہ دوست مین کہ پانون ادب سی غافل	سرکش اس راہ مین گردن کو جہکا لیتی ہین
زلف پر پیچ کا مضمون نہین بندہ سکنی کا	کیون وبال اپنی سرون پر شعرا لیتی ہین
حق تو یہ ہی کہ عجب لوگ ہین مردان خدا	اپنے سر غیر کے ناحق یہ بلا لیتی ہین
شور و شر کرتی یہ ہین ہستی دو روزہ پر	آسمان اہل زمین سر پہ اوٹھا لیتی ہین
لب بلب رہتی ہین جو شام و سحر دلبر سے	زندگانی کا وہی لوگ مزا لیتی ہین
گرچہ درویش ہین یہ لوگ مگر چاہین تو	سلطنت مول تری در کی گدا لیتی ہین
میری ویرانی مین جو پوشش سے سلطان ہو جائے	یان بسیرا سر شام آ کی ہما لیتی ہین
جام جم سی ادسی تہی ہین سمجھتی ہین زیادہ	بہیک جس کا سی ہین بی ہی فقرا لیتی ہین
جو گذر ہوتا ہی مدفن پہ حسینون کی کبھی	وان کی ہم خاک کو آنکھون سے لگا لیتی ہین

عیب سے پاک و مبرا ہی کلام او نکار رند
جو غزل حضرت آتش کو دکہا لیتے ہین

باقی یہ ہی تمیز نہ پہر خوب و زشت مین	پارس کا ہو جو اہے سر سنگ و خشت مین

٦١

پارس ہی کیا لگی کی تری سنگ و خشت مین
اوسکا تمام حال ہی ہم جنکی پاس ہین
ہمسفیر کی طرح سے یہ جو ہم سرشت مین
سے آستان یار مقام اپنا خوش ہین
کبھی ہین بیخ و برہمن کنشت مین
بہرتا ہے کسطرح سے محبت مین دربدر
یہ ہو گئے ہین ہلکین تہین کی سرنوشت مین
زنار کو جو ہند مین دیکھا ہوا یقین
دوزخ مین آتا مارے کی ہو کر بہشت مین

بند کر اپنی زبان بہر نہین دشمن کا خطر | مرغ تصویر کو اندیشۂ صیاد نہین
لطف گلگشت چمن کنج قفس مین ہو لے | اب تو نقشا ہی گلستان کا مجھی یاد نہین
اے جرس کس لئے بیہودہ درا ہے چپ رہ | قافلے مین کوئی سنتا تری فریاد نہین
دل لگی کس سی کرون کس مین لگاؤن ہملا | سرو اس باغ مین نایاب ہی شمشاد نہین
جان کنی پیشہ ہی اور کوہکنی ننگ مرا | کچھ مجھی دعوی ہمچشمی فرہاد نہین
ہو یہ ازمرگ ہر اک شی ورثا مین تقسیم | دولت شعر مین پر حصۂ اولاد نہین
میری مشکل بھی ہو آسان کہین قاتل تند | تو ہی تلوار لگا بیٹھ جو جلاد نہین
تا بدامن کوئی ذرہ تو کبھی پہونچی کا | خاک کس کس کی تری راہ مین برباد نہین
رو بدیوار چمن کر کے اڑانا مجکو | راستا باغ کا صیاد مجھی یاد نہین
ملہیکا تجھی اک روز ریاضت کا صلا | ہو نہ مایوس مشقت تری برباد نہین
دی نہ تکلیف تو ساقی مجھی میخانی کے | لائق انجمن عیش یہ ناشاد نہین
فصل گل مین کیا آزاد قفس سی مجکو | بھولنی کا کبھی احسان ترا صیاد نہین
جوہر ذات بھی لازم ہی اک شی کیلئے | موم سا نرم ہو یہ خوبی فولاد نہین
دیکھون کب تک ہی تجھی صحبت عاشق سی گریز | آخر انسان ہی تو بھی پریزاد نہین
مصرع قد مین تری جا بی کمر سکتا ہی | اوٹھ نہین سکنی کا ایسا مرا ایراد نہین
اب ہائی سی اسیری ہی مری بہتر ہی | بال و پر اوڑنیکی قابل مری صیاد نہین
سامنا رہتا ہی اندوہ و الم کا ہر وقت | ایکدم غمکدۂ دہر مین دل شاد نہین
ہو سکی تیری فقیرون سی اطاعت کسکی | لائق بندگی غیر یہ آزاد نہین
ایک سی ایک ہی بہتر تری صنعت ہی | قابل ایراد کی تیرا کوئی ایجاد نہین

۶۲

مٹا دی آپ کو منظور اگر ہی نام ہو نا
نشان سی جو گذر جاتی ہین وہ نام کرتی ہین

جگاتی ہین سحر تک رات بہر حسد ن وہ بیٹھتے ہین
نہ مجکو سونی دیتی ہین نہ آپ آرام کرتی ہین

نظر آتی ہین ہمکو خواب مین ہی رات بہر کالی
اگر دنکو خیال زلف عنبر فام کرتی ہین

لبالب می سی کردی تا لب خشک انکی تر ہو وین
صراحی کی طرف ساقی اشارے جام کرتی ہین

یہ ہم سونکا مین جو قسمت مین قفس کا آب و دانہ ہی
عبث صیاد پنہان خاک مین گلدام کرتی ہین

نہین دیکہا ہی تجسا دوسرا وحشی مزاج اتبک
جو تجکو دام مین لاتی ہین وہ ہی کام کرتی ہین

پرستش کی بہت تیری نہ سمجھا اپنا بندہ تو
رجوع اتنہ سی اب او بت خود کام کرتی ہین

بنی پہرتی ہین عاشق معرکو نمین منہ چراتی ہین
عبث ای رند نام عشق کو بدنام کرتی ہین

۶۳

کبھی روح روان راحت جان کہتی ہین
سب بجا کہتی ہین جو اہل جہان کہتی ہین

سخ کو گل قد کو تری سرو روان کہتی ہین
لوگ کیا کیا تجھی ای جان جہان کہتی ہین

مرض عشق اطباسی نہ تشخیص ہوا
کچہ جنون کہتی ہین بعضی خفقان کہتی ہین

جو کہ خوگر ہین تری بوسی دہن کی ای گل
غنچۂ گل کو بہی وہ گندہ دہان کہتی ہین

زلف و رخکی سحر و شام جو کرتی ہین دید
گل کو انکار ہی وہ سنبل کو دہوان کہتی ہین

یون پتا پوچہیو اس حور کی گہر کا قاصد
کسکی کو جسکو گلستان جنان کہتی ہین

قامت یار کو بتلاتی ہین بعضی شمشاد
اکثر اوس قد کو قیامت کا نشان کہتی ہین

جسنی دیکہا تجھی ای جان وہ جان بر نہوا
اہل دل تجکو بجا آفت جان کہتی ہین

کیون نہ وہ طفل حسین ہووی عزیز ہر دل
یوسف وقت اوسی پیر و جوان کہتی ہین

سنکی کہتی ہین سخن کو مری حاسد ای رند
اس لئی لوگ مجھی سیف زبان کہتی ہین

پاس کبھی تو کچھ بعید نہیں	یارو یہ بیٹھے ہون جدید نہیں
صفت حسن یار کیا لکھون	حق یہ ہی دید او شنید نہیں
ہر مہینے سے گلے وہ ملتا ہے	کونسا چاند ماہ عید نہیں
دوست دشمن ہین بہرہ ور سے تجھے	کونسا شخص مستفید نہیں
بولے مانگا جو نامہ بر نے جواب	نامہ شوق کے رسید نہیں
منع ہی اوسکی فاتحہ خوانے	تیغ ابرو کا جو شہید نہیں
چند روز اب تو ہان بھی لازم ہی	کرب جلکے مدت مدید نہیں
تنگ آئی ہین اوسکی دوری مین	زہر کھا لین تو کچھ بعید نہین
آنکھیں دی ہین پی نظارہ حسن	کور ہے جسکو شوق دید نہین
سبکی قاصد جواب لایا ہے	میرے مکتوب کی رسید نہین
کشتی قاتل سے کے بخشی ہین سب	کون ہمرتبہ شہید نہین
قید کی دن تھی ابتدای جنون	طوق و زنجیر اب مفید نہین
قیمت دل مین لون گا خاطر خواہ	مال مفلس نہین مزید نہین
طالع بد سے اپنی ہون خرسند	نہ سہی بخت گر سعید نہین
آب انگور میکشون پہ ہی بند	محتسب کسطرح یزید نہین
دیکھ لین گی اگر ہزار چھپو	بی بصیرت جو اہل دید نہین
کربلا کیون نہوے گلے تیرے	کس جگہ دفن اک شہید نہین
ہو گیا ہون مزا جدان اوس کا	ہی قدامت سے مجھے جدید نہین
کیا کرو گی دل شکستہ مرا	شیشہ یہ قابل خرید نہین

شانہ سان کس کسطرح پہانسا دل صدچاک کو
زلف پیچانکو تری کیا کیا لپیٹین یاد ہین

سلطنت کرتی ہین ساقی لو تگر رندونکا مال
بادہ خوارون کی بدولت میکدی آباد ہین

ہم سپاہی ادی ہین لڑ بہڑ کی گنواہین گلا
کس لئی تیشی سی پہوڑین سر کو کیا فرہاد ہین

مثل لالہ کسطرح رکہی نہ دل انکو عزیز
داغ الفت ارمغان گلشن ایجاد ہین

سلسلہ روز ازل سی ہی ہین زنجیر سے
تیری زلفون کی قسم مجنون مادرزاد ہین

خوب چہاناہی دل صدچاک نی بہی شانہ سان
کوچہ گیسو کی اسکو ساری ستی یاد ہین

ظلم کرتی ہو عبث عشاق نی تقصیر ہین
بیخطا بیجرم ناحق مورد بیداد ہین

کم سنون کی ہولی ہین برتم عبث بہولی ہو رشید
نام کو طفل دبستان ہین مگر اوستاد ہین

٦٥

سرو کی حق مین تبر نہ ارہ شمشاد ہین
کس لئی ہمسی ہوا خواہ چمن ناشاد ہین

رونق گلشن ہین زیب خانہ صیاد ہین
اپنی دم سی اپنو گلزار و قفس آباد ہین

کلک صناع ازل کی دیکہ رنگ آمیزیان
واہ کیا نقش و نگار صفحہ ایجاد ہین

کیا ہوا گلزار عالم کی مخالف ہوگئی
صورت برگ خزان اوراق گل برباد ہین

کیون نہ کہی دل کی امید سی انکو عزیز
داغ ہای یاس و حرمان آپ کی امداد ہین

کاٹتی ہین آہ کی تیشی سی فرقت کا پہاڑ
رشک شیرین یار ہی ہم غیرت فرہاد ہین

حاکم عادل ہی دی کا ہمکو املاک پدر
جائین گی جنت ہین آدم کی اگر اولاد ہین

خاک ہی مردون کی جوہر کہتی ہی اکسیر کی
کشتگان راہ الفت کشتہ فولاد ہین

منتظر وعدیکا رہتا ہون ہین ہر دم ہر گہڑی
تجہسی جو اقرار کر آیا ہون مجکو یاد ہین

کس ہوا مین ہم ابہرتی ہین عبث مثل حباب
یہ تو ثابت ہی کہ مشت خاک بی بنیاد ہین

اٹھی ہیں خاک میں عشاق موسے پریشان ہیں	نہاتی ہیں وہ اپنی بال دہوتی ہیں بکھرتی ہیں
محیطِ عشق سے ساحل تلک اللہ ہو بچاوی	بٹھا دیتی ہے تہ کو قضا جون جون ابو بھرتی ہیں
چلو تم بھی شہیدانِ محبت کی مزاروں پر	زیارت کو فرشتے آسمانوں سے اترتی ہیں
بحمد اللہ محبت دو نو جانب سے برابر ہے	وہ ہم پر جان دیتی ہیں اگر ہم اون پہ مرتی ہیں
طبیعت ہو گئی برہم مجسّم نا حق آپ اولجھنے	خبر بھیجی ہوا سے بال لٹفون کی بکھرتی ہیں
ہوا تحقیق اون لوگوں سے بھی ہیں آپ سے باہر	پتا ملتا ہے جب جو یا تری خود بینی کرتی ہیں
گمانِ زلف سے نظارۂ سنبل نہیں کرتی	ہمیں کاٹا ہے جیسی سانپ نے تبسے ڈرتی ہیں
بنایا چاہتی ہیں وہ پر میری خانۂ دل کو	یہ بت اللہ اکبر گھر خدا کی گھر میں کرتی ہیں
تعلق حسرتِ پرواز کا تا قطع ہو جائے	گرفتارِ قفس منقار سے خود پر کترتی ہیں
خیالِ خام ہے ہم پختہ مغزانِ جنوں سنبھلیں	بھلا ناصح کسی سے بھی لیسی بگڑی بھی سنورتی ہیں
مہ و خورشید کی قرصِ سیم و زر خیرات ہوتی ہیں	نظر اونکو ہوئی ہے اتدن صدقے اوترتی ہیں
نہیں معلوم اونہیں کیا حال ہے میری بیقراری کا	غلط کہتی ہیں دم دیتی ہیں جھوٹی ہیں مکرتی ہیں
لگا ہی روگ اب تو عشق کا اس جانِ مضطر کو	جو ہوگی زندگی بچ جائیں گی بالفعل مرتی ہیں
ہوا ہے راہ و رسم نامہ و پیغام غیروں سے	ہمیں بھی آپ کی اخبار کی پرچی گذرتی ہیں
بنی و شوخ بی پروا سے ابکی یا بگڑ جاے	میسر اب کچھ نہ کہ جو دل میں آیا ہے کرتی ہیں
تمہارا روٹھنا ہر بار کا اچھا نہیں دیکھو	بری ہیں ہم جو دل پر کہتی ہیں وہ گزرتی ہیں

شریک بزم ہیں کو دوستوں کی پاس خاطر سے
نہ سمجھا انکو زندوں میں کسی پر رند مرتی ہیں

نہ دنیا کی خبر ہے کچھ نہ دین کا ہوش ہے سر میں	بھلا یاد دو جہان کو تو نے ساقی ایک ساغر میں

٦٦

ہوا ہون داغ کہا کر عشق مین لالہ عذارونکے مرا مردا لبیٹا جای کا پہولونکی چادر مین

خدا چاہی تو رِند ایکی درِ مقصود ہاتہ آئے
توکل کر کی اک غوطہ لگا تو بہر سمندر مین

ازل ہی تلخی ہجران جو لکہی تہی مقدر مین حلاوت زہر کی ملتی تہی مجکو شیر مادر مین
مین کیا جانون چمن کہتی ہین کسکو آشیان کیسا کہلین آنکہین تو میری آنکر صیاد کی گہر مین
بلند نسبت سی آگاہ ہون ایام طفلی سی کبہی تہا دوش دایہ پر کبہی آغوش مادر مین
اگر دندان جانان کی مضامین کا خیال آیا دمِ فکر سخن غوطی لگائی آب گوہر مین
جنون عشق کا مجنون سی پہونچا سلسلہ مجتک چلی آئی امامت جسطرح آل پیمبر مین
پری دیوانی ہوجاتی ہی تنکی جنتی لگتی ہی وہ سحر سامری ہی یار کی چشم فسونگر مین
پہونچتی ہی تجہی اپنی صحبت ہوگئی آخر نہا دردِ خم بادہ پرستان ہی مقدر مین
بحالی تشنگی سی حشر کی ہم بادہ نوشون کو یہ قدرت کیا نہین واعظ قسیم حوض کوثر مین
خیال ابروی جوہر کی کہر کا جو اپنی نکہرین مین شکر ہی پری استاد آتی ہی نظر مجکو سراک در مین
گلا مجہ سخت جانکا کس لی بسمل سی کٹا ہی زیادہ دی برش اللہ قاتل تیری خنجر مین
پڑہی جب شعر وصف خال و خط مین ہو غش آئی معطر ہوگئی مضمون ہی بسکہ مشک و عنبر مین
شہادت کی لئی کافی ہی خون دامن قاتل نہین حاجت گواہون کی ہماری خون کی محضر مین
دہان یار مین دیکہی زبان تو یہ خیال آیا کسی نی چہوڑ دی ہی لال مچہلی حوض کوثر مین
پری ہی یا کہ دیوانہ ہی دونو الغرض خوش ہین کوی ہونگی نہ یور مین کچہ کی ہی کی زیور مین
ہوا چشم سیاہ یار پر قابو مری دل کا پہنسا ہی آنکر شاہین چنگال کبوتر مین
ترا کلمہ پڑہا کرتا ہون کہ ای بت مسلمان ہون غلط کہتا ہون تصور آتی مجکو کیش کافر مین

ہوا کیطرح اوڑ کر جاؤنگا مین ہوون دیوانہ — پری پیکر مرا ہوگا اگر قصر سلیمان مین

خداوند الحق نوح اب تو نا خدائی کر — محیط بیکران ہی اور مری کشتی ہی طوفان مین

برابر قدر ہی اس عہد مین ادنا و اعلی کی — خذف کی مول یاقوت اب تو بکتی ہین بدخشان مین

فلک کردی کم ہی معشوق کریگا کرم ہم بستر — کرن مین بہی کسی شب کم یہ پہلو گورستان مین

مجہی او وحشت دل تو نی کس وادی مین بہکایا ہی — رگڑ کر ایڑیان مر جائی خضر ایسی بیابان مین

نہین بازار الفت مین کہین جنس وفاداری — متاع حسن ارزان ہی یہان ہر ایک کان مین

نہ بندی کو غرض صاحب سی ہی صاحب کو نہ بندی سے — مزا پہر کیا رہا جب فرق آیا عہد و پیمان مین

جو خواہان آبرو کا ہی تو کر افتادگی شیوہ — نہین ممکن کہ پہنچا ہی قطرہ ابر نیسان مین

وہ می کش ہون اگر بارش مین میخانی نہین جاتا — بط می تیر کر آتی ہی مجہ تک آب باران مین

و فور نشۂ عرفان سی ہر اک مست بیخود تہا
یہ کیفیت اوٹہا ی شتد منی بزم مستان مین

قفس سی تم نہین ہی روح کو تن سے جا نا زندان مین — یہ یوسف دیکہئی کب تک رہی محبوس زندان مین

برہمن برہمن ہی ہی مسلمان اہل ایمان مین — بسر کر اسطرح سی زندگی گبر و مسلمان مین

گدا ہی حسن کو للہ اک بوسہ عطا کر دو — سخی کو اجر ہوتا ہی زیادہ خیر پنہان مین

ہوای گلشن ایجاد اگر انصاف پر آئی — جلی قمری کا خون روغن کی جا سر چراغان مین

وہی کہلائیگا مجکو ہی صورت میری یوسف کی — دوبارا جسنی بخشا نور چشم پیر کنعان مین

بظاہر گو ہون دیوانہ پر اتنا ہوش ہی مجکو — رفو کرتا ہون پہلی تار دامن کا گریبان مین

کنا جاتا ہون مین بہی آسمان کی میہمانونمین — مری قسمت کا ہی ٹکڑا اسکی خوان الوان مین

سناتی ہی صبا کسکو بہار آئی تو آنی دی — قفس مین قید ہی بلبل ہین دیوانہ ہنوز زندان مین

[illegible]

صفحۂ ہستی پہ مجھ الکبر کی حاجت نہین	اس قع مین مری تصویر کی حاجت نہین
خاکساری کا ہی جوہر کیمیا سی کم نہین	نفس کشتہ ہو تو کچھ اکسیر کی حاجت نہین
قتل کو کافی ہی میری جنبش ابرو تری	یہ کمان وہ ہی جسی کچھ تیر کی حاجت نہین
او مصور کھینچتا کیا ہی تو اوس تنک کی شبیہ	آپ وہ تصویر ہے تصویر کی حاجت نہین
کہہ دیا میں قاصد زبانی کیا کہون مین حال زار	سب تجھی معلوم ہی تحریر کی حاجت نہین
کشتۂ مژگان پہ ابرو کی اشارے ہین عبث	کام اگر ہو تیر سی شمشیر کے حاجت نہین
فقر کی دولت غنی کر دیتی ہی انسان کو	جسکو ہی منصب ملا جاگیر کے حاجت نہین
بزم ہستی سی گیا ہو جو وہی ہین بی گزند	شمع کو تصویر کی گلگیر کے حاجت نہین
بیسر انجامی غنیمت کی لئی ہی قفل در	اپنی دروازی کو کچھ زنجیر کی حاجت نہین
کام آخر ہی مریض درد ہجر انکا مسیح	چھوڑ دی تقدیر پر تدبیر کے حاجت نہین
جو کہ لکھا خوب لکھا کاتب تقدیر نے	اس نوشتی مین کہین تحریر کی حاجت نہین
قتل اگر مجکو کیا ہی فرق کا تو حکم ہے	بیگنہ کی لاش کو تشہیر کے حاجت نہین
میری وحشت کا وہی عالم ہی اب تک او پری	کون کہتا ہی کہ اب زنجیر کی حاجت نہین
کاٹتی ہین آپ ہو آن کر اپنی گلے	او شکار افگن تجھی نخچیر کے حاجت نہین
کون ایسا ہی نہین جو عشق کا تقصیر وار	جرم اگر ہی تو کچھ تعذیر کے حاجت نہین
کیمیا سی جانتا ہون خوب خاک کوی دوست	مین ہون مستغنی مجھی اکسیر کی حاجت نہین

کیا کہون ای رشد صدمہ ہی جو ہجر یار مین
حال ظاہر ہی کچھ تقریر کے حاجت نہین

سرکشی عشق کی درگاہ مین منظور نہین	بان سلیمان کی لئی مرتبہ مور نہین

٦٩

عالم العجب سی عالم تری مستور نہین
عشق کی آگ ہی اتنا سی سہارے دونو
جلوۂ حق ہی جمال بت مغرور نہین
چشم عاشق کی طرح بہتا ہی ہر زخم جگر
کون کہتا ہی کہ مرے یار کو منظور نہین

[illegible]

٧٠

کچہ زبانی کہو فرط شوق سے		خط تو ای قاصد لکہا جاتا نہین
مستعد مرنی پہ ہون پر کیا کرون		بی اجل آی موا جاتا نہین
سوز غم سی استخوان اخگر ہوی		کبک کہاتا ہے ہما کہاتا نہین
وصل کی شب کیون نہ پہر عریان ہوا		تو تو کہتا ہے مین شرماتا نہین
جان کا دشمن ہوا ہے اسقدر		مجکو پاکر وہ پہر سے پاتا نہین
مدعا کچہ کچہ جو سمجہا ہی وہ شوخ		شعر بہی اب مجہسی پڑہوا تا نہین
کیون تصور آپ کا آتا ہی یان		مین تو وان آتا نہین جاتا نہین
حوصلہ کرنی لگا ہے تنگیان		ضبط اب مجہسے کیا جاتا نہین
ایک عالم حسن کا دیوانہ ہے		تنگی کس کس سی یہ چہنواتا نہین
تجکو آنا ہی تو آجک ای اجل		جو نچلا تیرا سبہی بہاتا نہین
مینی می پینی سکے توبہ کی توکے		کوی سا ساقی سبہی تو پلواتا نہین
حسرتین دل کے نکالون کسطرح		یار کو تنہا کبہی پاتا نہین
کوچہ ہی اوس حور وش کا یا بہشت		جو گیا وان پہر کے یان آتا نہین
کیا مزا پایا ہے تو نی کیون دلا		عشق بازے سی تو باز آتا نہین
بہولتا ہی کب تصور یار کا		سانپ کب چہاتی پہ لہراتا نہین
ہجر کی شب کروٹین کیون کر نہ لون		کوئی پہلو دل کو چین آتا نہین
یہ پسند آئی ہی اوسکو سادگی		ہاتہی پر افشان سبہی چہنواتا نہین
جانتا ہون دل سمجہ نی کا نہین		اسلئی نادان کو سمجہاتا نہین
کیا سمجہکر مجہسی فرماتے ہین آپ	ق	میری گہر مین کیون تو اب آتا نہین

٧١

گلشن بغیر یار سے ہے کنج قفس سے تنگ
ہمتو بڑی عذاب مین اے ہم صفیر ہین

سودائیون سے عشق مین کرتی ہین مشوری
جیسی ہین آپ ویسی ہماری مشیر ہین

کہتا ہے سرو غیرت شمشاد سے مرے
آزاد ہین نہ ہے جو تمہاری اسیر ہین

سیلی تمہاری ٹیکی دیکھی ہے جبسے جان
اوسدن سے ہی دس لکیر سے اوپر فقیر ہین

رکہتی ہین شریک وہ ذات و صفات کا
واسد بیمثال ہین وہ بے نظیر ہین

ہر طرح خاکسار ہین رحمت کی مستحق
ہم کشت خشک ہین جو وہ ابر مطیر ہین

نام خدا جمال ہے اونکا کمال پر
چودہ برس کا سن ہے وہ بدر منیر ہین

یکسان ہے مرتبہ یہان اکسیر خاک کا
ہمت تو بادشاہ کی ہے گو فقیر ہین

صحبت برار ہو کہ نہو رند دیکھئے
ہم پیر ہو چکے ہین وہ طفل شریر ہین

غیر سے لاکہ جوڑ مار سے ہین
پر ہم اونکے ہین وہ ہمارے ہین

اوڑتے ہر آہ مین شراری ہین
چہوٹتے کنج سے کے ستاری ہین

جیتی جی چہوڑتے ہین کب یہ قدم
ابتو ہم تمسے قول ہارے ہین

تو ہی مہر سپہر حسن و جمال
اور سب ماہ رو ستاری ہین

اختیار آپ کو ہے حضرت عشق
سب کرشمے غرض تمہاری ہین

ہجر کی شب گزند دیتے ہین
نیش عقرب ہین جتنی تاری ہین

جگر و دل جلا کی خاک سے گئے
تپ ہجران کی کیا حراری ہین

بحر غم مین اک آشنا کی لئے
مینے کیا ہاتہ پاؤن مار سے مین

چہوڑ او حسرت ہم آغوشی
لگ گئے گور کی کنار سے ہین

اپنی اسد کو پکار سے ہین
ہر طرح حال دل جتا وُن کا
سو کنا ے سے ہین سوا شار سے ہین
ہم ہین اور غم ہے داغ ہی دل ہی
وہ ہی گلگشت ہے نظار سے ہین
رشتۂ بیا ختہ ہین گیسو یار
نہ بنا سے ہین نہ سنوار سے ہین
شمع تربت مری بجہا ے ہین
روح کو ہے غرض جلا سے ہین

گل جو پہولی ہین سما ئی ہین
آمد آمد ہی کس کی گلشن مین
نئی پہولی کلی کہاں سے آئی ہین
ہنین ہوتا وہ ہم بغل ہجران
اپنا رنگ اسطرح چہا ے ہین
یان اوس شمع کو کہلا تی ہین
داغ بالا ے داغ کہا تی ہین
لالہ پہولون پہ دل جلا ے ہین

[illegible]

آزمالین جو آزماتے ہین		نہی حوصلہ رقیبون کو
دردوغم مجکو کہاے جاتے ہین		خشک کیونکر نہون گہن کی طرح
میری پہلو مجہے دباتے ہین		زندگی مین بہی ہی فشار قبر
مست ہی پاؤن لڑکہڑاتے ہین		گری شیشہ نہ دست ساقی سے
کرمیان کرتے ہین جلاتے ہین		چہلی دیتی ہین کہتے ہین کل کہا
جب طواف حرم کو جاتے ہین		یاد آتا ہے کشت کوچۂ یار
مجہ پہ آفت ہمیشہ لاتے ہین		پہوٹین یہ آنکہین جو ن ہو یہ دل
لڑکی دیوانون کو ستاتے ہین		غل ہی نہ بخیہ کا کہین شاید
چیتہڑی دہجیان اوڑاتی ہین		جیب و دامن بلا جو وحشت مین
کوبکو در بدر پہراتے ہین		شوق دیدار و حسرت گفتار
تنکی چنتی ہین خاک اوڑاتی ہین		حال دیوانگان عشق نپوچہ
ہاتہ اور پاؤن پہول جاتے ہین		آپ کو کہوتا ہون اوسسے پاکر
سانپ کو ہاتہ پر کہلاتے ہین		کرتی ہین زلف یار مین شانہ
آستین وہ عبث چڑہاتی ہین		دہو چکا ہون مین اپنی جان سی ہاتہ
دانت میری زبان دباتی ہین		درد دل جب بیان کرتا ہون

جادہ ی صحرای عشق سکے ای سند
سانپ بنکر مجہے ڈراتے ہین

منتشر میری حواس خمسہ کل مین نہین		ہی ہجوم درد و غم تشویش یہ دل مین نہین
کچہ سوای خاکساری آب او رگل مین نہین		آتش افروزیکی اگر دون ہوا دل مین نہین

۷۲

[illegible]

٧٣

ملی نہین ہوتی کسی کو بہی کشکوی حسن و عشق
ایک لا حل مسئلہ ایسا مسائل مین نہین

جو تصور مین تہی وہ کر دئی سامان وصل
معجزہ کیونکر کہون مین عشق کامل مین نہین

زار ہی ہر چند پر جب زور سی جہٹکا دیا
او پر یہ و بہر یہ دیوانہ سلاسل مین نہین

کسکی آگی رہ ند تہا نغمہ پیرائی کرون
ایک بلبل ہمنوا میرا عنادل مین نہین

غیر کیا دوست بہی اب دشمن جان ہو رہی ہین
کس نی جا جا کی وہان جوڑ نہین ماری تہی

منلاشی تری افلاک کی سب تارے ہین
جو ثوابت تہی وہ اب چرخ پہ سیارے ہین

مضمحل ہجر مین اعضای بدن سارے ہین
ای اجل فرقت محبوب کی ہم مارے ہین

ہر طرح منزل مقصود کو ہم ہو پہنچین گی
تہک گئی تہک گئی ہمت تو نہین ہارے ہین

اوسکی بخشش نہین پابند عمل او وعظ
وہ کرے رحم تو اک بات پہ چہٹکارے ہین

جہونکی دیتی ہی پس از مرگ ہی بیتابی دل
تیر گشتون کی جنازے نہین گہوارے ہین

آج تک میری مدارات مین کچہ فرق نہین
ابتلک حسن سلوک اسکی وہی سارے ہین

دمبدم قطع ہوا جاتا ہی کیون نخل حیات
آمد و شد یہ نفس کی ہی کہ دو آرے ہین

یہ جلن ہی یہ جلن ہی کہ بہڑکا جاتا ہون
جگر و دل ہین یہ پہلو مین کہ انگارے ہین

ہین بہ از قند و نبات آپکی میٹہی باتین
لب شیرین نہین گویا کہ شکر پارے ہین

یاد ایام کہ رہتا تہا شب و روز وہ پاس
اب وہ اخلاص کہان دور کی نظارے ہین

کوئی بلبل بہی وفادار رہی ہمسا صیاد
چہری کہا کہا کی تری باغ مین چہکارے ہین

سکی بیٹہی ہوی ہین فضل خدا سی اپنی
سر نہ او تہنی دیا دشمن کا وہ گہن مارے ہین

گاہ بیگاہ تری کام ہی آجائین گی
آج اگرچہ تری نسبت مین ناکارے ہین

ہاتھ اولجھتے ہین گریبان سے یار زنجیر سے
ایک جنون مدت سے ہیر رستے و پابیکار ہین

پاس سوائی ہی تمکو ضبط یان ممکن نہین
تم اگر مجبور ہو مشفق تو ہم ناچار ہین

جسطرف کو دیکہتے موجود ہین یوسف لقا
ہند کی کوچی نہین ہین مصر کی بازار ہین

کر دیا رشک گلستان جسم کو کہا کہا کی گل
انہی داغون کی بدولت آپ ہم گلزار ہین

آتی ہی کرتی ہو جانی کا ارادہ وجہ کیا
سو بچہی تو کیا ہماری آپ کی اقرار ہین

رنگ شاخ بارور جہکتا ہی ہردم ہو نکسی
کاہکی تہی نہال قد یہ اوسکی بار ہین

کشتی صہبای گلگون کا ہی ساقی ناخدا
فصل گل مین میکشون کی آج بیڑی پار ہین

ہنستی ہنستی مر گیا جسنی نظر کی سوی بام
یار کی کوٹہی نہین ہین قہقہہ دیوار ہین

پاؤن مین ہی طاقت رفتار تا اثنای راہ
پہونچی جب جاکر گلی مین اوسکی پہر دیوار ہین

دوسرا ایسا کوئی مردود کفر و دین نہین
قابل تسبیح ہین نہ لائق زنار ہین

اک ساقی سے آلی ہی تہاری چال چال
والہ گفتار ہین وارفتہ رفتار ہین

شوق جیسی یار کو پہولون کی گہنی کا ہوا
موتیون کی ہار کی پہولون گلون کی ہار ہین

قبر مین ہی جاونگا تو ساتہ جائینگی مری
حسرت و اندوہ و حرمان میری یار غار ہین

خود بخود ہین جعد اس مین دخل مشاطہ نہین
موسی گیسوی بتان بیساختہ خمدار ہین

یون نہین ہی کا بدلی کا جہان کا انتظام
کل وہی مجبور ہونگی آج جو مختار ہین

نذر تیری کر چکا ہون مین گریبان اکبار
یاد کار موسم گل ای جنون کچہ تار ہین

دوستانہ گفتگو ہی اوسکی پہلو نہین
ضمن مین اقرار کی سو طرح کی انکار ہین

مختلط ہو اونسی جنکی نام سی تہا ننگ عار
آگی نامحرم تہی جو اب محرم اسرار ہین

ہر رگ و پی سست ہی عیب جمال یار سے
صورت مفلوج میری دست و پا بیکار ہین

اب آنکی وہ آنکھ نہین وہ نظر نہین
ثابت ہوا کہ چشم عنایت ادہر نہین
کوئی دوا اوراق مین کر سکے اثر نہین
کر دردسر سے بہی تو اک روز سر نہین
خود رفتہ ہون مین آپ مین پیغام بر نہین
کسکی خبر سنون مجہی اپنی خبر نہین
بی اقتضائیان ہین عجب کہدو کہد و صاف
مشفق نگاہ لطف جو مد نظر نہین
پہونچائی کون اوسکو خبر میری حال کی
ان قدمون کی قسم مجہی پروای سر نہین
ہون سر فروش جانکا خوف و خطر نہین
بلکہ جان ناتوان ہی سیکڑون آزار مین
لون سی صورت ہماری نبض کی ...
لسلی پرہیز کی ... ہم بیمار ہین
اب نہ اپنی ہماری ... بہی عمر ہان
ایکدن دہی جا ... آخر ... دیوار مین
کیا ہماری اصل و بنیاد استحکام کیا

[illegible]

٧٥

جیسی کیا ہی عالم تجرید اختیار	حور و پری کا ہی کی گہر مین گذر نہین
ذرات ایک حال سے ہے تنویر حسن کا	رخسار یار کی ہین یہ شمس و قمر نہین
حیرت کا ہی مقام مرقع جہان کا	اس بزم مین کسی کو کسیکی خبر نہین
صدمی اوٹھای عشق کا پھر حوصلا کری	وہ دل نہین ہی با مراد اب وہ جگر نہین
وابستہ زندگی ہی اوسکی عشق سی	ہی رشتۂ حیات تمہاری کمر نہین
آنکھوں کی روشنی ہی گئی ساتھ یار کے	کچھ سوجھتا نہین جو وہ پیش نظر نہین
موجود دو نو ہین یہ نزاکت سی ہین نہان	کہتا ہی کون اوسکی دہان و کمر نہین
تاریک و تار میری نظر مین جہان ہی	اندھیری جو پاس وہ رشک قمر نہین
ایام الیام پذیری کے جا سے چکے	ناسور اب تو ہوگیا داغ جگر نہین
دانستہ عارفانہ تجاہل ہی یار کو	کیونکر کہون کہ حال کی میری خبر نہین
تشبیہ کیا مین دون قد بالای یار سے	کوئی نہین ہی سرو کی ویسے کمر نہین
صورت سی یار کی ہی مجھی عشق لی غرض	واللہ پاکباز ہون مین بد نظر نہین

کھویا گیا ہون وادی الفت مین کبھی رند
برسون گذر گئی مجھی اپنی خبر نہین

گلی لگائین بلائین لین تمکو پیار کرین	جو بات مانو تو منت ہزار بار کرین
یہ ہاتھ کیسی ہین بیکار کچھ تو کار کرین	بہار آئی گریبان تار تار کرین
کہان سی لائین اب اوسکو جو ہمکنار کرین	تسلی کیا تری او جان بیقرار کرین
وہ ربط تم سی بڑھائین وہ تمکو یار کرین	ہزار طرح کی جو جبر اختیار کرین
گرای سیل عناصر کی چار دیوارے	خراب خانۂ تن چشم اشکبار کرین

اوپری ہر وقت دیوانی جو ٹکراتی ہین سر
زلزلی مین ہتی ہین زندان کی دیوار اندنون

ڈہونڈہتی ہین آنکہین پہر نظارۂ وی نگار
لیجاتا ہی کہینچکی پہر شوق دیدار اندنون

دیکہی کسکو پہنساتین پیچ مین لاتین کسی
اینٹہتی ہین پہر بہت گیسوی خمدار اندنون

صورت ناقوس دم بہرتا ہون اک کافر کا مین
ہی رگ جان سی زیادہ مجکو زنار اندنون

خیر تو ہی کیون نظر آتی ہو مرجہائی ہوی
صورت برگ خزان ہین گلستی خسار اندنون

پہر کیا ہی یاد سی اگر عیادت کو مسیح
اولٹی دم سب لے رہی ہین اوسکی بیمار اندنون

رو ہی نکین قد موزون کا تری شہرا ہوا
گل ہی بلبل سرو سی قمری ہی بیزار اندنون

دیکہ آئی کسکی انداز خرام ناز کو
کبک و طاؤس اپنی کیون بہولی ہین رفتار اندنون

عالم رویا مین شب کو یار دکہلاتا ہی شکل
خواب مین لاتی ہین اوسکو بخت بیدار اندنون

پہر گیا ہی پیچ ہیر جال دل کس سی کہ مین
ہین کسی کاکل کی پہندی مین گرفتار اندنون

یار اندہیری مین نکل آتا ہی جبکہ پاس سر
چاندنی راتون سی بہتر ہی شب تار اندنون

کہو انڈالو اب کمر سی تم بہی ہتہیارون کو رند
بید کی لکڑی سی ہے بیقدر تلوار اندنون

کیسی ہی حسرت دید رخ جانان مجکو
دیکہلینی دی ذرا دیدہ حیران مجکو

تنگ زندان سی ہی صحن گلستان مجکو
لی نکل وحشت دل سوی بیابان مجکو

دہجیان کر کی اوڑا دی اسی او دست جنون
تنگ پہانسی سی ہی کرتا ہی گریبان مجکو

دیکہی جب لعل و گہر یار کی ڈاڑہین رویا
آگئی یاد تمہارے لب دندان مجکو

یاد فرمایا ہی او س حور نی دعوت کی ہی
صاحب خانہ نی بلوایا ہی مہمان مجکو

میری حیرت پہ حسینون کو ہوا ہی سکتا
دنگ ہین آئنہ رو دیکہکی حیران مجکو

چاندنی کا رنمک کرتی ہی زخم دل پر
زندگی تلخ ہی تجہ بن مہ تابان مجکو

یاس ہی نیست سی ای معرت اوٹہا لی اگر
اوٹہ گیا چہوڑکی وہ عیسیٔ دوران مجکو

پہنس چکا ہون چہٹو نگا مین یادہ نہ لپیٹ
پیچ پر پیچ نہ دی گیسو پیچان مجکو

لکہ دیا عشق و محبت کا علاقہ تری نام
آج پہنچا یہ شہ حسن کا فرمان مجکو

زندگی ہوگی تو بچ جاؤن گا اس آفت سی
اب تو لیٹی ہی بلائی شب ہجران مجکو

گڑ گیا برف مین کبتک نفس سرد بہرون
پہونکدی پہونکدی او نالۂ سوزان مجکو

سرمگین چشم سے الفت نی کیا ناطقہ بند
دین نہ تکلیف سخن **رند** سخندان مجکو

نمود خط ہوا حسن و جمال لینی کو
یہ چور کہات مین تہا کسی مال لینی کو

ابہی ہو عازم جنت اگر یہ حسن پرست
چلین فرشتۂ صاحب جمال لینی کو

ضرور چاہئی مستو نمیں اک نہ اک ہشیار
وگرنہ کون ہی ساقی سنبہال لینی کو

تمیز ہو تو کری فرق دوست دشمن مین
خدا نی آنکہین دیان دیکہ بہال لینی کو

عبث نہ تیز کرا و ترک خنجر و شمشیر
نگاہ بس ہی کلیجا نکال لینی کو

کہلا یہ غمکدۂ دہر مین پہو نچکر حال
عدم سی آئی ہین رنج و ملال لینی کو

پناہ مانگو لا آہ دردمندان سے
نجان سہل کسی کی وبال لینی کو

سنیر تو نی تو کی گفتگو نہ یار سی سے ملے
یہین آپ جاؤن جواب سوال لینی کو

یو ہین نہ ٹالتی آیا ہی دور سی مشتاق
بلائین آپکی یہ خستہ حال لینی کو

شب فراق کی ہمراہ روز آتا ہی
ہمارا خواب تمہارا خیال لینی کو

لگا یہ داغ تجہی کسب نور مہر سی ماہ
کہ زنک جاتے ہین باکمال لینی کو

۷۸

کچھ آج کل سی تساہل نہین طبیعت مین | قدیم خو ہی تغافل کی میری دلبر کو
حسین بند تمہارا جو یاد آیا ہے | تمام رات مین پیٹا ہون سینہ و سر کو
پڑی ہین کی گلی مین لپیٹی منہ پر خاک | تمہاری ہی اسطرح برباد کر چکی گہر کو
خدائی جا یا تو کلمہ پڑھی ہی کا وہ بت بہی | دکہاؤن کا مین مسلمان کر کی کافر کو
دہن کی اسطرح ظلمات خط مین دل ہی تباہ | تلاش چشمۂ حیوان کی ہی سکندر کو
بس از فنا جو ہی شور شین جنون کی ہین | تو اوٹہکی پہوڑون کا سنگ مزا سی سر کو
بہری محبت کیسوی یار صانعہ سے | بجای مغز یہ سودا دیا مری سر کو
قضائی آئی ہی اہل قبور مجکو سے ہے | جگہ دو تہوڑی سے یار و ذرا ادہر سر کو
موی سب آج گنہ گار عشق زندان مین | سنا ہی نہی ستمگر نی جن دیا دہر کو
غرور حسن ہوا ہر حسین ہوا خود بین | بنایا آئنہ کیون کیا کہون سکندر کو
کسیکی ساتہ کی میخوار بان جو یاد آئین | رہا نہ آپ مین منہ سی لگا کی ساغر کو
ڈراتی ہو کسے مرنی سی کون ڈرتا ہی | مین آپ پہینک دون کہتی تو کاٹ کر سر کو
جواب لونگا صنم ہی سوال کا ابہی | خدا کی حکم سے گویا کرون کا پتھر کو

سنبہالو آپ کو ای سند ترک عشق کرو
کہان کا روگ لگایا ہی جان مضطر کو

ضبط نالی کو کرون دم کہ رکو کون آہ کو | مجہسی اب چہپتی نہین کب تک چہپاؤن چاہ کو
دشمن جانی بنایا اوس بت دل خواہ کو | شکر ہی بہتر ہی یون منظور تہا اللہ کو
کو چبا لغت ہی ابدل ہی کوئی طرفہ مقام | یان تکلف کچھ نہین بت تا کہ اسشاہ کو
ماجرای عشق بت نا گفتنی ہی کفر ہی | حق کہون کا تو بری لگجای کی اللہ کو

[illegible]

۷۹

آجاؤ بس اب راہ نہ ای یار دکہاؤ	مشتاق ہون مشتاق ہون دیدار دکہاؤ
عالم ہی سو ہی ہجر مین یا جوش جنون کا	صحرا مجہی دکہلاؤ کہ گلزار دکہاؤ
فردای قیامت کا نہ اقرار کرو جان	لو حشر سہی آج ہی دیدار دکہاؤ
عاشق ہین بہت ایک تہچنکر کوئی مجہا	بہشتی کی طرح پشت پہ دیوار دکہاؤ
عالم نظر آجا ہی بہار اور خزان کا	ہم زرد ہون تم پہول سی رخسار دکہاؤ
تلوار لگاؤ مجہی کولی سے نہ مارو	تل ڈہانک لو اور ابرو خمدار دکہاؤ
ہر دم متقاضی ہی ہی حسرت دیدار	پہر ایک نظر جلوۂ دلدار دکہاؤ
فرماتی ہو عاشق ہین مری تجہ سی ہزاران	ای جان زیادہ نہیں دو چار دکہاؤ
عشق ابرو و مژگان کا ہو ساتہ ہی دم کی	خنجر مجہی دکہلاؤ کہ تلوار دکہاؤ

مین قبر سی ہی نعرہ یہی کہتا اٹہون کا
مشتاق ہون مشتاق ہون دیدار دکہاؤ

اوس کا ہرو کو جو ذوق شراب ہو	ساقی ہی مسیح قدح آفتاب ہو
آمادہ میری قتل پہ قاتل شتاب ہو	چہوٹون عذاب سی مین تجہی ہی ثواب ہے
اک ترک بادہ نوش کی فرقت مین ہی ہی جان	پہولون مین میری چاہتی جام شراب ہو
نوبت نہ آئی اور وہ کی ہو وہ گناہگار	پہلی جو سب سی حشر کو میرا حساب ہو
ساقی پلا شراب جو کیفیتین او ٹہین	مجکو بہی ہو سرور وہ بت بیحجاب ہو
رسوا کیا اوسی ہی سبب مجہی منہ کیا	او عشق پردہ در ترا خانہ خراب ہو
چلکر چڑہاؤ قبر پہ عاشق کی اپنی پہول	روح اوسکی شاد ہوئی نہین بیخی اب ہو
مرجاؤن مین تو گاڑیو سب سی جدا مجہی	بیچین ہون نہ مردہ جو مجہہ پہ عذاب ہو

[illegible]

مجکو بھی یاد ہین نقرے صاحب — جوڑ بندی یہ بنا یا نکرو
خود مین و مباز ہون ہی ہیان کدہر — مجکو نقرون مین اوڑا یا نکرو
ہوش مین آؤ پریزادو تم — مجکو دیوانہ بنا یا نکرو
ہم لہو تہوک کی مرجائین کی — لالی ہونٹون پہ جما یا نکرو
لوگ سودائی ہوی جاتے ہین — دہڑی مسّی کے لگا یا نکرو
ہونہ انگشت نما مثل ہلال — جان تو چندی مین جا یا نکرو
ای بتو اپنے خدا کو مانو — کعبۂ دل کو توڑا یا نکرو
مین تو حاضر ہون وفاداری مین — تم کرو مجسے وفا یا نکرو
ڈہو کی دریا مین بہبوکا سی ہاتہ — آگ پانی مین لگا یا نکرو
ق
مجسی خلوت کی ملاقات رہی — روز جلوت مین بلا یا نکرو
واسطی بندے کی بدنامی ہے — جان صحبت مین بٹہا یا نکرو
دیکہنی والون کی جانب دیکہو — اسطرح آنکہ چرا یا نکرو
شرم بیجا ہے برا کرتے ہو — اچہی صورت کو چہپا یا نکرو
جاو دریا پہ نہ تم غیر کی ساتہ — ایسی مینڈہے تو ڑا یا نکرو
دانت پیسا نکرو عاشق پر — جان یون ہونٹہ چبا یا نکرو
چار دن وصل مین ہنس لینی دو — آٹہ آٹہ آنسو رلا یا نکرو
لوگ بد وضع کہین گے تمکو — میلی ٹہیلی کہیں جا یا نکرو
جان کس کام کا یہ بہولا پن — دم مین ہر ایک کے آ یا نکرو
عاشقون کی بری گت ہوتی ہی — تم ستاری تو بجا یا نکرو

خون ہو کر تو جگر آنکھون سی بہتی دیکھا
لی گئی کوچہ جانان کو فرشتی نقال
ہی یہ عبرت کا محل اہل بصیرت تمکو
صورت کرمک شبتاب نظر آتی مین کی
وادی عشق مین کیا کام ہی نامردون کا

اور دکہلاتی ہی فرقت ابہی کیا کیا دیکھو
کہو لگو رکے سے تختے مرا مردا دیکھو
جو کبہی آنکہ سی ابتک نہین دیکہا دیکھو
مشعلین میری سیہ خانی مین جلوا دیکھو
بیشہ شیر مین روباہ دلو جا دیکھو

بیوفا یار کی کوچی مین نجاؤ اب **رند**
اور گہرتا کو کوے اور محلا دیکھو

چشم وحدت سی اگر یان کا تماشا دیکھو
یہی کہتا ہی چلو وہ رخ زیبا دیکھو
سر و پا کا نرہی ہوش یہ محویت ہو
مین ہون مارا ہوا اک آفت بالائی کا
پہرا وسی دشمن جان سی یہ ملا ہر پہر کر
خاکساری کی حقیقت سی اگر ہوا آگاہ
ہی بلا الحذر ای چاہنی والو مانگو
رتبہ کفر ہی کس بات مین کم ایمان سی
منتظر آپ کی جانیکی ہی یہ جان حزین
بند آنکہین ہون تصور ہوا اوسی کا ہر وقت
ہونا اوس صاعقہ طور کی مشتاق جمال
دل یہی کہتا ہی اوس مدعی جان کی سوا

سمجہو خورشید جہانتاب جو ذرا دیکھو
پہر ہوا اس دل دیوانی کو سودا دیکھو
چشم انصاف سی اوسکا جو سراپا دیکھو
مجکو کیا دیکھتی ہو وہ قد بالا دیکھو
دل ہمارا نہ کسی اور سے بہلا دیکھو
تم مٹا ڈالو جو اکسیر کا نسخا دیکھو
اژدہا سمجہو اگر زلف چلیپا دیکھو
شوکت کعبہ تو ہی شان کلیسا دیکھو
ہی یقین اسکی جو آؤ مجہی مردا دیکھو
کچہ نہ دیکھو جو کبہی وہ رخ زیبا دیکھو
پہر غش آجائیگا یا حضرت عیسی دیکھو
مین نہ بہلونگا کسی اور سی بہلا دیکھو

۸۱

نعمتین دین مری اللہ نی کیا کیا مجھکو

مصر مین چلتی مقابل تمکو یوسف کی کہین
گفتگو ہمسی زلیخا سی ہم بازار ہو
مثل شبنم گلشن ایجاد مین گر ہو دو بار
زخم گلگون بان مین تا وقت بیزار ہو
رہ رفع واضح ہو جلی جسم مثالی ہین کہین
باکی ہو قصہ عالم آب و گل سمار ہو
تیغ ابرو برزی کیونکر کہا کہ تیری
لیا کری اسکی سوا انسان جب ناچار ہو
نی ہین جو ضرورت ہو مری ہمعزون کو
ہشیار کر او بیک اجل ہی ہمعزون کو
اب کہو مشکلین ہوی ثانون سی ہمعزون کو
سود از سر نو نکہا بار کی ہمعزون کو
آمادہ پرواز ہی ہم غافل گرفتار
صیادنہ ایجاب تو کہو لاہنا یارون کو
ہم ای ہم پانیکی راہی ہی یہان سے
آگاہ کرو جلد مرے ہمعزون کو
تکتی ہین بری آنکہ سی صورتکو ہماری

۸۲

	زندگی ہو جو وہ شکل اپنی دکہائی ای سنم بی اجل حسرت دیدار نے مارا مجکو	

خون گرفتہ کوی جینی سی یون بیزار ہو
شاہ رگ بہی رگ کی اگر عریان تری تلوار ہو

آنکہ کہولی ہی کہین وہ شوخ خواب ناز سی
فتنہ جونکی نرگس جادو کہین بیدار ہو

تو دم آخر اگر بالین پہ ہو ای رشک حور
پہر نہ سختی مرگ کی انسان پر دشوار ہو

چشم میگون صنم کا ہو جو کوی شیفتہ
تو ہی ای ساقی بہتا وہ مست کیا ہشیار ہو

ترک خوش چشمان کیا دونو سی کچہ مطلب نہین
نرگس شہلا ہو اب یا نرگس بیمار ہو

کفر بہتر ایسی دیندار ایسی ای رباب شرع
حق کہی انسان اگر تو مستحق دار ہو

کس مین ہی تیری سوا عاجز نوازی کی صفت
کون ہی مشکل مین جو بندی کا اپنی یار ہو

قید کفر و دین سی ہین آزاد ہم رندان عشق
دونو یکسان ہین ہمین سبحہ ہو یا زنار ہو

کہو دی غفلت مین جوانی پیر ہین کر یاد حق
رات بہر سویا کیا اب صبح ہی بیدار ہو

پہولتی پہلتی نہ دیکہا شاخ کو تلوار کی
وہ نہین سرسبز ہوتا جو غریب آزار ہو

پاس اظہار محبت بہی ہی انسان کو ضرور
یا صنم دل مین ہو لیکن لب پہ استغفار ہو

یار کی جتنی ہو مین کیونکر نہون عالم پسند
خوبصورت ہوتی ہی ہر دار جو تلوار ہو

خاک پہ جہنوانا ہی مجہی کس لیئی ای چرخ
آسمان لی لی مری مٹی اگر درکار ہو

سنتی ہین دیوانی یہان شور عنادل آنکر
گل سی رنگین باغبان سی چمن کا خار ہو

زورق تن کیسی ہی دریای ہستی مین تباہ
ناخدا بہر خدا اب تو یہ کشتی پار ہو

تیرا غصہ ای صنم قہر خدا کی ہی دلیل
روٹہتا ہی اوس سی فتح جس سی خدا بیزار ہو

تو ہی کر دشمن پہ سبقت منتظر اوسکا نہ ہو
فتح ہی اوسکی لڑائی جس کا پہلی وار ہو

منہ سی آتی سگّے کی عطر کے بو	نام گیسوی مشک فام تو لو
پہلی کر ور سائی زلف تلک	سلسلی کو جنون کے تہام تو لو
پہر تڑپ پیچپو گرفتار و	دم بہسر آرام زیر دام تو لو
می پیو جو نہین پلاسے تہو	مجکو دیتے نہین ہو جام تو لو
ناز بردار دوسرا مجسا	کون عاشق ہے اوس کا نام تو لو

رشید حاضر ہین شیشہ و ساغر
می نہ سمجہو اگر حرام تو لو

وہ دیوانہ تہا مین جسکا ہوا غم اہل عالم کو	پریزادون نی اپنی بال کہولی سیرکی ماتم کو
عداوت پاکدامن سی ہی اپنا ہی عالم کو	کیا مطعون معاذ اللہ بدکاریسے مریم کو
کہی سی خلق کی کب دامن عصمت ملوث ہو	خدا تو جانتا ہی پاکدامانے مریم کو
مثال شیر مادر خون دل پیتا ہی غیرت سی	دیا کیا حوصلہ اللہ نے فرزند آدم کو
کیا باغ و بہار آتش کو ابراہیم پر جسنے	گل و گلزار کر سکتا ہی وہ نار جہنم کو
محیط حسن و خوبی ہی سراپا یار زیبا ہی	کہون مین وہ حباب بحر خوبی اوسکی محرم کو
مین دیوانہ ہون اوس شکل پر یکی دیکہکر جسکو	سلیمان نذر کی خاطر اوتاری اپنی خاتم کو
جہکی وہ تیغ ابرو ہست بازون کیطرف کیونکر	بنایا ہی نہین اوستادی تعظیم کی خم کو
مثال قیس مفتون شیفتہ ہی اک جہان جسکا	خدا سی مانگتا ہون مین اوسی محبوب عالم کو
پرستان ہی کچہ اقلیم کے زیر نگین اوسکی	کہی کا اب سلیمان کی انگوٹہی اپنی خاتم کو
بجا ہی کہون محراب کعبہ اوسکی ابرو ہین	اگر تشبیہ دون چاہ ذقن سی چاہ زمزم کو
کلیم فقر کو کیون دوش پر ہم ڈالتی ای رشید	اگر گل سی بہتر جانتی کمخواب سے شبنم کو

۸۳

[illegible]

۸۴

کیا سہانی ہی اوسی جلوہ گری نی دیکھو	ہیئت انسان کی بگڑی ہی پری نی دیکھو
غنچہ سان تنگ قباسی تہا مین دیوانۂ عشق	کیا شگفتہ کیا دل جامہ دری نی دیکھو
خواب غفلت سی عبث شوخ کو بیدار کیا	فتنہ چونکایا نسیم سحری نی دیکھو
عمر دو روزہ بسر ہو گئی بیہوشی مین	ہوش آنی ندیا بیخبری نی دیکھو
ہوکی مشتاق پرستان سی آئی ہی پری	دہوم ڈالی مری شوریدہ سری نی دیکھو
عمر بہر حسرت پرواز نہ نکلی دل سی	جیتی جی مین رکہی بی بال و پری نی دیکھو
دیکھکر انہی سگلی مین کہتی پہرا ری	مجکو دیوانہ بنایا ہی پری نی دیکھو
جان مشتاق سی عاشق کی کیا برق کا کام	کیا غضب ڈہایا ہی سوباف زری نی دیکھو
آبلی پڑ گئی ہین سینی سی تا نوک زبان	پہون ڈالا مجہی سوز جگری نی دیکھو
کہل کہلا کر نہ ہنسو مین نہ کہا کرتا تہا	قہقہہ سیکہلیا کبک دری نی دیکھو
بہر گلگشت چمن مین اوسی آئی نہ ہے	گل کہلایا ہی نسیم سحری نی دیکھو
پا بزنجیر ہوی طوق پڑا گردن مین	قید کروا دیا شوریدہ سری نی دیکھو
چہوٹتا مجکو نظر آتا ہی اب ربط قدیم	نئی انداز سنئے اوسکی فریبی دیکھو
تا چمن لائی صبا دوش پہ مانند نسیم	پر نکالی مری بی بال و پری نی دیکھو

بند ہون باب اجابت جو دعا مانگون بحر
کیا دکہایا ہی اثر بی اثری نی دیکھو

جلتی رہی اوس کوچی مین تلوار ہمیشہ	لاشی ہی نکلتی رہین دو چار ہمیشہ
گل کہلتی رہین پہ چہچہی کرتا رہی بلبل	یارب رہی آباد یہ گلزار ہمیشہ
ہم ہمدم ہوی شاہد مقصود سے واصل	جہگڑی مین رہی کافر و دیندار ہمیشہ

[illegible]

٨٥

جلوۂ جانان کی نظارے کا طالب کب ہوا
کیون چراتا ہی تو مجھسی وزن دیوار آنکہ

باغ میں رنگ و صفای گل پر کیا ہری
برسون دیکھا کی ہی تیری پھول سی رخسار آنکہ

باندھتی ہو تکلی تو چند بوسی بھی بدو
شرط ہارے کا جھپک جائیگی جسکی یار آنکہ

دوست دشمن کا نہین پابند تیرا فیض عام
رکھتی ہین تیری کرم پر کافر و دیندار آنکہ

ابر ہی باران ہی ہی ہی باغ ہی ساقی نہین
بی تکلف باندہ دی نیکا تو ہی تار آنکہ

تیغ مین جوہر نہ او قاتل سمجھنا اسکو تو
ڈالتی ہی باقی باندون پر تری تلوار آنکہ

وعدۂ دیدار فردای قیامت پر ہی [illegible]
روز محشر تک نہ کہولین طالب دیدار آنکہ

نیچی کر لیتی ہین شرما کی دم گفتار آنکہ
رات دن رہتی ہی مثال دیدۂ بیدار آنکہ
کیا عجب ہی جو جھکی رہتی ہی پار آنکہ
می پلا ہر ایک کو اوسکی بقدر حوصلہ
حسرت دیدار نی پیدا کیا حال ردی
جان قربان ان اشارون کی پلا ابرو کو تو
صورت ناصور کیون ہر دم بہا کرتی ہی
غش مین رہتا ہون پڑا اکثر کہی آنکھون کو بند
دلکو لیجائی چرا کر ایک پر ثابت نہو
حسن کی طالب اگر وہ ہی تو ہو نیدی لا
منہ دکہا بہر خدا بس ہو چکا شرم و حجاب

بات بھی کرتی نہین مجھسی وہ کرکی چار آنکہ
پھوڑ ڈالی کا تو کیا ای انتظار یار آنکہ
بیشتر کم کہولتی ہین مردم بیمار آنکہ
ساقیا پہچان لینا مست اور ہشیار آنکہ
پھیر دیگا اب کوی دم مین ترا بیمار آنکہ
صدقی اس چشمک نی کی بی تکلف مار آنکہ
مجھکو بتلادی یہ کیا مجھکو ہوا آزار آنکہ
کہولنی دیتی نہین ہی حسرت دیدار آنکہ
کام کرجای ہزارون مین تری عیار آنکہ
مجھکو کیا مطلب ہے اپنی فعل کی مختار آنکہ
کبتلک ترستی رہی دیدار کو ای یار آنکہ

۸۶

حسرت یار مین آنکہین ہوئین اسد رحیہ سفید
پتلیان چہپ گئین مکڑی کی طرح جالون سے

ہوگا مُردہ نہ خراب اپنا پس از مرگ اے رند
گور کن دوست ہین یارانہ ہے غسالون سے

آنکہ تجہ پر جو کسی بت عیار پڑے
عوض سبحہ گلے مین مرے زنار پڑے

الفت چشم ستم کی ہون گنہکارون مین
جو ب بادام سے لازم ہے مجہے مار پڑے

ہاتہ باندہے ہوے کہتا ہون کرو عفو قصور
پاؤن بہی کہتے تو مشفق یہ گنہگار پڑے

بڑہ چلے گیسوے خمدار خدا خیر کرے
پیچ تجہ پر نہ کوئی او کمر یار پڑے

ہون مین وہ عاشق جانباز ترا او قاتل
بہون نہ ٹیڑہی ہو جو تلوار پہ تلوار پڑے

پوچہتے کیا ہو طبیعت ہے تری کیسی علیل
تم سے جسدن سے جدائی ہوی بیمار پڑے

ق

بہاگون کس سمت کو ٹوٹی ہوی ہین پاے گریز
ہاتہ دہو کر مرے پیچہے ہین طرحدار پڑے

اک طرف سے ہے کیا ناز و ادا نے نرغا
اک طرف لوٹ مین اپنی ہین یہ دو چار پڑے

ہین ادہر طالب جان چشم سیاہ خونریز
دل ادہر مانگتی ہین گیسوے خمدار پڑے

قید مذہب مین یہ ہنسی یہ چہوڑ کے رندانہ طریق
کیسے جہگڑے ہین تم او کافر و دیندار پڑے

ابکے نوچندی مین آتی ہے زیارت کو اگر
علم حضرت عباس ہے کی بار پڑے

اب کٹے کتنی ہین دو چار گہڑی اے شک مسیح
ایڑیان رگڑین کہان تک ترے بیمار پڑے

ناتوانی نے کیا اسقدر اب زار و نحیف
دبکے مرجاؤن اگر سایہ دیوار پڑے

ہمسے جب غیرون سے تلوار چلے سن لینا
لوٹتے ہونگے گلی کوچہ مین دو چار پڑے

عشق کی کہائین قسم رسم محبت او نہ جا
سامنا ایسی مصیبت کا جو ہر بار پڑے

کشت دشمن کو جو سرسبز کرے ابر بہار
صاعقہ بنکے مری آہ شرربار پڑے

ہم نہ کہتی تہی نہ دیکہو اوسی پچتاؤ گی	ترسو اب نیندکو او دیدۂ بیدار پڑی
وسعت دشت کو وحشت نی کیا دل تنگ	کیون نہ پہر قدم جانب کہسار پڑے
ہوو آزردہ کسی اورسی ہم کوسی جاتی ہین	کوی تقصیر کری اونکی ہمین مار پڑے
نغمہ سنجی کی کری شوق جو مجہسی چندی	پہر گلا نیرا نہ او بلبل گلزار پڑے

اسمین ہین نہین کچہ اور تکلف ای **رند**
حسن اتنا ہی ردیف اسکی نہ بیکار پڑے

صدمی گذرے ایذا گذری	ہجر مین تیرے کیا کیا گذرے
ہجر مین جان رہی یا گذرے	**رند** کہون تم پر کیا گذرے
کیا کہون تجسے حال فرقت	گذرے جو کچہ جانا گذرے
الفت بت نی کر دیا کافر	یہ کیا بار خدایا گذرے
آئی نہین تم عرصہ گذرا	منع کیا کرنے کیا گذرے
گذرے جدم ہم دنیا سے	ہمنے جانا دنیا گذرے
بحر جہان مین زیست ہمارے	شکل حباب دریا گذرے
کس سے کہتی کون سنے کا	کیا کیا گذرا کیا کیا گذرے
کہتا تہا مین عشق سے باز آ	دیکہا جو دل شیدا گذری
مر بہی سکئی ہم واہ ری غفلت	اونکو خبر ہی نہ اصلا گذری
ابتو ہی شغل خون آشامی	نوبت جام و مینا گذری
کافر پر بہی نگذرے ایسے	ہم پر جو بت ترسا گذرے
وقت مرگ یہ جی مین گذرا	زندگی اپنے بیجا گذرے

٨٧

تم پہ جو کچھ ہوا سزا ستہی **رند**
کیون بہڑہی ایسے بیمروت سی

جب سنو مشورہ ہی خلوت ہی — یار کوئی بہی وقت فرصت ہے
تجہ سوا اور کس سی الفت ہی — جہوٹ بہتان مجہپہ تہمت ہے
کہینچی تو ام مرے تیرے تصویر — وصل کی یہ سبب ایک صورت ہے
خوش رہو تم وطن مین اہل وطن — ہم ہین اور سیر دشت غربت ہے
جان مرت سی نذر فرقت کی — ای اجل تجہی کیا ندامت ہے
توڑتین چوڑیکی طرح ہت کڑیان — کیا ہی زور ون پہ دست وحشت ہی
مرض عشق کی شفا ہے موت — غسل میت ہی غسل صحت ہے
ق ہین بری وقت مین یہ اپنی رفیق — دل کی انسی انسی صحبت ہے
بیوفا یار کا تصور ہے — کنج عزلت ہی رنج فرقت ہے
جب سنو اک ڈہکوسلا ہی نیا — ایسی غمزون سی مجکو نفرت ہے
اپنی دیوانون سی یہ اوڑ جلنا — اور پری کوئی آدمیت ہے
روڑہی روڑہی نکیجے باتین — ایہی تو بہولی صورت ہے
تم ہی یا خضر تو کہلاتے ہے سکتے — کیا جنون خیز دشت وحشت ہے
یون خوش آمد سی کچہ کہی کو تے — سچ یہ ہی کتنا بیمروت ہے
ق لاکہ بار اوس طرف سے گذرا تو — دفن جسجا شہید الفت ہے
فاتحہ در کنار یہ نہ کہا — مرگیا کون کسکی تربت ہے
یار صورت نہین و کہا تا **رند** — کون سی زندگی کی صورت ہی

	رند موقع ہے عرض حال کرو یار تنہا ہے وقت فرصت ہے	
کوہی ہی تیری عاشق شوریدہ سر گئے		سب اپنی دم کی ساتھ لیے شور و شر گئے
مانند برق چشم زدن میں گذر گئے		یہ بھی نہ سمجھی ہم کہ ہر آئی کدہر گئے
ثابت ہوا جو کشتہ چشم سیاہ یار		آہو مری مزار کی سبزہ کو چر گئے
رو کر کہا جو میں کہ مرتا ہا میری جان		ہنسکر دیا جواب کہ پہر کیوں نہ مر گئی
دیکھی جو ہوشیاری میں سو طرح کی بخ		غفلت کدی سی دہر کی ہم بیخبر گئے
احوال کس سی پوچھئے یاران رفتہ کا	ق	وہ بھی نہ پہر کے آئی جو لینی خبر گئے
سنیو یہ سانحہ ہی یارو شنیدنی		لی لی کی خط جو میری کئی نامہ بر گئے
کہتا ہی کیا وہ شوخ کہ جیتی ہیں رند کیا		مدت ہوئی کہ میں سناہتا وہ مر گئے
کوٹھی پہ جب چمک کی وہ زہرہ جبین بنا		شمس و قمر نظر سی ہماری اوتر گئے
گلزار روزگار میں وہ خوش نصیب تھی		دامن میں اپنی جو گل امید بھر گئے
سمجھیں کے اسکو ابر کرم سب گناہ گار		ہم حشر میں جو لیکے یہ دامان تر گئے
آیا نہ آج تک کوئی لیکر جواب یار		قاصد گئی سفیر گئے نامہ بر گئے
فرقت میں سیل اشک کا عالم جو ہی ہے		دریا ہزار بار چڑھی اور اوتر گئے
دفعتہ کیا نہ کلکی روش باغ دہر میں		رنگ نسیم ہم ادہر آئی ادہر گئے
ہم آفتاب بام میں یا ہیں چراغ صبح		کیا اعتبار شام گئے یا سحر گئے
پہولی پہلی نہ آکی گلستان دہر میں		ہم وہ شجر ہیں باغ سی جو بی ثمر گئے
ابتک وہ ایک ایک سی کرتی ہیں گلہ	ق	ہر چند ترک عشق کو برسوں گذر گئے

کیا کیا اذیتین نہ سہین ہجر یار مین	موت آئی ایسی جینی کو ہم کیون نہ مر گئے
سوچ تھی کی ہول کا عالم ہی آنکہ کا	یہ ہی تمہاری ساتہ پہرے تم جدہر گئے
ناگفتنی ہی پوچہو نہ حال دل و جگر	کس سی کہون کہ کیا ہوی دونو کدہر گئے
ہمراہ اشک دل تو لہو ہو کے بہ گیا	اور آہ مین گہتی ہوی لخت جگر گئے

ہمراہ میر رشک ہی تھی کوی یار تک
پہر ہم ادہر کو آئی میان وہ ادہر گئے

کمر یہ جیسی تیری کا کل رسا آئے	وبال جان ہو عاشق کی سر بلا آئے
چلون جبر کو یہ جی مین نہ دلربا آئے	ہزار حیف نہ آئی تم اور قضا آئے
نہ آیا لب پہ مری ایک حرف مطلب کا	زبان نہ کام دم عرض مدعا آئے
گئی جو عالم وحشت مین سوی صحرا ہم	تو روح قیس کے لینی کو پیشوا آئے
یہ بیحجاب ہوی بزم غیر مین صاحب	تمہین تو شرم نہ آئی مجہی حیا آئے
مین بزم دہر مین بیگانہ وار کیون نہ ہون	نہ ایک شکل نظر صورت آشنا آئے
ہوا ہی مائل آرایش اب تو وہ خود بین	گئی جو سامنی ہی آرسی حنا آئے
کری کا عشق تصرف تو دیکہنا وہ پری	پیادہ گہر سی کہلی سر برہنہ پا آئے
شہادتین پڑہ اب مرنہ پہر تون کا دلا	لبون پہ جان تو اور بندۂ خدا آئے
وہ کون لوگ ہین بیگانی ہین جو اپنون سی	ہمین تو غیر سی بہی بوی آشنا آئے
خیال زلف مین عمر گہٹ کیا تو صدق ہوا	ہمارا وقت برابر ہوا قضا آئے
شب فراق کی کالک سی دم نکلتا ہی	الٰہی رات ہوی یا کوئی بلا آئے
دہرا ہی سہتا ہی آئینہ سو بہ رو ہر وقت	پسند انکو بہی اپنی کیا ادا آئے

91

وہ گل نہین چمن مین نوا سنجیان کرین
کس عندلیب زمزمہ پیرا کی سامنے

ترسا بچون کی ہاتہ سی ونا ہی مین کو
مسجد بناکی شیخ کلیسا کی سامنے

منکر ہو وہ اگر لب جان بخش کا تری
انجیل لاکی رکہدون مسیحا کی سامنی

مرجاؤن حسرت لب جان بخش مین گر
لیجاؤن التجا نہ مسیحا کی سامنے

وصل صنم جو بار خدایا نصیب ہو
مسجد بنا کرون مین کلیسا کی سامنی

ہین حق پرستیون مین بہی جان بت پرستیان
بت بہی دہری ہوی ہین مصلا کی سامنے

فرقت مین جب لیا ہی تصور سی ہی کام
موجود کردیا ہی اوسی لا کی سامنے

آیا نہ باز ظلم سی وہ بعد قتل ہے
پہنکوادی لاش سر مرا کٹوا کی سامنی

فرط جنون سی عالم آہن بپا ہی ان
نشتر نہ لائیو رگ سودا کی سامنی

پہر ہو کا یار جلوہ نما آکی بام پر
پہر ہون کی آج طور و تجلا کی سامنی

ہوئی شب وصال سیہ یا سفید ہو
یکسان ہی چشم محو تماشا کی سامنی

دل کی مقابلی صف مژگان سی دیکہیو
دیکہی نہون جو فوج سی تنہا کی سامنی

آنکہون مین اوسکی خاک مبادا نظر لگی
آنکہین کرو نہ نرگس شہلا کے سامنی

سنبل نکل ہی جائین کی سارے پیچ و خم
لینا نہ بل کی زلف سمن سا کی سامنی

صاجسکو مینی لکہدیا اک خط بندگی
رکہدو جو ہو نوشتہ کوئی لا کی سامنی

دیتا نہین مین ڈاکئی کو فرط رشک سی
خط رکہدیا ہی دیر سی لکہوا کی سامنی

مرتا ہون مین نہ جانی مین تعجیل کبہی
اب جائی گا لاش کو گڑوا کی سامنی

دہونی رمائی کونسی در پر ترا فقیر
کعبی کی سامنی کہ کلیسا کی سامنے

ہر دم تصور قد بالا ہی یار سے
رہتی ہین اب تو عالم بالا کی سامنے

وعدہ پہ آنی کا لی ہون مین دم رخصت یار
ہوش اپنا تو مجھی بیخبرے رہنی دی

وہ حسین ہیچ جو تصویر تری ہاتہ لگے
کر کی تعویذ ہر اک حور و پری رہنی دی

کنج زندان مین بسر کیجی کس راحت سی
پا بزنجیر جو شوریدہ سری رہنی دی

سب گرفتارونکو آزاد کر زندان سی
ایک دیوانہ تو ای تنگ پری رہنی دی

اوسکی نظارہ دیدار سی مین درگذرا
کور کورانہ مجھی بی بصری رہنی دی

کہل ہی جائی کا مرا شوق شہادت قاتل
تو چہری تو رک گردن پہ دہری رہنی دی

محتسب کچہ تو ہی چشم مروت سب مجھسے
ایک بوتل تو مری آگی دہری رہنی دی

خاک اتنی بہی نہ گلشن مین اوڑا باد خزان
کچہ تو ان پہولونکی تہالون مین ہری رہنی دی

زعفرانی کوئی جوڑا ہین آئی ہی بسنت
دست بیجی مین لباس اکری رہنی دی

او کمان دار مری سینی سی سب تیر نکال
دل مین جو ڈوب گئی ہو وہ سری رہنی دی

گہر کی گہر صاف ہوئی جاتی ہین ہم لوگونکی
دل مین کچہ اور دنون کینہ وری رہنی دی

دلکو پامال کر اس مین یہی سول ہین گئی
ایک خوشہ تو بہلا لی ثمری رہنی دی

مین تو ہر چند مبرا ہون الفت سی **رند**
دل ہی تو مجکو محبت سے بری رہنی دی

تم تو چہڑا کی ہاتہ سی دامان نکل گئے
ہم چاک کر کی اپنا گریبان نکل گئے

تم آتی ہیچ دل سی جان نکل گئے
اندوہ و یاس و حسرت و حرمان نکل گئی

سیلاب تنک کو سون تلک موج زن رہا
روتی ہوئی جدہر تری گریان نکل گئی

ثابت رہا مین آج تلک اپنی قول پر
اقرار کر کی آپ مری جان نکل گئی

دست جنون نی حد سی جو بڑہکر قدم کہا
دامن سی ہو کی چاک گریبان نکل گئی

٩٢

جسطور چھوڑ جاتا ہی سانپ اپنی کینچلی	جامی سی اپنی یون تری عریان نکل گئے
پریون مین ذکر ہوتی ہین حورون مین تذکرے	شہری تمہاری دور تک ایجان نکل گئی
فریاد بیکسان محبت سنی نہ ہاے	ہوکر تمہاری ہاں سی نالان نکل گئے
دیکھا جو تونی آئنی مین اپنی زلف کو	حیران ہو کی تیری پریشان نکل گئے
ایجان تونی آ کی جو انکی خبر نہ لے	دم تیری عاشقون کی مریجان نکل گئی
عشاق تیری کوچی سی جاتی ہوئی گئے	بلبل چمن سی او گل خندان نکل گئے
تاریک ہی جہان ہماری نگاہ مین	تم آج کسطرف مہ تابان نکل گئے
معلوم تہا کہ آج تو آئی گی اس لئے	ہم شام ہی سی او شب ہجران نکل گئے
عشق بتان مین دشت نوردی جو تہی کے	تلوون کی پار خار مغیلان نکل گئی
پھر گہات پر چڑہین تری امر محال ہی	قابو سی اب وہ ای دل نادان نکل گئی
ٹہرا نکوی معرکون مین میری سامنے	آگے سی زال و سام و نریمان نکل گئی
عاشق تمہاری زلف کی جاتی نہ بزم سی	سن سنکی گفتگوی پریشان نکل گئی
دیکھی جو دست بستہ تری ترک چشم کے	قزاق راہ کاٹ کی جانان نکل گئی
مدت ہوگئی تجہی مین سلسلہ نہین	پہندی سی تیری گیسو پیچان نکل گئی
کیسی فیسق آدمیری مین چل دیئے	منہ مین زبان رہ گئی دندان نکل گئی
گر انقلاب دہر یہی ہی تو دیکھنا	روباہ نہکی شیر نیستان نکل گئے

فرقت مین خوش نہ آئی ہمین سیر باغ رند
گہبرا کے سوی کوچہ جانان نکل گئے

کیونکر نہ ہی کے ہمسی ملاقات آپکی	واللہ کیا ذلیل ہے اوقات آپکی

۹۳

لائی نہ ہم یہ دور سی سوغات آپکی
کیا پوچھتی ہو حال ہر حال شکر ہے
کافی ہی میری حق مین عنایات آپکی
کیا آسمان پہاڑ کی تنہا لگا ئی سرکے
صاحب او ہر علی ہی بہت گھات آپکی

حسینون کی محبت بہت اچھا بہت بہتر نہین ہے
بڑا یہ شغل ہی ہم چھوڑا دو دل ہمارا ہی ہم نہین ہے
ہماری جان سے کیا ہر قضا مین
بھی خوف خدا کا کفر نہین ہے
نہ بہر کا آتش شوق او محبت
مرا سینہ سے کچھ محو نہین ہے
سمجھا ہے جو کچھ غیر دانی صاحب
ہمارے سے وا سطی ہم نہین ہے
نہ سے تکلف سے وقت مین ...

جو کہتی ہو نہین اب بھی ... کلیجا سے مرا ...
... نہین ہے ...
... نہین ہے ...

رہنی ہدیگا گور مین بہی اضطراب دل
ہونگی نہ استوار جو تختی مزار کے

آیا ہی تنگ دام مین زلفون کی مرغ دل
لنتہ چھوڑ دی اسی صدقی اوتار کے

سینخوار یان کین ساتہ نہ اوس بلا دہ نوش کچھ
دیکھی نہ لطف بارش ابر بہار کے

وہ رشک گل تو آج گیا سیر باغ کو
دونی منگاؤن کسکی لیتی پہول ہار کے

یہ بہی ہی سرد مہری جانان کا شعبدہ
لرزہ شریک ہی جو ہماری بخار کے

سینی مین نقد دل کا مین پاتا نہین تبا
دزد حنا نلوہ گیا مال مار کے

ق

یہ ناوک افگنی ہی فقط میری دم تلک
بچتائی کا آپ بہت مجکو مار کے

ترکش کمر سی کہولکی پہینکو گی میری بعد
رکہد وگی تم کمان کو چلہ اوتار کے

نامہ ترب کی گر نہ تیری نامہ بر کہین
مضمون لکھی ہین مینی دل بیقرار کے

کس روز یہ سمجہا تہا یار میری ساتہ
ارمان نکلی کب دل امید وار کے

پائین جو سینے دامن ایہ کی رحتین
سویا لحد مین چین سی ٹانگین پسار کے

کیون توڑتا ہی ہاتہ گریبان کی طرف
شاید جنون تیرب ہین اب دن بہار کے

دشمن ہوا انہی سینی مین تیری اک جہان
وربی ہین سیکڑون مری اک جان زار کے

ہر دم زبان پہ رہتی ہی لذت شراب کی
چوسی ہین جبسی ہونٹہ کسی بادہ خوار کے

ای رند جلتی جلتی کلیجا بہلس گیا
دل مین پہپہولی پڑ گئی غمزون سی یار کے

عنایت کی نظر ہمپہ نہین ہی
وہ آنکہ اب تیری او دلبر نہین ہی

نہین لی وجہ اپنی آہ وزار سے
محبت یار سے کیونکر نہین ہے

رگڑ تو شوق سی خنجر سے گلے پر
سرک جائی یہ ایسا سر نہین ہے

[illegible]

یہی قول و اقرار باہم ہوئی ہے		تمہاری ہماری ہماری تمہارے
نکل جائیگا دم جو پہلو سی سرکے		مری زندگی ہی سہاری تمہارے
بتو قول سی اپنی پہرتے ہو ناحق		خدا درمیان ہی ہماری تمہارے
بلی تیغ ابرو تو کاٹون سے گلے کو		سمجھنے لگا ہون اشاری تمہارے
نہ مانون کا ہرگز نہ مانونگا ہرگز	ق	بس اب عذر بیجا ہین ساری تمہارے
ہین سب سن چکا ہون نہ دو مجکو چیٹی		جو ہین شغل دریا کناری تمہارے
مرا جذب الفت تمہین کہینچ لایا		اثر کچہ ہوا دل ہین باری تمہارے
قسم سرمگین چشم کی کہا چکا ہون		نہو لونگا مین بی پکاری تمہارے
ہوا ابتو بے پردہ راز محبت	ق	چہپا کب چہپائی سی پیاری تمہارے
ہوئی عشق مشہور شہرون ہین جانی		تمہاری ہماری ہماری تمہارے
ادا ناز عشوہ تبسم تکلم		سب انداز ہین پیاری پیاری تمہارے
وہ افعی ہو تم کا کل و گیسو یار		نہین مانگتی پاسے ماری تمہارے

مری حسن کی کیا ہو تین دہ تریکین
نتئی ہر ندی سب اوتاری تمہاری

جب صبا زلف کو اوس حور کی چہو آتی ہے		کو بکو عنبر فردوس کی بو آتی ہے
ساقیا جہوم کی بدلی جو کبہو آتی ہے		حسرت ساغر صہبا و سبو آتی ہے
کونسا غنچہ دہن کر گیا سے گلے آکر		بوی گل تجسی حباب لب جو آتی ہے
سال آئندہ فلک زیست اگر باقی ہی		میکشو فصل مری جام و سبو آتی ہی
یاد کرنا ہی ترا موت ہی عاشق کی لئی		دم اوکہڑ جاتا ہی ہچکی جو کبہو آتی ہی

۹۵

[illegible]

[illegible]

96

صبح ہوتی ہی نہ کٹتی ہی شب تار فراق
نیند آتی ہی نہ عاشق کی قضا آتی ہی

یہ پتا کوچی کا اوس حور کی سن کہ قاصد
یون تہین چلتی ہی جنت کی ہوا آتی ہی

قیس ناقی سی بیابان مین کہین دو ہیتا
لیلی آتی ہی مگر رو بہ قفا آتی ہے

خواب شیرین سی مین آگاہ نہین ہو سوتی
آنکھین کہواتی ہین جب نیند ذرا آتی ہی

پونچتا اوس سی مین جا کر جو مسیحا ہوتی
آنکہ درد محبت کی دوا آتی ہے

کیون نہ پژمردہ ہو کل برگ حنا کی مانند
سیری گلزار مین یون بنکی صبا آتی ہے

حسرت لطف اسیری سی ہی بلبل بیتاب
نالی کرتی نہین صیاد کو چلاتی ہی

ربط ملمس کا کیا گلبدن یون سی پیدا
کیا لکاوٹ تجہی ای عطر حنا آتی ہے

یاد آتی ہین تری گریبان او شعلۂ طور
دل پہنکا جاتا ہی جب سرد ہوا آتی ہے

لال ہو جای نہ کیون صورت اخگر ہر گل
باغ مین جا کی صبا آگ لگا آتی ہے

کوچۂ زلف مین جاتی ہی مضامین کی لئے
راہ پر اپنی اگر فکر رسا آتی ہے

دل دکہایا کسی گلچین نے کوئی گل توڑا
باغ سی نالۂ بلبل کی صدا آتی ہے

کس گنہگار کی مرقد پہ یہ ہوتا ہی عتاب
توبہ توبہ کی جو مرقد سی صدا آتی ہے

لی مین خود کو تجہ جلاد کو ای موت چلا
مین ہے آتا ہون تجہ پاس تو کیا آتی ہے

اک نظر بام پہ او بت نظر آجایا کر
دیکھنی کو تری اک خلق خدا آتی ہے

سر ہلا دیتی ہو منہ سی نہین کچہ فرماتی
جان لکنت ہی زبان مین کہ حیا آتی ہے

ہی یقین باغ مزار چمن رضوان بنجای
سیر کی واسطی اک حور لقا آتی ہے

یون پہرا کرتی ہین کاندہو پہ دوپٹہ ڈالی
روبرو میری جب آتی ہین حیا آتی ہے

نظر لطف بہی تم جاتی ہو خونی چشمون
بانقطہ آنکہ ہی غصی کی دکہا آتی ہے

یار آتا ہی یار آتا ہی دل کہتا ہے مجھسے
یان تجھسی خبر پیشتر او نامہ بر آئی

اعجاز جنون ہی جو چلا مین سو صحرا
زنجیر مری پاؤن سی از خود اتر آئی

دولاب کا عالم رہا فرقت مین ہمیشہ
خالی ہوی اک چشم تو اک چشم بہر آئی

ہمراہ جو تہی بخت کی برگشتگی بخت
تا باب اجابت گئی اور بی اثر آئی

الفت تری ای روح روان سانہ ہی دم کی
آمیز ہوئی خون مین گ دِ بی مین در آئی

دن وصل کا موقوف تہا تاریک شبون پر
اندہیاری ہی بہی او غیرت شمس و قمر آئی

پوچہو نکوئی مجہسی کہ قاصد نی کہا کیا
کچہ اپنی خبر بہی نرہی وہ خبر آئی

دل کہتا ہی کیون پیتی ہو تم گہونٹ لہو کی
خالی کرو رو رو کی اگر چشم بہر آئی

دل پہلو مین جلتا ہی منافق کی طرح **رشد**
سینی مین ہی کیا گرمی نار سقر آئے

برسون مین مری یار کی لیکر خبر آئی
مدت مین تو او باد صبا راہ پر آئی

رکتی نہین وکیسی کسی پر اگر آئے
آندہی کی طرح آئی طبیعت جدہر آئی

دو ان اس دل مہجور کو کیا خاک تسلی
خط یار کا آیا نہ زبانی خبر آئی

بیوجہ ہر اک بات مین شر کرتی ہو صاحب
کچہ خیر تو ہی آج طبیعت کدہر آئی

المنۃ للہ ہوی وصل کے سامان
لی شاد ہو دل مدت ہجران بسر آئی

رکہو نگا عزیز اوس کو رگ جان سی زیادہ
جو ہاتہ مری وصل کی شب وہ کمر آئی

رنج و غم و اندوہ کی نرغی مین ہین یارو
کس کس سی اکیلا مین کرون عہدہ بر آئی

بچتی ہین گنہکار اگر رحم کرے تو
پہر قہر ہو اطبع اگر عدل پر آئی

ہشیار ہوئی ہین کہ وہی بیخبری ہے
کچہ بیخبرون کی نہ تمہاری خبر آئی

۹۷

[illegible]

چمکا خدا کا نام سحر کی شب فراق	تسبیح ساری رات پڑہی یاودود کی
چنگاریاں ہین آگ کی کلہای باغ دہر	پہیتی کہی ہی سنبل پیچان یہ دود کی
آتی ہین دور دور سی مشتاق ہو کی لوگ	کیا رفتہ رفتہ حسن نی تیری نمود کی
مانند نقطہ کی حرکت بہی نہ اک قدم	یہ کاروار سیر کی چارون حدود کی
ہم سوختہ دلون کی معطر ہوسئے دماغ	خوشبو جو پہیلی آپکی حقی کی دود کی
جا کر شریک برق ہوی آہ سینہ سوز	بدلی نہی فلک یہ مری دل کی دود کی
سینہ مرا جنازہ ہی دل اسمین مردہ ہے	واجب ہوا نماز پڑہون بی سجود کی
گردش ہی آسمان کو میری دعا کی ساتہ	ہاتہ آگئی ہی بیری لجام اس کبود کی
قدرت خدا کی بات نکر آتی تہی جنہین	لیتی ہین اب وہی مری آنکہ نمود کی

سراپنا کہای کا جو بگڑتا ہی سب مجہسے رند
اپنا ضرر کرسکے عداوت حسود سے

ملی نہ درد بہی ساقی سی یا شراب ملی	مری سوال کا کیا دیکہئی جواب ملی
شگفتہ روح ہوا وسکی مجہی ثواب سے ملے	دلاؤن فاتحہ بلبل کا جو گلاب ملی
نہ کہاؤن داغ اگر لذت کباب سے ملے	پیون نہ زہر جو کیفیت شراب ملی
ازل سی اوسنی دیا ہی جسی جو زیبا تہا	گلو نکو رنگ تو سنبل کو پیچ و تاب ملی
کسو دچرخ کر یہ لاکہ تیز رفتار سے	رکاب سی تری ممکن نہین رکاب ملی
وہ تلخکام ہون تبدیل ذائقی کی سئے	ملاؤن زہر ہی تہوڑا جو شہد ناب ملے
فلک کی چال نہ چل ای سپہر حال	بہت سی خاک مین گہر خانمان خراب ملے
گلوی خشک لئی جاؤن ہین جو مقتل مین	تو کربلا کی طرح تیغ مین نہ آب ملے

ہمی نقش کف پای موج آب سے
فلک کا ای ہی چار چاند سورج کو
بقیہ بار سے جو شکل آفتاب سے
دکہا رخ کو نو جو حسن فال و خط معلوم
مطالعہ کرون ہر مطلب کتاب ملی
حباب کر کی شب وصل وضع کر لبسنا

[illegible]

[illegible]

بہر کھینچتی ہی الفت بت دیر کی طرف	لو ساکنان کعبہ ہمارا اسلام ہے
اجماع میکدی مین ہی مثل سقیفہ آج	اصحاب بادہ خوار مین ساقی امام ہے
ثابت ہوا کہ خلوت خاص اوسکی گو ہی	میدان حشر یار کا دربار عام ہے
روحین مقیم ہین جو شہیدان عشق کی	دار السلام یار کی کوچے کا نام ہے
قاصد مجھی یقین نہین تیری بات کا	جعلی ہی خط دروغ زبانی پیام ہے
دل ہی روانہ گیسو جانان کی شوق مین	مرد غریب راہ رو ملک شام ہے
باہم برار صحبت ہمجنس کیون نہو	وحشی غزال دشت مین مجنون سی رام ہے
سرو چمن ہی بندۂ آزاد اوسی کا ہی	جس رشک گل کا لالۂ داغی غلام ہے
لینا نہ ساغر می کوثر بہی حور سے	زاہد اگر شراب کا پینا حرام ہے
بہٹکا کوئی غریب نہ صحرای عشق مین	ہر غول مثل خضر علیہ السلام ہے
یان ہر گدا کو آکی ہوی سلطنت نصیب	چند اپنی دشت کا ہی ہما جس کا نام ہے
دو نکاترا جراتہ ای دست جز سلے	اگلی جو قول تہا وہی اب بہی کلام ہے
مشتاق اضطراب اسیری ہی تو اگر	صیاد دیکھلینا وہ مین ہون یہ دام ہے
مرجانا زہر کہا کی لا قصہ مختصر	انجام کار عشق بت سبز فام ہے
سجدہ ہی عاشقون کا وہان چار سو درست	کعبہ ہماری یار کی کوچی کا نام ہے
دشنام ہر سخن مین ہی ٹھوکر ہی ہر قدم	وہ گفتگو کا طور یہ طرز خرام ہے
دل ضبط غم کریگا مگر قدر حوصلہ	اونتی ہی می سمای کی جتنا کہ جام ہے
جایز نہ کہ مذمت رندان ہی واعظا	مثل شراب غیبت مومن حرام ہے
الہام غیب ہی مرا ہر شعر طبع زاد	قول الشعرا یہ نہ ملک کا کلام ہے

۹۹

سمند ناز کو تو مطلق العنان کردی

مری بہار ی اگر باغ باغبان کردی

ہی رنگ زرد جنون رشک زعفران کردی

اگر زمین سی ہموار آسمان کردی

[illegible]

یہ کہکی شوق شہادت گہسیٹتا ہی مجہی
نثار یار پہ یہ جان ناتوان کردے

لحد پہ چاہیئی تعویذ مجکو کیا او چرخ
نشان قبر ہی بیکس کا بی نشان کردے

عجب ہی ہنر ہی چشم مست یار سی کیا
یہ ترک بندا گر راہ کاروان کردے

لگی کی دیر لفافی کی چاک کرنی مین
زبانی طلب خط نامہ بر بیان کردے

یہ تشنہ کام شہادت ہی ہو چکی سیراب
گلی پہ آب دم تیغ کو روان کردے

جنون مین اپنا تو گریبان سی تنگ ہوتا ہون
مین تار اوسکی اوڑا دون تو دہجیان کردی

پڑا ہی سابقہ اوس سی جو رند دم بہر مین
حقوق خدمت صد سالہ رایگان کردے

خیال اور کچہ ای رشک حور ہوتا ہی
خطا معاف ہو مجسی قصور ہوتا ہی

حواس خمسہ مین اوسکی فتور ہوتا ہے
جنون سمجہتا ہون جسکو غرور ہوتا ہے

شباب باعث فسق و فجور ہوتا ہے
گناہ مجسی ترا یا غفور ہوتا ہے

نہ دیکہہ جرم مرا اپنی مغفرت کو دیکہہ
معاف کردی بشر سی قصور ہوتا ہے

عطا کر اپنی تجلی سی روشنی اسکو
چراغ گل مرا ای شمع طور ہوتا ہے

یقین ہوتا ہی ٹوٹی کو اڑ سینی کے
جو بیقرار دل ناصبور ہوتا ہے

کوئی دن اور لحد مین رہو نہ گہبراو
ظہور حشر ہی اہل قبور ہوتا ہی

خدا نصیب کری موت ایسی جینی سے
سنا ہی بعد فنا وصل حور ہوتا ہے

کئی ہین دل نی ہی پیدا خواص شیشی کی
ذرا ہی ٹہیس مین بس چور چور ہوتا ہی

لگی ہین یار کی نالان ہین یکسون عاشق
چمن مین شور عنادل ضرور ہوتا ہی

تمام زندی لرزتی ہین جسکی دہشت سی
وہ کیا معاملہ اہل قبور ہوتا ہی

۱۰۰

مفسد ہی روز بپا ہوتی ہین اوس کو جو ہین
فتنہ پرداز بیان کافر کی ادا کرتی ہی

رنگ گل سی لگا آگ چمن مین ہر سو
آتش افروز بیان کیون باد صبا کرتی ہی

نیچی نظرون ہی سی کرتا ہی وہ عالم کو تباہ
شعبدہ باز بیان آنکھون مین حیا کرتی ہی

ایک مضمون نہین زلف کا بندھتا مجھسی
کیون تو کوتاہ بیان او فکر رسا کرتی ہی

تیغ بران کی برابر ہی اثر سیفے کا
کار شمشیر زبان فقرا کرتی ہی

کیون بہاتی ہی مری دلکو تو او فندق یار
کیون جہان مین مجھی انگشت نما کرتی ہی

شمع سان ہڈیان جلتی ہین پس مردن بہی
کام کلگیر کا منقار ہما کرتی ہی

دل ہمارا شفا ہو کی ہراسان نہو
بال کہولی ہوی وہ حور دعا کرتی ہی

گرد باد اپنی گلی مین نہ سمجھنا قاتل
روح ہی طوف مزار شہدا کرتی ہی

بیڑیان ہو گئین منت کی مری حق مین جنون
ہر برس پاؤن مین زنجیر حنا کرتی ہی

پیرہن پہاڑ کی ہی شک سی عریان ہوتا
گل کو ہی تنگ تری چسپ قبا کرتی ہی

نرہی کی یہ ہوا باغ کی دیکھ او نرگس
چار دن کی لئی کیون نشو و نما کرتی ہی

باغبان دشمن جان گہات مین ہر دم صیاد
بلبل اس باغ مین کیون بیتی ہی کیا کرتی ہے

وہ ہی آئینہ ہی جب دیکھو اور آرایش ہے
زلف بگڑی ہوئی ہی کوقت بنا کرتی ہی

شوق نظارۂ دیدار مین تیری ہر دم
جان آنکھون مین مری جان بنا کرتی ہی

تنگ کرتی ہی مجھی کو شب ہجران ہر رو
سامنا آکی مجھی سی یہ بلا کرتی ہی

بدتر از مردہ تو فرقت نی بنایا اوس کی
کیون پس و پیش اب آنی مین قضا کرتی ہی

ہی مری سر مین جو سودا ہی بیابان گرد سے
خود بخود پاؤن کی زنجیر ہلا کرتی ہی

چھوڑ کر سب خس و خاشاک چمن جو ای نصیب
آشیانی پہ مری برق گرا کرتی ہی

۱۰۱

الفت زلف پری چہرہ پریشانی ہوئی | خانہ ویرانی کی وہ چشم سیہ بانی ہوئی
آبیاری ابر رحمت نے نہ کی اک برس | مزرع امید اپنی خشک بے پانی ہوئی
کاش دے برسات ساری وصل ساقی کے تلے | پوستین کہنہ دعوت بیش بارانی ہوئی
جا پہنچتا کب کا یاران عدم رفتہ کے پاس | سد رہ ناحق مری یہ ہستی فانی ہوئی
کی جو بہر واشد طبع گرفتہ سیر باغ | اور سنگر نالۂ بلبل پریشانی ہوئی
خلعت عریان تنی بہتوں نے پہنا پر جنون | ٹھیک میرے جسم پر تشریف عریانی ہوئی
ناخدائی بحر الفت کی ہے زیبا عشق کو | لے گیا ساحل تلک کشتی جو طوفانی ہوئی
ہو چکا تھا میں سبکدوش جہان عالم میں شمار | سل مری چھاتی کی تو کیوں اے گرانجانی ہوئی
ہجر کی شب یاد جو آیا وہ ماہ چاردہ | روز روشن سے شب تاریک نورانی ہوئی
روح کو جسم مثالی بعد مردن بھی ملا | ہم رہی باقی جو شی فانی تھی وہ فانی ہوئی
مشق حیرت سے میں خود حیرت کا پتلا بن گیا | عمر ساری آئنہ ساں صرف حیرانی ہوئی
کشور دل کر دیا تاراج کر کے بے چراغ | عشق غارتگر کے ہاتھوں خانہ ویرانی ہوئی
صدمے پر صدمے اوٹھائے در بدر کی عمر بھر | پر کبھی آلودہ صندل نہ پیشانی ہوئی
بھر تر تیں جبکہ افشاں اونے اوس پر چھپا | چاند سے افزوں ضیائے وی نورانی ہوئی
سیکڑوں مثل زلیخا ہونگے مشتاق جمال | دھوم تیری مصر تک اے یوسف ثانی ہوئی
خط نے مصحف کر دیا روئے کتابی کو تری | بے تکلف لوح قرآن لوح پیشانی ہوئی
عالم برزخ میں بعد مرگ بھی تن ہوں میں | روح باقی ہے جو شی فانی تھی وہ فانی ہوئی
حسن گندم گون کی الفت کا اثر ہے بعد مرگ | لوح تربت بھی جو سنگ سرخ کی دھانی ہوئی
ہو سکا تجھ سے نہ چربا تک شبیہ یار کا | آج کیا وہ دست کار تجھ سے اے مانی ہوئی

١٠٢

[illegible]

آج اوس گل سی کیا وعدہ ہی نابجشے کا
شہر کی مستی تہی تری نرگس شہلا کیسی

یا د ساقی ہین کسی ہوش ہی میخواری کا
خون دل پیتا ہون ہین ساغر و مینا کیسی

کیون نہ اغماض کرو حسن پہ چشم بد دو
ناز و انداز و ادا ہین تمہین زیبا کیسی

بار عصیان سی ہوا ہی مرا مرده بہاری
دیکھتی اوٹہنا ہی یارب یہ جنازہ کیسی

بیش ازین رند خرابات نشین تہی جندی
بنکی اب بیٹہی ہین رہبان کلیسا کیسی

سنی سرگوشیان غیر و نسی اشارتی دیکھی
آج آنکہونسی کرشمی تری ساری دیکھی

رنگ وہ چشم فلک نی بہی نہ دیکھی ہونگی
ہمنی ان آنکہون سی جو روپ تمہاری دیکھی

قول کی جہلون کی اللہ رسی کافر کو خوشی
ہمنی سو مرتبہ سو بار اوتاری دیکھی

رو صبحت نہوا ایک مرے بعض فرقت
ایسی بیمار سدا اگو کناری دیکھی

پاؤن ہر مرتبہ کس طرح نہ پہیلاو ہی
ہتہ کہنڈی تہی نہین جان ہماری دیکھی

بوالہوس ہین نکوی عاشق صادق پایا
چاہنی والی جو دو چار تمہاری دیکھی

دل تو کیا جان ہی کی نذر تری اتنی حسرت
حوصلی تو نی فقیری ہین ہماری دیکھی

رند سی جتنی تہی اقرار ہوی سب عکس
قول سی فعل خلاف آپکی ساری دیکھی

کٹ گئی عمر غم و رنج مین بیچارون کی
پوچھتی کیا ہو مصیبت کی گرفتارون کی

غول کی غول ہین وہ کانون پہ بخارون کی
مستیان کرتی ہین بن آتی ہی میخوارون کی

مرتی ہین جنگتی ہی جان پہ بیچارون کی
خوب لی تمنی خبر اپنی گرفتارون کی

تیغ ابرو کی صفا ہین سبھی کرنی ہین تلاش
راہ چلتی ہی سمجھی دہار پہ تلوارون کی

[illegible]

آرزو سے جو دل مین مدت سی
شوق بوسہ و کنار کرتا ہے
آج یہ جان نثار کرتا ہے
جلد آؤ کہ دیر سے بیٹھن
انتظار کرتا ہے
... سے کیا بار بار کرتا ہے
آکو ... پاس دیوار
فتل یان انتظار کرتا ہے
... مین بار کرتا ہے
قتل کر ملک جو قتل کرتا ہے
قصد کیا بار بار کرتا ہے
کوی جانان سے گشت کی زنجیر
شوق دیدار یار کرتا ہے
بیٹھے دیتا ہے کہتا ہی ...
گر میسات مجھی یار کرتا ہے
کیون گھٹا ... عشق بڑھا کر دیا

کیون ہی شعبدہ تو او غیرت گل خیر تو ہی	کیون مبدل ہوئی رنگت تری رخساروں کے
یارب اعمال کی اپنی ہمین ہو جاتی حجز ا	حشر پیر رکھیو نہ تعذیر گنہگاروں کے
لب شیرین سی ترش ہو کی کہی تلخ کلام	قدر سرکار نی کی خوب نمک خواروں کے
گل فردوس سی بھی ناک چڑھا لیتا ہی	جستی بو سونگھی تر ہی او تری ہو بی ہاروں کے
تو خرامان ہو تو ای شنک چمن سایہ چلیں	چال بیدا ہو تو ہو قبت مین بہی بیماروں کے

رند کھلتا نہین کچہ حال تمہارا کیا ہی
زردسی ہو گئی ہو شکل ہی بیماروں کی

ہجر کی رات کسی طور نہین ٹلنی کی	نوبت تا صبح قیامت بہی کہاں نہین چلنی کی
کیا عجب ہی جو گرادون مین شکوفہ لاکر	وہ شجر ہون جسی امید نہین پہلنی کی
ہجر مین بسکہ ملی دست تاسف ہر دم	خو ہوئی ہی کف افسوس مجھی ملنی کی
ویحنون خانۂ زنجیر سی رخصت ہی مرے	فصل آ پہونچی ہی صحرا کو نکل چلنی کی
یار سی عدم ملاقات کا ہی بعد زوال	دو پہر آج کسی طرح نہین ڈھلنی کی
عہد طفلی سی لگا ہی مجھی الفت کا روگ	بل گیا کس کو توقع تھی مری پلنی کے
مات ہو بازی شطرنج محبت نہ دلا	مین کہی رکہتا ہون یہ چال نہین چلنی کے
نور کو میری سیہ خانی سی ہتنی ہی گریز	شمع روشن کرو ہر چند نہین جلنی کی
سوگ اتنا تو کیا یار نی مجہ عاشق کا	پان کہانیکی قسم کہائی مسی ملنی کی
قرص کافور سی کب ٹلتی ہی سینی کی جلن	مہر کی طور سی عادت ہی مجھی جلنی کی

بیٹھی ہو کیا منزل ہستی مین رند
کوچ پہ پیش ہی تیاری کرو چلنی کی

[illegible]

کر چکے جلد میرا کام تمام
دیر کیون تجھسے یار کرتا ہے

یار کو بر خلاف سب مجھسے فلک
ناسی پروردگار کرتا ہے

نازنیری مین سب اونہاون کا
غمزے کیون مجھسے یار کرتا ہے

چھیڑ در پردہ جان عاشق سی
اوس پردے کا ستار کرتا ہے

دام گیسو مین مرغ دل ہین اسیر
گھر مین بیٹھا شکار کرتا ہے

ق

کیا کہون دل پہ کیا گذرتی ہے
جب یہ تحریر یار کرتا ہے

آج فرصت نہین کل آئین گے
تو عبث انتظار کرتا ہے

دل تو آگے ہی دے چکا ہی رند
جان سے اب نثار کرتا ہے

١٠٥

دیکھا جان محبت مین کسی رشک چمن کے
سونگہین کی ہلاکت آنکی بو سیری کفن کے

سن آئی خوش الحانیان کس غنچہ دہن کے
رشتی ہی جو پھولی ہوئی غنچہ چمن کے

خط نکلے پہ بوسہ رخ پرنور کا پایا
خیرات برہمن کو ملی چاند گہن کے

کافور کی بو آئی اگر عطر لگایا
پوشاک جو کی قطع تو یاد آئی کفن کے

کیا جانے کیا کیا دل عاشق سے کسی کی
ہر بار کی شوخی تری بیساختہ پن کے

انکار ہی انکار ہی اک بوسہ لب پہ
منحوس بنایا تمہین تنگی دہن کے

اوس کاکل مشکین کا جو مل جائے کوئی تار
تحصیل سمجھنا تو خطا اور ختن کے

ہمچشمی کا دعوا کہین کل اوس کی کیا تھا
سنتا ہون کہ آج آنکھین نکلواتے ہرن کے

کم باد بہاری سے نہین ناز کی رفتار
بس قدم یار سے رونق ہی چمن کے

حسرت لیے جاتی ہین ہم اور مرگ سے پہلے
ملتی ہی دوست عزیزان وطن کے

بجلی جا بہین سی گی دم بخود نا گر نہ
صبا لالی دو پہول دہر جائی گی
پہچانا نہ تم نی قبر عاشق پہ گل
وہ زلف اک دن تا کمر جائی گی
رسائی ہی اوسکی یقین ہو گیا
بلا جو ملی مجہکو ڈر جائی گی
نبائی جدائی کی تم نی جو دہ
مری ساتہ یہ چشم تر جائیگی
موئی پر بہی آنسو بہین گی یونہین

گڑ جاؤں سنگی ہین ایسی کوچی ہین کاشکی	جاگین نصیب بخت کہیلین میری لاش کی
لیجن یہاں سی وحشت دل اب کسی طرف	اہل وطن مخل ہین ہی بود و باش کے
کب جامہ زیبوں کا یہ آگی خیال تہا	انسان کرو یا تجھی او بت تراش کے
ہو کانہ بعد قتل ہی غسل و کفن نصیب	ٹکڑی اوڑ رہین کی کوچہ قاتل مین لاش کے
ناخن بدل تہی ہجر کی شب اوس پلک کی یاد	کیا کیا اوٹہائی لطف جگر کی خراش کی
لوٹی کا مفت دولت دیدار مہربان	ہتہی چڑہی جو آپ کسی بدمعاش کے
عاشق نہی تصدق خوبان کی واسطے	ہم لوگ آدمی نہین ہیتلی مین ماش کے
خضر و مسیح گور تلک ساتہ ساتہ تہی	اللہ ری مرتبی تری کشتی کی لاش کے
ہی کنجفی مین دہرکے ہر فرد بیمثال	انسان دکہائی دیتی ہین کس کس قماش کے
بدتر ہی زیست مرگ سی فرقت مین یار کی	اس زندگی سی موت ہی آجائی کاشکی
سیلاب اشک خون سی کہتا ہی چرخ یار	ٹکڑی ہی لا بہائی دل پاش پاش کے
موت ایسی سب کو چاہیی کی اوس نصیب ہو	قاتل ہی ساتہ ساتہ ہی عاشق کی لاش کے
خالی نہین تکلف دنیا سی فقر بہی	گدڑی ہین اپنی گدڑی مین دو چار تاش کے

ڈہونڈا ہی کس ریاض سی کیا بار وار **رند**
قائل ہین جستجو کی مقر ہین تلاش کے

نہ یاد دہان و کمر جائی گے	یونہین عمر اک دن گذر جائی گے
ہی لگ لک چشم تر جائی گے	یہ ندی چڑہی ہی اوتر جائیگے
زیادہ ہوا وصل سی اشتیاق	طبیعت مین سمجہا تہا بہر جائیگی
نہ دیکہی ترا دل ایسا ممکن نہین	محبت ہی کام اپنا کر جائیگے

سن او گل بہت منہ بگڑ جائیگی
پہ ہو گر ایسی عزت او تر جائیگی
نہ کر نا تو اوس سی سوال جواب
تری بات بیہودہ سر جائیگی
چہپا نا دوپٹی مین منہ چاند سا
یہ عادت بہی بار نہ فرمائی گی
بس اب آپ تشریف لیجائی گے

۱۰۷

نہ جا یا کرو بزم رندان مین شیخ	یہ مندیل اک دن او چھل جای گی
کرون کا جو شور محبت بیان	زبان موم ہوکر پگہل جای گی
رہی کا نہ یون حسن ناپایدار	کوی دن مین صورت بدل جای گی
نہ کہلای کا منہ وہ خورشید رو	یونہین دوپہر آج ڈہل جای گی
صفا ہی جو یہ سینہ صاف سے	نگاہ تصور پہسل جاے گی
وہ کافر ادا اک نہ اک دن مجھے	جہلاوی کی صوت سی چہل جای گی
نکر یار سی حسن مین گرمیان	اری او پری دیکھ جل جای گی
شب وصل تکرار لازم نہین	کہین صبح کی توپ چل جای گی
نہ چوٹی سنوارو براے خدا	مجھی نبکی اژدر نگل جای گی
طبیعت کا میری کرو تم نہ دہیان ق	کسی اور سے اب بہل جای گی
نہین رہنی کا بعد چندی یہ حال	سنبہلتی سنبہلتے سنبہل جای گی
ہمین یہ نہی تمسے چشم امید	کہ دو دن مین چتون بدل جای گی

سر اوسکی قدم پر سے سرکاو رند
کہین تیغ قاتل اوگل جای گی

رک گیا اوس پری سی جی ہی تو ہے	نہ نہی ہمسے دوستی ہی تو ہی
نشہ ہوش بیخودی ہے تو ہے	ساقیا شغل میکشی ہے تو ہے
بعد الحمد کیا نمود ہوئے	بن پڑی ہمسے عاشقی ہی تو ہے
راہ پر آپ کا ا جار کیا	ہم بہی آنکلین کے گلی ہی تو ہے
وجہ آزردگی بتاون کیا	آگیا رنج دوستی ہی تو ہے

مراد دل اوس بت سی حاصل ہوئی

طبیعت ... اک بت پہ مائل ہوئی

محبت عناصر مین شامل ہوئی

محبت بلا بنکے نازل ہوئی

کیا کہوں کسطرح گذرتی ہے	دن کو فریاد شبکو نالا ہے
بیمروت زمانہ کہتا ہے	نام کیا آپ نے نکالا ہے
اوڑکے آتی ہین قاف سی پریان	کیا موثر ہمارا نالا ہے
افعی زلف یار سے بچنا	ڈس کیا مجکو یہ وہ کالا ہے
نکلی پڑتے ہین آنکہہ سے آنسو	کسکی زنجیر کا یہ نالا ہے
مار زلفون سے پرورش کی ہی	مینی ان موذیون کو پالا ہے

کس شہ حسن پر فقیر ہوے
رند کیسا یہ مرگ چھالا ہے

اپنا محبوب اپنا دلبر ہے	خواہ جلاد یا ستمگر ہے
جیسی رنجیدہ مجہسے دلبر ہے	خاطر آزردہ دل مکدر ہے
حال درد جگر سے ابتر ہے	کچہ نہ کچہ کوفت میری دل پر ہے
اوسکی درویش باکمال ہین سب	ایک اک بو علی قلندر ہے
قد دلدار کو کہون طوبے	سرو شمشاد یا صنوبر ہے
ہوش وو دوپہر نہین آتا	بیخودی بیشتر ہی اکثر ہے
ہی قلق سا قلق مرے دل کو	دو کی مہمان جان مضطر ہے
ماتم دل مین یون گذرتے ہے	دست اور سینہ سنگ اور سر ہے
زخم ہم مین دل مین یا جگر مین داغ	شکر ہے شکر جو ہی بہتر ہے
کیا کہون ہمسی حال زخم جگر	چار دن خشک چار دن تر ہے
صاف ہے یہ کہ دل کو ہم فقیرون سی	خاکسارون سی کیون مکدر ہے

١٠٨

چمن مین بہی ہوا ہی صحرا مین ہی	کہین بہی نہ تفریح حاصل ہوئے
کلا کٹ چکا میرا جہگڑا مٹا	تسلی ترے اب تو قاتل ہوئے
قدم رنجہ اوس سیم تن نے کیا	یہ دولت نصیبون سے حاصل ہوئے
طبیعت رہی اپنی دقت پسند	وہی بات کی جو کہ مشکل ہوئے
دکہایا جو خون شہیدان نے رنگ	ہلال شفق تیغ قاتل ہوئے
کہو کچہ وہ لیجاتین اپنی طرف	ہمین بات کرنی بہی مشکل ہوئے
تری تیغ کے منہ کا بوسہ لیا	خطا مجہسی اتنے تو قاتل ہوئے
یہ ہین تینون بیماریان جان کسل	محبت ہوئی دق ہوئی سل ہوئے

یمن دیوانہ مجنون رہا اوس کا رشید
پر سرسے جو کیلے شمایل ہوئے

رکہ نظر اوسکی عطا پر تو خطا سی پہلے	خوف کو دخل نہ دی دل مین جا سی پہلے
نیست نابود ہوا ہون مین فنا سی پہلے	مرچکا ای ملک الموت قضا سی پہلے
سلسلہ تہا نہ کسی زلف رسا سی پہلے	مین تہی آگاہ نہا اس دام بلا سی پہلے
یون نہ ٹہکراتی ہتی تم گور غریبانکو کبہی	بجلی چلتی تہی مزار شہدا سی پہلے
کون کہتا تہا تری قد کو پہلا سرو دران	کسنے تشبیہ یہ دی تہی شعرا سی پہلے
اسطرح بہیل کی سوتی تہی شب وصل کبہی	تہوڑی تہوڑی ہوی جاتی تہی حیا سی پہلے
کوئی جہونکا جو کبہی باغ سی آجاتا ہی	پوچہ لیتا ہون خبر گل کی صبا سی پہلے
استخوان بعد فنا بہی مری ہونگی تلف	اوڑکے آئیگا سگ یار ہما سی پہلے
تہی نہ پامالی عشاق تہین مد نظر	راہ کب چلنی تہی اس ناز و ادا سی پہلے

عشق کامل ہنا کسی ماہ لقا سی پہلے
دیکہکر نہ ار و زبون چہوڑ دے مجکو یکبار
لطف ان ہنڈیو بکا پوچہ ہما سی پہلے
تیغہ خونکا مقدم ہی جنون میں ای نار
قصد اگر ہو تو تن سبہی فصدا سی پہلے
ہزاروں خون ہوی سیکڑون حلال ہوی
تمہاری ہاتہ جو مہندی سی لال لال ہوی
ترقیان ہوئین اونکی ہمین زوال ہوی
وہ بڑہکی بدر ہوی کہٹکی ہم ہلال ہوی

[illegible]

ہوا نہ سامنا دنیا مین کس کی آفت کا	دو روزہ زندگی مین سیکڑون ملال ہوے
خیال آتا ہی جب ہم کو بھی لگتا ہی	وبال جانکی لئی لئی بال ہوے
بڑی ہی ہتی ہین بل تیوریون مین جب تجھو	بڑا غضب ہی صاحب جو خوشجمال ہوے
قفس مین طاقت پرواز اوڑ گئی صیاد	یہ ضعف ہی کہ بھی بال و پر وبال ہوے
شب وصال کا کیا ماجرا بیان کرتے ق	نہو جو پہنچی یہ حقیقت عجیب حال ہوے
سوال کرتی تو کر بیٹھا ہو نسبی سی کا	مین زرد ہو گیا غصی سی وہ جو لال ہوے
کبھی جو بیٹھتی اوٹھتی ہم اوس گلی مین گئے	وفور ضعف سی غش آگیا نڈھال ہوے
سنین جو آپکی سرگوشیان رقیبون سے	ہزار شک ہوی کیا کیا نہ احتمال ہوے
نہو کا ہمسا زمانی مین دوسرا غم دوست	کسی کو رنج ہوا ہم شریک حال ہوے
بتاؤ کس سی حق آشنائی صرف کیا	تمہاری واسطی کس کس کی غیر حال ہوے
عجیب حال رہا عارضی مین فرقت کے	کبھی نڈھال رہی اور کبھی بحال ہوے
دیا ہی عارض جانان پہ خال نی جو حسن	تل اسطرح کی ہی پہرو نہ خال خال ہوے
وہ شوخ کرتا ہی مہندی لگا کی مشق خرام	کوی بھی پسنی پسی ہمنوا پامال ہوے
مریض آپکی فی الجملہ و بہ صحت ہین	سنا ہی اگلی بہ نسبت تو کچھ بحال ہوے
دعای مغفرت اونکی کرو اوٹھا کر ہاتہ	تمہاری ہجر مین جن لوگون کی وصال ہوے
سوای رنج و غم و درد کچھ نہ پہل پایا	لگا کی آپ سی دلکو بہت نہال ہوے

لگا یا کرتی ہین مجذوب کی طرح سے بڑ
سنا ہی رند بہی درویش باکمال ہوے

زیست کی دن انہی یو ہی کر چلے — ٹکٹکی تکتی راہ تیر سے چلے

110

[illegible]

پڑہ کی قرآن جو مری روح کو بخشی تو ثواب
چین آجای مجھی گور مین راحت ہوجای

یکقلم درج ہین حسن نمکین کی اوصاف
میرا دیوان نمکیون کان ملاحت ہوجای

اپنی بیمار کی گہر چلئی کسی حیلے سی
تم یہ چہدا نہ ہی اوسکی عیادت ہوجای

دم نکلجای جو فرقت مین تو بہتر ہی دلا
بات رہجای تری رفع ندامت ہوجای

نام لی بیٹہون محبت کا جو اوسکی آگی
ظلم ہوجای مری جان پر آفت ہوجای

سرو قد کر نہین اوٹہتی تو ید لئی زانو
میر کی تعظیم علی قدر لیاقت ہوجای

تہا زلیخا کو دیا مژدۂ وصل یوسف
مجکو بہی عالم رویا مین بشارت ہوجای

اپنی یوسف کی جدائی مین تعجب کیا ہی
مثل یعقوب اگر ضعف بصارت ہوجای

کیا عجب شعبدہ چشم فسون گر سی اگر
سحر کو رتبۂ اعجاز و کرامت ہوجای

سنکی آواز مری رونیکی جہنجلا کے کہا
یا الہی اسی موت آئی یہ غارت ہوجای

اب کبہی ہو کا نہ حاضر در دولت یہ فقیر
گالی یا بوسہ جو دینا ہو عنایت ہوجای

ہاتہ اوس فتنۂ دوران سی لو چہانی کا نہیں
حشر برپا ہو ابہی مین کہو قیامت ہوجای

آدمی کیا تپ فرقت وہ بلا ہی ای رند
دیو بہی ہو تو اوسی ضعف نقاہت ہوجای

حیران سی ہین آئینی مین رخسار کو تکتی
عاشق کیطرح آپ ہین دیدار کو تکتی

دل جوئی ملازم کی ہی سرکار کو منظور
کس ہیٹہی نظر سی ہین نمکخوار کو تکتی

کیا جہوم کی ابر آیا ہی قبلی کی طرف سی
میخوار ہین سب خانۂ خمار کو تکتی

گلگشت چمن تجکو مبارک رہی بلبل
ہم چاک قفس ہی سی ہین گلزار کو تکتی

اب یہ نسبت سی عاشق کی جو یاس سحر ہی پرہیز
کس یاس سی ہین صورت بیمار کو تکتی

[illegible]

111

مشتاق شہادت کی ہی تلوار کو تکتی
ہر نخل ہی قدرت کی دور نگی کا نمونہ
گل کو کبہی تکتی ہین کبہی خار کو تکتی
جب جوش مین آتا ہے ترا قلزم رحمت
حسرت سی فرشتے ہین گنہگار کو تکتی
دنیا کا عجب حال ہی ای رند تو پوچہو
احباب ہین احباب کے دستار کو تکتی

[illegible]

نظر لطف سے دیکھا اوسی کچھ تسکین ہو	آنکھ بیمار سے کیون اپنی مسیحا بدلے

سر محفل جو اشارہ کیا بوسی کا **رند**
چتون اوس ترک ستمکار نی کیا کیا بدلے

رشک الفت کم نہین کچھ کاٹ سی شمشیر کے	کٹ گیا پروانہ شبکو نام سی گلگیر کے
رشک آتا ہی مجھی طالع پہ اوس نخچیر کے	بچ گیا تو دہ رہ گیا آگی جو تیری تیر کے
عفو کردیگا وہ کو لائق ہون مین تعزیر کی	آگی عرض کی کیا رب مری تقصیر کے
تلخکامی کی مری ہی ابتدا ازل سی آشنا	عہد طفلی مین پیا ہی ہر بدلی شیر کے
کون سی مجنونکو کاڑا ہی سلسل ای جنون	سنتی ہین ہر زمین نالی صدا زنجیر کے
کان تک جھنکار پہونچی جسکی دیوانہ ہوا	کیا جنون انگیز نالی ہین مری زنجیر کے
دل جگر دونو ہدف کرتی ہین پھر امتحان	دیکھتی ہین ایکدن ہم بھی تمہاری تیر کے
ناوک مژگان پہ تیری جان قربان کیجیی	لاکھ ہی مدت سی دلکو دوستی ہین تیر کے
عشق ابرو و مژہ مین جان بلب ہین سیکڑون	تیر کی زخمی ہین کچھ گھایل ہین کچھ شمشیر کے
شمع روشن ہوگی گندرا ہجر کا روز سیاہ	وصل کی شب آئی جاگی بخت اب گلگیر کے
ہوگئی ایسی حنا مردونکی دست زور شل	خرس و بہ بازیان کرتی ہین آگی شیر کے
خود بخود نامہ لپٹ جائیگا کھل کر قاصدا	لی پڑھی سمجھی کا وہ مطلب مری تحریر کے
آب باقی ہوا گر قاتل تو کردی حلق تر	لی رہی ہین ہچکیان بسمل تری شمشیر کے
چل مثال تیغ وصف ابروے خمدار مین	آج دکھلا دی زبان جوہر مری تقریر کے
قید مین بھی ہین جنون وہی نظارہ بازیان	عالم چشم پری حلقو نہ ہی زنجیر کے
ہی بعینہ ابرو قاتل علی کی ذو الفقار	بوجھتی روح الامین سی کاٹ اس شمشیر کے

بوی یوسف کی سو مصر سی کیا لائی نسیم
اور یعقوب کی قابل کوی سوغات نتھی

فخر کرتا تھا عبث کوہ کنی پر فرہاد
معجزہ عشق کا تھا اوسکی کرامات نتھی

یہ بھی احسان تیرا جو دیا دوزخ بھی
میری اعمال کی تو یہ بھی مکافات نتھی

عمر بھر بی می معشوق کی روتی گذری
ہنسکی گنجاتی سو ایسی کوی برسات نتھی

نقش سی صورت تصویر یہ تھا بیخود مست
تھا مرقع کا ورق بزم خرابات نتھی

وصل کی شب بھی ہی وصل کی حسرت دلکو
تب وہ بیدار ہوی نیند سی جب رات نتھی

ایک کلمی میں کیا تو نی دو عالم کو مطیع
اسم اعظم تھا مریجان تیری بات نتھی

چشم بد دور نظر بھر کی نہ میں دیکھ سکا
نور کی جنبر تھی ای شوخ تیری گات نتھی

ہاتھ پہونچا ہی مساطت سی حنا کی ورنہ
پاؤنکو ہاتھ لگا نیکی کوی گھات نتھی

کیا سبب آپکی تشریف نہ لائی کلہو
راستی بند نہ تھی شہر کی برسات نتھی

کیا تعجب ہی جو دو جام دئی سب سی مجھی
کب مریجان آج ساقی کی عنایات نتھی

چار دن زیست کی جو چاہی سو کہوالی رشد
پیش ازین خاک کی پتلی کی کوی فراست نتھی

۱۱۳

پریکا منہ ہی تیرا حور کا سا جسم پایا ہی
خدا نی ہاتھ سی اپنی تجھی او بت بنایا ہی

شب مہتاب میں وہ مہر وش جب یاد آیا ہی
تو مجکو صبح تک اختر شماری نی جگایا ہی

کیا ہی خواب سی بیدار اکثر اون سی سو کو
مگر رفتۂ خوابیدہ کو میں نی جگایا ہی

مجال غیر کیا ہی وہ بگاڑی کا تو بگڑونگا
مجھی جس نی کہ مشت خاک سی انسان بنایا ہی

کبھی جو جور دوشس دلدار کی جی سی گذرا ہون
بہار باغ جنت کا مزا دلنی اوٹھایا ہی

جلائی ہین نحوست نی ہماری سیکڑون گلشن
وہاں بجلی گری ہی آشیان جسجا بنایا ہی

یاد رکہتی اسکو مشغول دیکہتی کا صبح و شام	کیا کری کی جامہ زیبی بیسزائی آیکی
کفر اور اسلام مین باقی نہین اب امتیاز	کلمہ کوہی ای بتو ساری خدائی آیکی
پاس خاطر ہی خدا کو بہی تمہارا ای بتو	کبہی خون مسلمان اب بن آئی آیکی
بی تکلف ہو جنہی بد منہ دکہلا سئے	نقد جان حاضر ہی یان بہی نمائی آیکی
شکر ہی تمکو شہ خوبان کیا اللہ نے	جس ہی سنتا ہون وہ دیتا ہی دہائی آیکی
کون پہانسی دی کلی کو کون کاٹی دیکہتی	آج کل کرتی ہی کیا بی اعتنائی آپکے
دیکہکر وہی منو رشک آتی حور کو	ہاتہ ملواتی فرشتون کی کلائی آیکی

ترک الفت رندؔ سی اب بیجہت بہتر نہین
شہرۂ آفاق ہو گی بیوفائی آپ سے

۱۱۴

چمن مین آمد آمد ہی خزان سے	عبث بلبل نی طرح آشیان کی
خوش آتی ہی او نہین اب وضع باسکے	کمر پر رہتی ہے کاکل میان سے
کر کی دیکہتی کس کس کو سید ہا	یہ ٹیڑہی وضع تیری بانکی باسکے
بڑی منحوس ساعت مین پہنسی ہے	کہ پہر دیکہی نہ صورت آشیان کی
تن خاکی سی نکلی ہے کہین روح	پہونچ جاتی یہ ستے ہو جہان سے
عدم کا قافلہ کیا جلد گذرا	نہ دیکہی گرد تک اس کاروان کی
اکیلی جاتی ہین رہ عدم سے	نہین اس رہ مین حاجت کاروانکی
پہنسا کس پیچ مین او عشق پیچے	عبث تقلید کے زلف بتان سے
وہی آزار ہی پہر جسم مرض سے	کئی بار ای مسیحا کو جہانسکے
آتہی جلد لی چل اس مکان سے	جہٹی ہی سیر مجہی لامکان کے

مثل گندم ہوئی ہی سینہ چاک — جیسی محرم کسی کی دہانے سے ہے
نخل ماتم پہ آشیان سے مرا — زمزمہ میرا نوحہ خوانے سے ہے

لکھو کی جو حال دل ای رند
گھٹ کے مرجاو کی جو انی ہی

115

فصل گل آئی جنون سلسلہ جنبان ہوئے — یارب آباد کہین خانۂ زندان ہوئے
گاہ بیگاہ ادہر بہی سرخ مژگان ہوئے — اسطرف بہی کرم خنجر بران ہوئے
رشک فردوس مکان ہی ترا او غیرت حور — یان کی دربانی کو زیبا ہی جو رضوان ہوئے
طبع قاتل کیطرح موت بہی ہی مجہسی خلاف — کیون نہ بر گشتہ دم خنجر بران ہوئے
بہر تزئین اگر اوس کو ہوا افشانی کی تلاش — لگی سورج کی کرن صورت افشان ہوئے
قد کشی جب تجہی زیبندہ ہی او سرو چمن — یار کیطرح اگر تو بہی خرامان ہوئے
خط آزادی اسیران محبت کو ملی — خط کہین یار کی عارض پہ نمایان ہوئے
کہولی اوراق کو غنچون کی جو اآئی بہار — باغ مین بلبلونکو درس گلستان ہوئے
کوتہی کا نہین ہنگام یہ ای دست جنون — چاک جو جیب کا ہوتا سر دامان ہوئے
دیدۂ و دل نی کیا عشق پریشان یا فاش — راز کسطرح تنگ ظرفون سی پنہان ہوئے
زلف سرکی وہ رخ اپنی نظر اکو دکہلای — یا الٰہی سحر شام غریبان ہوئے
ہنس کی تلوار لگاتی ہی مجہی قاتل نے — دہن زخم مرا چاہتے خندان ہوئے
شوق نظارہ رہی چاہتی مرتی دم تک — جان لب پر ہو مگر رخ سوی جانان ہوئے
جانتی ہین جو یہ ستم ہی ہوا کار ثواب — ہاتہ سی انکی اگر خون مسلمان ہوئے
سرمگین چشم کا شہرا جو ہا یون چند — چاہتی سارا جہان شہر خموشان ہوئے

[illegible]

منہ چھپایا ہے اوسنی زلفون مین
وہ تو غصہ جاپہ آشکارا ہے
سینہ مین مرا ستارا ہے
سرخرو کیون نہون شہیدون مین
سبزہ رنگون سے نے مجکو مارا ہے
باغ چھوڑا ہے مین سے صحرا مین
وان ہی گلچین کا کیا اجارا ہے
نالے کرتے نہین اثر اوبت
دل سے تو اک سنگ خارا ہے
جان دیتے ہین تیغ ابرو پر

ہم نہ بلبلین تو دید کا ہے قصور
عشق ہونی مین کیا اجارا ہے
حسن ہی شہ شاہ ہوکہ فقیر
بجھ صدقے ٹکڑا اوتارا ہے
ہے جو یہ مرتبہ ہما کے کرے
مدد غیر ناگوارا ہے
فضل اللہ بس ہے مشکل مین

مجکو درکار نہین چادر گل گور پہ **رند**	
داغ حسرت ہی مری کہین کی گل پوشی مجھی	
آج گلشن مین کون آتا ہے	گل جو پھولا نہین سماتا ہے
دیکھون طالع سے کے اب رسائی کو	مری بگڑی کو کیا بناتا ہے
دل دیا ابتو ایک کافر کو	دیکھئے کیا خدا دکھاتا ہے
عمل خیر کرلے کچھ غافل	وقت فرصت وگرنہ جاتا ہے
روکی کرتا ہون عرض حال اگر	تو ہنسی مین سب مجھے اوڑاتا ہے
بھولا بھٹکا سا آپ پھرتا ہے	خضر رستا کسے بتاتا ہے
شوق نظارۂ جمال سے مجھے	کو بکو دربدر پھراتا ہے
شاہ راہ عدم کا حال نپوچھ	ایک آتا ہی ایک جاتا ہے
نہ ملی کا زیادہ قسمت سے	رنج بیہودہ کیون اوٹھاتا ہے
عشق مین رکھ نہ زندگی کی امید	یہ مرض گور سے جھنکاتا ہے
تم بھی سوی عدم چلو اے **رند**	
قافلا روزیان سے جاتا ہے	
اوسنی صید حرم کو مارا ہے	آہوی دشت وان پکارا ہے
ماہ رو بام پر سدہارا ہے	اوج پر اب مرا ستارا ہے
رہتی ہے شکل یار کے دل مین	پری کو شیشی مین اوتارا ہے
آدمی میری نہ چڑہے کا کیا	بلہا دیو کو اوتارا ہے
رات کو دفن کیجیو لاشا	زلف شبکون نی مجکو مارا ہے

۱۱۶

رند

[illegible]
عاشق باوفا تمہارا ہے
[illegible]
[illegible]

ہنسی تہی کبہی کہ کی منہ اوسکی منہ پر	سو منہ ڈہانک کر آج رونا پڑا ہے
مری گہر مین آ نیکی اوسکی خوشی ہی	گہرون مین قیبون کی رونا پڑا ہے
مرے ساتہ سوتا نہین یار آ کر	اسی بات کا ہای رونا پڑا ہے
پلنگ ایک جانب کو اوندہا ہوا ہے	کسے ہمت اوٹہا بچہونا پڑا ہے
مسہری پہ ہوتا ہی تابوت کا شک	یہ مرنا پٹا ہے کہ سونا پڑا ہے

ق

کرو چل کی آباد اب گور ای **رند**
بہت دن سے سونا وہ کونا پڑا ہی

ازاد ہون اگاہ ہین سبکے ہی لقب سی	کچہ کام نہین مجکو حسب سی نہ نسب سی
ہی کون بچائی جو تری قہر سے یا رب	تجسی ہی امان مانگتا ہون تیری غضب سے
شانون سی ہون نیچی کہین وہ کاکل مشکین	دل منتظر آفات سماوی کا ہی کب سی
جانبازی نکی معرکۂ عشق مین کس روز	میدان مین رہا چار قدم آگی ہی سب سے
امید ہی بخشش کی تو ہی ذات سی تیری	اور خوف ہی ہی دلمین تو تیری ہی غضب سی
جز شکر کی شکوہ نہ کبہی آئے زبان پر	انسان ہی باہر نہو تو مرضی رب سے
غنچہ دہنو ہم تمہین کیا یاد کرین گے	دو بوسو نکی شرمندہ نہین ایک کے لب سی
دم بہر نہ ہی چین سی افسوس ہی ای چرخ	ایذا ہی اوٹہاتی رہی پیدا ہوی جب سے
دکہلا ہی کا دن وصل کا ہی جذب محبت	اسے بچالی جو مجہی ہجر کی شب سے
آدم کو سبہی اللہ نے پیدا نہ کیا تہا	دیوانہ ہون اوس شک پریزاد کا تب سے
بڑہ وچنا قد یار سی زیبا نہین تجکو	باہر نہوا و سرو چمن حد ادب سے
مطلب نہین کچہ اہل دل سی مجہی ای **رند**	سائل ہی یہ درویش شہنشاہ عرب سے

۱۱۷

راہ طلب مین اوسکی نہ خستہ جان تھکے
سر سے چلی ہین پانو جسین جہان تھکے

پہونچی وہ آنکھ جو کری تجہ پر نگاہ بد
او بت برا کہی جو تجھے وہ زبان تھکے

مجنون سے اب چلا نہین جاتا خدا کری
ناقی کا پاؤن ہانہ ترا ساربان تھکے

تو ایک کی بہی ہی یوسف نہ آیا ہاتھ
کیا کیا تلاش مین تری کاروان تھکے

درویش ہین مقام ہمارا ہی ہر جگہ
سمجھے ہوسی مکان کو تکیہ جہان تھکے

گر نا نہ تھا بہار مین او برق ہو فنا
ہم جمع کر کی خار و خس آشیان تھکے

دو چار گام یار سی بھی لغزش ای دوست
تو مین یہ پاؤن دیکھو تو آکر کہان تھکے

وہ دشت گرد ہون مین کہ ہمراہ میر رند
اہل زمین چل نہ سکی آسمان تھکے

کیا ہوا یار جو آنکھوں سے نہان رہتا ہی
ذکر خیر آٹھ پہر ورد زبان رہتا ہی

حسن اور عشق مین آخر یہ ہوئی یکرنگی
مجکو غش رہتا ہی اونکو خفقان رہتا ہی

اثر عشق یہی تہی کہ محبت پر ہے
زخم بہر آتا ہی پر اوسکا نشان رہتا ہی

قول ہی پیر مغان کا ہمی سب یاد کہ مین
تا ابد نام جوانمرد جوان رہتا ہے

زیست کرتی ہین بسر خوف و رجا مین اپنے
ہر گہڑی وسوسۂ سود و زیان رہتا ہے

روی انور پہ عبث ڈالتی ہین آپ نقاب
کوی خورشید چہپائی سی نہان رہتا ہی

سبکو وہ طفل حسین صورت یوسف تہی عزیز
اوسکا مشتاق ہر اک پیر و جوان رہتا ہی

رستم زال کی احوال سے ثابت ہی ثبوت
نام ہی مرد کا دنیا مین نشان رہتا ہی

اک پریزاد کی دیوانی ہین ہم مدت سے
عقل کہتی ہین کسی ہوش کہان رہتا ہی

رند وارستہ کو کیا قید تعلق سی خطر
سرو آزاد کو کب خوف خزان رہتا ہی

اوسکی گشتی ہین زندۂ جاوید
ایک بت نے دیا نہ ہمکو جواب
خاکسارون کی ہے یہی معراج
کئی دن سی ہی گہات مین صیاد
اس مرقع کے دیکہ تصویر ہین
منزل عشق کے ہی رہ ہموار
حسن کہلا رہا ہے قدرت حق
جان ہے دیکر ملے تو مفت سمجہ
زلف اوسکی سیاہ ناگن ہے
کہیلین کے انکہین نشہ اوترے سی

نیستی اونکی عین ہستی ہے
بیزبانون کے ہند بستی ہے
سربلندی ہمارے پستی ہے
عندلیب آج گل مین پہنستی ہے
کوئی سوتی ہی کوئی ہنستی ہے
نہ بلندی ہے یہان نہ پستی ہے
بت کو ہی ذوق خود پرستی ہے
ہر طرح جنس حسن سستی ہے
مار رکہتی ہے جسکو ڈستی ہے
حسن تک اوپری یہ مستی ہے

ایسی جینی پہ رند خاک پڑی
موت اس زندگی پہ ہنستی ہی

آستانِ یار تک اپنی رسائی کیجیے
مثل آئینہ مصاحبت جتنی اوس جو کے
میری نظرون مین ہین ابتک آپ وہی ناز نین
پاون پہیلا کر شبِ وصل صنم مین سوئیے
نالہ و فریاد سی انکی تنگ آئی ہین لوگ
زنگ دل مٹتا نہین ہر دم کہ وقت ہی یاد
خون بہ جاتا ہین لہو تہوکی کو سمجہا جسکو گیا

جبین ہی دربان سی اوسکی آشنائی کیجیے
شانہ سان کیسوی پیچان تک رسائی کیجیے
پہیری رستم کا پنجہ یا کلائی کیجیے
بالشِ سر دست جانانکی کلائی کیجیے
ذبح ہون یا اب اسیرونکی رہائی کیجیے
تا کجا آئینہ رویون سی صفائی کیجیے
آپ مہندی ہی لگی دست حنائی کیجیے

١١٩

پرتو ہی آفتاب کا مہ مین جو نور سے
اک اک صنم کا عرش کی اوپر دماغ ہی
اسد ان بتون کو ہی کتنا غرور سے
جوشن سی عارضی نہین کچہ اسکا اعتبار
دو دن کی حسن پر عبث اتنا غرور ہی
فرقت کی رات ہی مجھی روز وصال ہی
نزدیک دل کی یار جو آنکہون سی دور سے
مدت کی بعد اوس ہی ہین پردی مجلس کی

سور وکس تلک کی غذا شہد و قند ہی	خوان کرم سی تیری ہر اک بہرہ مند ہی
نکلی ہی جان ٹوٹ چکی قصر تن کہین	کبسی پر ہی طلسم عناصر مین بند ہے
اوسکی ساسی عرش تلک اسکی مصر تک	یوسف سی میری یار کا رتبہ بلند ہے
اندیشہ کرنہ دل مین نشیب و فراز کا	ہموار راہ عشق مین پست و بلند ہے
ہر عیب سی اگرچہ مبرا ہی اوسکی ذات	اتنا کہون کا یار مرا خود پسند ہے
شاعر کی بعد کرتی ہین اوسکی سخن کی قدر	خلق جہانکو دیکہا تو مردہ پسند ہے
پیر و جوان فریفتہ اوس طفل کی ہوی	حسن و جمال یار بہی عالم پسند ہے
ہی سیر باغ خلد تصور جمال کا	انکہین جہان کہلین در فردوس بند ہے
رخسار آتشین پہ ہی خال سیہ منور	جلتا نہین جو اگ مین یہ وہ سپند ہے
شیرین لبون کی ہاتہ سی کہائی ہین نیشکر زخم	مجروح نیشکر کے طرح بند بند ہے
شاعر ہی کہین کی تری زلف و چشم کو	یہ آہو سیہ ہی وہ مشکین کمند ہے

کیا کام نیک و بد سی مجہی درد مند ہون
کچہ کارگر یہان نہ نصیحت نہ پند ہے

کسدن زبان ات کو صرف دعا نتہی	یارب تری جناب مین کب التجا نتہی
مرتی تہی یون نہ تشنۂ دیدار آن کر	قاتل گلی تہی آگی تری کربلا نتہی
نالون سی عندلیب کی کیا آگ لگ گئی	لو سی زیادہ گرم چمن کی ہوا نتہی
کس شب ہمین تصور زلف سیہ نتہا	کسدن ہماری جان پہ نازل بلا نتہی
کعبی کو جاتا کس لئی ہندوستان سی شیخ	کس بت مین شہر ہند کی شان خدا نتہی

رخصت حسن ہے بہی یار کا بدلا نہ مزاج
ناز و انداز وہی ہی وہی دلداری ہے

نشہ مین قتل جو کرتا ہی کنہ کارون کو
یہ بہی اوس قاتل بدمست کی ہشیاری ہے

بوالہوس سامنا کس منہ سی کریگا میرا
ایسی ویسی پہ تو مردا ہی اہباری ہے

واہ ری بازوے سفاک کہ ہی شش تیغ
ایک جرکا نہین جو زخم لگا کاری ہے

اسقدر زار کیا ہی تپ غم نی ای رند
جان ہی جو تن لاغر پہ مری بہاری ہے

نسبت ید بیضا کو نہین دزد حنا سی
بہتر ہی چہری یار کی موسی کی عصا سے

ٹپکی کا لہو ایک برس رنگ حنا سی
سچ کہتی ہین کیاریان خون شہدا سے

اعجاز مسیحا کا ہی وابستہ رفتار
جی اوٹھتی ہین مردی تری کہنکہرو کی صدا سے

قمری بہی فراموش کری نغمہ و یاہو
گلشن مین ہم آزاد اگر کہینچین اوداسی

دریوزہ دیدار حسینون سی کیا کر
بیکار بنائی نہین آنکھونکی یہ کاسے

ہین بیخبر ارباب جہان موت سی گویا
بیٹھی ہین الگ رہگذر سیل فنا سے

تکلیف کفن دو نکنا نہ مین اہل وطن کو
ہوئیگا مرا سامنا جنگل مین قضا سے

بیماری فرقت سی گذر جاتی ہین یہ لوگ
عاشق کوئی مرتا ہی بہی اپنی قضا سے

ڈرتی نہین موذی سی جو ہین آپ سی باہر
کہتکا نہین دیوانون کو خار کف پا سے

عاشق ترا دنیا سی گیا تشنہ دیدار
لب تر نہ سکندر کی ہوی آب بقا سے

جاتی ہین ترا باغ مبارک ہے تجہے بلبل
سیر ہو نی لگا اپنا تو گلشن کی ہوا سے

دوڑا تو غزالون نی مری گرد نمائی
وحشت مین رہا چار قدم آگی صبا سے

نسل سو گئی ہاتہ اپنی زبان گہس گئی لیکن
ہرگز نہوا ربط اجابت کو دعا سے

۱۲۱

١٢٢

لباس شال و زربفت اہل دولت کو مبارک ہو
غریبوں کی ہی گنجائش سفری ایک چادر سے

تو اک دن آکی لیٹا تھا کہیں اے گلبدن کہہ دم
چلی آتی ہی بو ہو لونکی اشک میری بستر سے

صفت سلک دندان جاناں کی میں لکھونگا
لکھو خامے ہی نکلی جلد کرلی آب گوہر سے

سحر تک میکدے میں ہچکیاں لیکی وہاں ہوں
صراحی ہاتھ کالا یاد آگیا تیرا جو ساغر سے

خیال گوہر مقصود میں جب ونی لگتا ہوں
گذر جاتی ہی اگر موج اشک اکثر مری سر سے

بیاں وصل شیریں لیکی آیا ہی تو ادثاہد
یقیں ہی آج خسرو منہ ترا بہر دیکھا شکر سے

جو ہوای رند وہ رشک چمن آیا ہی تی آکی
توڑ ہاتھوں مرقد بلبل کو میں پہولوں کی چادر سے

جلوہ تیرا ای صنم ہر سو نظر آیا مجھے
جس طرف کو میں دیکھا تو نظر آیا مجھی

غور سے جس شے کو دیکھا تو نظر آیا مجھے
تو ہر اک گل میں ہنک بو نظر آیا مجھے

فکر مضمون کمر میں کر رہیں لیٹا رہا
اسیے ہی تازہ نہ اک پہلو نظر آیا مجھی

یاد میں سلک دندان کی جب ونی لگا
گوہر غلطاں ہر اک آنسو نظر آیا مجھی

بیشتر مضمون میان یار کی بندہی رہے
سو طرح باندھا جو اک پہلو نظر آیا مجھی

شانی سے ناخن تک نور کی شی ہی فقط
نہ کلائی سو جہی بازو نظر آیا مجھے

وصل کی شب کردیا حیران رخ حسن نے
صاف آئینہ ہی وہ پہلو نظر آیا مجھے

کونسا آئینہ رو منہ دیکھتا ہی آن کر
چشم حیراں ہر حباب جو نظر آیا مجھے

اوسکو کہیں ساتا کرونگا اوسکی کالی کہاتوں کا
خوب چھیڑونگا جو وہ بدخو نظر آیا مجھی

یہ وہ آنکھیں ہیں جو ہیں نا آشنای غیر
آنکھ کہولی جیسی ہی تو نظر آیا مجھے

کی بسر کس لطف سے فصل زمستان ایک سال
گرمیاں کہیں جب وہ آتشخو نظر آیا مجھی

جلتا ہو جسکو سانہ ہماری چلا چلی		جاتی ہین اب وہان کہ جہان سنگ آہن کی
دکہلا و تکا تماشا اگر دست و پا چلی		تڑپ ہو تنکا خون مین کا ٹو نکا اپنی گلی کو یار
تم آک لینی آئی تہی کیا آئی کیا چلی		ان مہندی کر میون سی مین جلتا ہون آپ سی
عاشق تری فقیر ترے بینوا چلی	ق	آباد رکہی حق تجہی ای بادشاہ حسن
در سی تری چلی چلی او بیوفا چلی		ہر وقت جاؤ جاؤ کہان تک سنی کوی

موہہ گئے سفید سیہ کاریون مین رند
کس کام کو تم آئی تہی اور کر کی کیا چلے

کون زندہ ہی تواب کس پہ کمر کستا ہی	کشتۂ تیغ تغافل ہی جو دل خستا ہی
یا یہ مصرع کسی استاد کا برجستا ہی	اسکو گلدستہ کہون یا قد موزون تیرا
او جڑی جاتی ہی یہ بستی وہ ذکر بستا ہی	ہی جو منظور اوڑہ ہر سو اب اوسکی زینا
زر خالص کو کسوٹی پہ کوی کستا ہی	امتحان عاشق جانباز کا کچہ خوب نہین
یاد گیسو مین جو کالا ہی کہی ڈستا ہی	نشہ افیونکا سا ہو جاتا ہی ہون بیخود
مجکو جاتا ہی اسی راہ یہ وہ رستا ہی	جادۂ راہ عدم ہی تری تلوار کے دہار
نو جوانی پہ مری پیر فلک ہستا ہی	خواب غفلت مین گذرتا ہی مرا عہد شباب
ہی کمر ہی کہین قاتل جسی تو کستا ہی	پیچ پر پیچ لگاتا ہی دو پٹی کے عبث
مال مفلس کا ہی لے لو تو بہت ستا ہی	دلکو مین اک نظر لطف پہ دیتی اوںکا
شور محشر تری رفتار سی البتا ہی	مر دی جی او ہٹتی ہین یا زیب کے جہنکار کی سات

سنکے اشعار مری بو لا وہ ہو کر انجان
کیا کوی رند ہی یہان شاعر دلخستہ ہی

١٢٣

ہم اور وہ آپ کرتے ہین باہم کام ساقی کا
ہم اوسکو مے پلاتے ہین وہ ہمکو مے پلاتا ہی

کہ ہر لیجا سکا کس شست کی کانٹو کو روندی کا
الٰہی خیر کرنا پھر مرا تلوا کھجاتا ہے

گئی تاب و توان اب شور ناتوانی سے
زبان تک آہ آتی ہی تو نالہ لب تک آتا ہے

ستم کرتا ہی چرخ سفلہ پرور اہل غیرت پر
جو کانون سے سنتی ہین وہ آنکھون سی دکھاتا ہی

اکیلا کیا بنا ہون مین محبت اپنی جانب سی
مثل ہی کوئی بھی اک ہاتھ سی تالی بجاتا ہی

عداوت سی نہین کم دوستی ابنای عالم کے
جو میری سر کو سہلاتا ہی بھیجا کھای جاتا ہی

ہوی جاتی ہین بیہای جراحت بندیان تانکے
تو قاتل تیغ کو کس آب شیرین مین بجھاتا ہی

عدم آباد سی تا ناگاہی ملک ہستی تک
ادھر سی کوئی آتا ہی ادھر سی کوئی جاتا ہے

نہوا آغاز پر نازان مآل کار کو دیکھے
یہ پتلا خاک کا کیون آسمان پر سر اوٹھاتا ہے

فلک رفعت تھی جنکی آستان ہیتی ہین گلیون مین
یہ چرخ بیمروت در بدر کنکو پھراتا ہے

نظر کرتا ہون گاہی بام پر گہ در کو تکتا ہون
وہ رشک مہ زمین و آسمان مجکو دکھاتا ہے

اوٹھا لونگا اسی اک سوز سے ہر طپش مین اگر
سمجھکر ناتوان مجکو فلک کیون دم دباتا ہی

ترا عاشق ہون چشم قابل نظارہ کیا تا ہون
مین دیکھونگا کبھی تو لن ترانی کیا سناتا ہے

حباب بحر بنجاتا ہی ہر اک عطر کی شیشی
وہ میرا گلبدن دریا مین جاکر جب نہاتا ہی

یگانی زندگی تک ہین عزیز و اقربای **رند**
لحد مین سوی جب جاکر نہ رشتا ہی نہ ناتا ہے

دگر گون رنگ گلہای چمن ہے روئے گلگون سے
کٹی جاتی ہین سرو بوستانی قد موزون سے

عجب کیا آئی جو شیرین کی بو فرہاد کی خون سے
انا لیلی کی آواز آرہی ہے کوہ مجنون سے

زیادہ ہون مین دیوانہ جنون مین قیس مفتون سے
مری زنجیر بھی بھاری ہی زنجیر مجنون سے

١٢٤

[illegible]

اوپری ہے تیری یوانی سی عالم کو گریز
بہاگتی پہرتی ہین پرچھائین سی تیری کی

جاگتی جاگتی اور کروٹین لیتی لیتے
کٹ گئی ساری مصیبت شب تنہائی کی

آج دیکہا ہی مشتاق تہا یہ مدت سی
دہوم سنتا تہا تری خوبی و رعنائی کی

عاشق زار زمانی مین نہ نکلی کاکوئے
دوسرا مجہا قسم ہی تری یکتائی کے

پہر ملاقات کا بہی کچہ نہ تو ٹہری کا طریق
راہ تو نکلی کہین اوسی شناسائی کے

جلوۂ یار ہر اک شی مین نظر آتا ہے
تو نہ دیکہی تو یہ تقصیر ہی بینائی کے

عشق پوشیدہ جو تہا فاش کیا ہر اک پر
دل ہی نہا بتہ پ نی تری رسوائی کے

تو نہ موسی کیطرح ہو جیو مشتاق جمال
بند ہو جاتی ہی آنکہ وسکی تماشائی کے

مرچکا تہا تب فرقت سی جلایا آکر
سچ تو یہ ہی مری یوسف نی مسیحائی کے

گور پر کون تہا پانی کا چہڑکنے والا
ابر رحمت نی مری خاک پہ سقائی کے

جب مین سوتا ہون تو سہلاتی ہین تلوی کی
خدمتین کرتی ہین پریان ترے سودائی کے

دن تمام مرکی کٹتا ہجر مین اوسکے ای رشد
جہیلنی ہے ایسی آفت شب تنہائی کے

تاب ہر اک آنکہ کب لاتی ہی تیری نور کے
دیدۂ موسی ہو تو دیکہی تجلی طور کے

اوپری تجکو خدا نی دی ہی صورت نور کے
تیری ایڑی پر کرون صدقی میں چوٹی حور کی

بار عصیان سی خمیدہ ہو گیا ہی قد راست
بوجہ او ٹہانی سی کمر جہک جاتی ہی مزدور کی

کسقدر تجکو حسین پیدا کیا اللہ نے
اوپری تجپر نہ کیون گر رال ٹپکی حور کی

مہ چہٹی کی تجہی کیونکر ملی کا ہی امیر
مجکو گہٹی مین پلائی ہی شراب انگور کے

خط کی آتی ہی دیا عاشق کو بوسہ یار نی
شام کا وقت آیا اجرت ملگئی مزدور کے

[illegible]

۱۲۶

عارض سادہ ہوئی خط آتی ہی باغ وبہار — دو عذار اوسکی ہین دو قطعی خط گلزار کے

دیر سی جاتی ہین کبھی کبھی سی آتی ہین دیر — خاک اوڑاتی پہرتی ہین جو یا مکان یار کے

کوچہ دلبر مین ہی اوسکو بھی آسیب کا — بجلی چلتی ہی پری ہی تیسی دیوار کے

کس لئے کرتا ہی بیہودا ای مسیح — موت کی پہچن نظر آتی ہین اس بیمار کے

بدمزاجی بی سبب کیون او تہا مین وصیا — جا ہی ووالی ہین کچھ نوکر نہین کار کے

درغضب سے ہی جو آمرزش کا ہی امیدوار — نام ہین قہار اور جبار ہی غفار کے

جوش وحشت مین کبھی کرتا ہون صحرا کا جو قصد — انکہین دکہلاتی ہین پیزن یار کی دیوار کے

کیا بہار سیر چمن کو جاتی وہ نازک مزاج — دردسر ہوتا ہو جسکو عطر سی گلزار کے

گردن شارع پہ خون ناحق منصور ہے — حق کہو نکا کو مجھی ہمراہین قابن دار کے

بوی عطر آئی باغ جان معطر ہو گیا — زلفین ہیرے کیا کہلین جھی کہلی عطار کے

ناتوانی نی لگائی ہین تن لاغر کو پر — سانس کی ہمراہ ہلی پا ہین دیوار کے

بیستون پر جلکی اب ہا دسی کہتی ہین رند
منڈ چڑاین کر کی گیا مالک ہوی کہسار کے

ہونہ مایوس باضت کا صلا ملتا ہے — بندگی کرنی سی کہتی ہین خدا ملتا ہی

راہ ہر کرتا ہی ہزن کا مسافر سی سلوک — خضر سی گور کی منزل کا بتا ملتا ہے

کس طرح ڈہونڈ نکالین تجھے جو یا تیری — نہ نشان ملتا ہے تیرا نہ بتا ملتا ہے

کل کوئی ذبح لہ تشانہ کف پاسی ہی تسے — وہ صفائی تو کہان نکفورا ملتا ہے

جسکو دیکھا ری تلفون کا وہ سودائی ہے — جو مجھی ملتا ہے جو یا ہی بلا ملتا ہے

خاک چہنواتا ہی ہر بار مجھی سے ظالم — آسمان مجھکو ستا کر تجھی کیا ملتا ہے

نکہ بن کی نظر مین مبدل ہی تنگ باغ
ہر گل برنگ برگ خزان دیدہ زرد ہے

اکلی سی گرمیان نہین حسن و جمال کی
تھوڑی دنون ہی عشق کا ہنگامہ سرد ہے

ہر ذرہ شکل مہر درخشان ہی خاک کا
یارب یہ کس سوار کی توسن کی گرد ہے

غصہ عبث ہی جنگ کو موقوف کیجئے
ہی یہ شب وصال کہ روز نبرد ہے

چڑہتی ہی برف بند ہوئی ہی کلی کی راہ
کوچے مین تیری کھینچتا کون آہ سرد ہے

مرکب ہی ہین رکاب سعادت کی ساتہ ہون
توسن ہی اگی چار قدم میری گرد ہے

ملتا نہین پتا تری منزل کا خضر کو
برسون گذر گئی ہین صحرا نورد ہے

کرنا کسی کو قتل یہ مردانگی نہین
نادان شعار نفس کشی کر جو مرد ہے

آزار کیا ہوا تمہین ای رند عشق مین
آنکھون مین اشک سرخ ہین او رنگ زرد ہے

ہم اپنا حال اونکو دکھا ہی چلے گئے
لیکن وہ ہمسی آنکہ چرا ہی چلی گئی

دم بھر مری تڑپنی کی دیکھی نہ تمنی سیر
دو ہاتہ نیمچے کے لگاتی چلی گئے

کوٹھی پہ وہ جو چھپ گئی تابوت دیکھکر
ہم ہی کفن مین منہ کو چھپاتی چلی گئی

ابتو لو تھا یا ہاتہ مرے فاتحہ سی اب
تربت پہ صرف پھول چڑہاتی چلی گئی

آئی تھی لوس سی کبھی نہ تھا تکلی اب کبھی
لو آج پھر بغیر بلائی چلے گئے

مشتاق اونکی بات کا تھا وقت نزع بھی
بولی نکچھ گھڑی گھڑی آئی چلے گئے

ہنستا رہا وہ برق کی مانند اور ہم
آنسو مثال ابر بہاتی چلے گئے

برخاستہ دلونکی ہمین دل لگے نہین
بیگانہ وار بزم مین آتی چلے گئے

تھی بد تون سی ہمسی اور اونسی بگڑ چکی
اپنی طرف سی بات بنائی چلی گئی

ای رند وقت بد مین کسی نی دیا نہ ساتہ
آنکھین چرا کی اپنی پرائی چلے گئے

۱۲۷

حرکت وضع کی تری یہ سزاوار ستم تہی
کیون برا حال ہوا کس سے لڑا ئین آنکھین

اسقدر نرگس بیمار تو بیمار سے تہی
مین بہت دل رکھتا ہون ... آخر

کیون کہو نکر کہے مجھے حسرت دیدار سے تہی

[illegible]

تجھسی بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم مین	تیری آگی کوئی کیٹ طے صدا نہ تھی
پھر گئی جا کی مردہ مجھی سو بار اگر	سوت بہی اس تن لاغر کی خریدار نہ تھی
چاہتی تم تو ملاقات بہت آسان تھی	مجکو مشکل تھی مری جان نہیں دشوار تھی
آہ کی ساتھ فنا جان کو بہی کر دینا تھا	طاقت ضبط اگر تجھ مین دل زار نہ تھی
قتل منظور ہوا تجکو نہ میرا ورنہ	جان دینی تو بہت سہل تھی دشوار نہ تھی
کون سی دلکو نہ تھی آگ تری کان سی	کس کی سینی می کجا تیغ سنان یار نہ تھی
آفت ہجر دکھاتا ہی ہاں وصل کی بعد	کب یہ عادت تری ای چرخ ستمگار نہ تھی

عمر دو روزہ کٹی بیہودہ پائی مین رند
جو میسر ہوی پاپوش تو دستار نہ تھی

منقار سی ہزار مشقت سی پر کھلی	یا رب نہ یہ خبر مری صیاد پر کھلے
ہی کوچ اس مقام سے کیونکر کمر کھلی	منزل پہ جا کی ہونچون تو سار سفر کھلی
ممکن نہیں ہر ایک پہ راز کمر کھلے	وہ مبتدا نہیں ہی یہ جس کی خبر کھلی
خالی نہ جائے وار سر وہی کا یار کے	سینی پہ روک بیٹھ سی جبتک سپر کھلی
افشای راز عشق مین ہین سو قباحتین	کاٹون زبان اپنی اگر یہ خبر کھلے
صیاد نی یہ کہکی مری باندہی بال و پر	مقراض سی کٹین کی اگر ایکی پر کھلے
حسن و جمال یار کا عالم ہوا و چند	کیا کیا نہ خال و خط رخ محبوب پر کھلی
زائل ہوئین مزاجوں سی یکلخت حرارتین	ہتیار بند پھرنے مین لیتو کمر کھلے
ہر بار نام یار کو رٹتا ہوں اس طرح	جیسی بیان طفل کسی بات پر کھلے
مقبول و مستجاب ہو بی حضور قلب	نیت درست ہو تو دعا کا اثر کھلے

[illegible]

سینہ پہ بلا کی جگہ کا گلستان نئی نئی
کہولی ہین یار آکر مرغ قفس لیجان نئی نئی
نالہ عرش تک ہی یہن سخندان نئی نئی
پیدا ہوئی ہین ابنوعرش ارمان نئی نئی
دیکہ شاخ دل کے ہین عشق کی پیکان نئی نئی
کرتا ہی رسب عشق سے آہ اوس نا مہربان نئی نئی
کتنا ہی بنکی نقش ہے ویرانی نکالی ہی اوسکا نئی
بیکس کی بہکو سے مہربان نئی نئی
نکلی ہوا آج سے کہرسی کی جوش بہاری نئی
زور و نسیم ہین جنون کی گریبان نئی نئی
ہوتی ہین نارس سی سبزہ زار نئی نئی
ہر روز ایک وادی بیابان نئی نئی
وحشت و کہار سی ہی بیابان نئی نئی
سرد ہی تنگ ہو ان کی گریبان نئی نئی
لاتی ہین کیا ن سی کہی ہو ر سی نکالو دل
ہم نے گندہ ہی کا ہی نئی

۱۲۹

ہم جو کہتی ہین سرا سر ہے غلط		سب بجا ہی آپ جو فرمائے
او ٹہ نہین سکتی شدائد ہجر کے		آئی اب یاس مجہے بلوا سئے
دنکو تو تشریف تم لاتے ہو روز		شبکو بہی اکدن کرم فرمائے
ترک عشق لالہ رو یان کر دلا		کسکی کسکی واسطی گل کہائے
کفر کیون بکتی ہو توبہ کیجئے		جہوٹی ہی بس نہ قسمین کہائے
بجہ کرونگا مین بہی اب خدمت مین عرض		چپکی رہتی منہ نہ اب کہلوائے
دیدۂ سوزن مین بہی ہر آئین اشک		زخم سینی کی اگر دکہلائے
کی ہی جیسی بیوفائی آپ نے		بالعوض اسکا خدا سی پائے
ہاتہ پاؤن توڑتا ہون نزع مین	ق	مشکل آسان ہو مری جلد آئے
ہی فقط آنکہون مین دم باقی رہا		ابتو صورت آنکر دکہلائے
باغ مین او گل تو نظر آیا گیا		خون بلبل سی تجہے نہلائے
باغبان دشمن ہی گلچین برخلاف		آشیانہ باغ سے لیجائے
وصل کی شب ہونی دی او شمع تو		اوس سی ہنستی اور تجہی لوائے
بن چکین زلفین ہی سر ہی کند چکا		آئینہ آگی سے اب سرکائے
کوہ و صحرا کی ہی وسعت تنگ ہے		وحشت دل اب کدہر کو جائے
دل لیا ہی جان سے ہے کردر کار ہو		کیا کروسکے یاد سے لیتے جائے
خوف رسوائی جو بیداری مین ہو		خواب مین صورت مجہی دکہلائے
تکتی تکتی آنکہین ہے پتہرا گئین		ابتو پردہ غرفی کا اٹہوائے
زور روز رہی جسطرح ممکن ہو رشد		آج جلکر اوسکو گہر لی آئے

آتی ہین روز کہر مری مہمان نئی نئی
صورت سی اک پری کی ہی عشق تازہ می
دیوانی ہم ہوئے ہین سلیمان نئی نئی
ہر مرتبہ زمانی کو ہوتا ہے انقلاب
لاتی ہی ہو اتنگ گردش دوران نئی نئی
ملک عدم مین یا کوئی نالو بہانہ ہے
ہر روز وان سی آتی ہین عریان نئی نئی
اک تازہ گل کا سامنا ہوتا ہی ہر برس
دیتا ہی داغ دل پہ گلستان نئی نئی
اوس زلف کی خیال مین آنکہین نہ بند کر
دکہلائی دینگی خواب پریشان نئی نئی
بانہا اک مقام کی ہوتی نہین مری
پہرون کی واسطی ہین نگہبان نئی نئی
کس کس طرح سی ہم پہ لہرا کی آتی نئی نئی
کرتی ہی ناز زلف پریشان نئی نئی
آنکہون سے ہم بہی اپنی نبا ہی کا سامنا
اوٹہتی ہین روز نہر کی طوفان نئی نئی

روئیگا کہنہ سالی مین عہد شباب کو	جب ٹوٹکر نہ نکلین گی دندان ہی نئی
پہرتا نہین وہ دست نگارین کسیطرح	کرتا ہی زور پنجۂ مرجان نئی نئی
کر سیر چشم غور سی جو ذوق شعر ہی	مضمون دکہائیگا مرا دیوان نئی نئی
ہنس ہنس کی بار بار نہ کیونکر دکہائین آپ	نام خدا نکالے ہین دندان نئی نئی

دیوانہ قدیم ہون کیا میری قدر رند
پریان نئی نئی ہین سلیمان نئی نئی

زیبا ہین جعد گیسو خمدار کی لئے	ہین پیچ و خم ازل سی ہی مار کی لئی
تسبیح کی لئی ہی نہ زنار کے لئے	گردن ہی میری خنجر خونخوار کی لئے
منڈلانا او ہما تو تن زار کی لئے	یہ مشت استخوان ہین سگ یار کی لئی
تکلیف سیر باغ نہ دو دل گرفتہ ہون	طبع شگفتہ چاہیے گلزار کی لئے
جب سے کہ ہین عشق کی سینہ سپر کیا	چہری پہ وار یار کی تلوار کے لئے
پہانسے لگائی گردن عاشق مین زلف کی	یہ ہی سزا ہی ایسی گنہگار کے لئے
سوسن کا پہول فرط نزاکت سی بن گیا	بوسی کئی جو اس گل رخسار کی لئے
جب آفتاب حشر مین مجکو تپہائین کے	بہلسونگا تیری سایۂ دیوار کی لئے
وہ رشک گل جو آج گیا سیر باغ کو	آنکہون پہ بلبلون نی قدم یار کی لئے
او موت تو نہ آئی گلہ بخت سی رہ گیا	سب آچکی عیادت بیمار کی لئے
تو جای باغ مین تو غبار قدم ترا	سرمہ ہو چشم نرگس بیمار کے لئے
نفرت ہی ایسی غمزدون ہی قرار اب تو	آخر کچہ انتہا بھی ہی تکرار کی لئے
کبسی کہڑی ہین دہوپ مین تکتی ہین دو سہی	جلتی ہین تیری سایۂ دیوار کی لئے

اللہ ری کسادی بازار مصر حسن ۔ یوسف کو ہی تلاش خریدار کی لئے
تیری طرف ہی گبرو مسلمان کی بازگشت ۔ مرجع تو ہی ہی کافر و دیندار کی لئے
قطرے عرق کی ابرو پہ ہین پونچھ ڈالئے ۔ بہا لو نکا ہونا عیب ہی تلوار کی لئے
مرتی ہین لوگ دولت دنیا کی واسطی ۔ کتو نکی طرح لڑتے ہین مردار کی لئے
روز قیامت آج ہی سمجھو دکہا و شکل ۔ وعدہ کرو نہ حشر کا دیدار کی لئے
جو چاہی آج کرلی عمل پر یہ یاد رکہ ۔ اکدن جزا کا ہی ہی گنہگار کی لئے
سیخ کباب پر بطمی کو چڑہا شتاب ۔ ساقی گزک ضروری ہی میخوار کی لئے
کرتا ہی نیک و بد کی برابر وہ پرورش ۔ وان ایک مرتبہ ہی گل و خار کی لئے
مجنون عشق کو ہی عبث پند و اعظو ۔ ہی حکم شرع مردم ہشیار کی لئے
دوزخ مین بہیج دی کہ بہیجا ہی بہشت مین ۔ یہ اختیار ہی مری مختار کی لئے
اک ماہ چار دہ کی تصور مین صبح ہو ۔ کیا خوب مشغلہ ہی شب تار کی لئے
اوترا کسی طرح سی نہ آسیب گوری یار ۔ پہونکے فتیلے سایۂ دیوار کی لئے
دولت سرای یار کو سوتا ہون کر کے یاد ۔ در کی لئی ہی کبہی کبہی دیوار کی لئے
کرتی ہین پانچ وقت ملک کی وان سجود ۔ کیا مرتبہ ہی سنگ در یار کی لئے
ای حاجیان کعبہ تمہین حج نصیب ہون ۔ ہم جاتین طوف کوچہ دلدار کی لئے
رہتی ہین اب تو شاہ نشینون مین وہ فقیر ۔ محتاج تہی جو سایۂ دیوار کی لئے
پشتارہ گناہ نہ باندہ اپنی پیٹہ سے ۔ کہنگا ہی ہستی مین گران بار کی لئے
اصلا نہیں دہن مین ترے جا ہی گفتگو ۔ یون جہتین بہت سی ہین تکرار کی لئے
عاشق ہون ۔ یار کا تقصیر وار ہون ۔ جو چاہی حکم دی وہ گنہگار کی لئے

[illegible]

ناز و غمزے سے صاحب کیا دیا کسنے
چاند دن مین پڑہا دیا کسنے
کس کے صدقے تو بنے آگاہ
یہ شرف اوسکو ہما دیا کسنے
اوٹہ نہین سکتا مثل نقش قدم
خاک مین یون ملا دیا کسنے
لوگ کہتے ہین دل دیا ناحق
نہین کر کے لیا دیا کسنے
کال دکہلا کے آپ سی صاف

اثر کچھ کیا آہ نے میری شاید	مکدر جو گل سے وہ آئینہ رو ہے

رولاتا ہے یہ مصرع درد آئی رند
جدہر دیکھتا ہون ادہر تو ہی تو ہے

گل کسی شمع رو پہ کہا بیٹھے		دلکو پروانہ سان جلا بیٹھے
مہ کی منہ پر ہوائیان چہوٹین		چاندنی مین اگر وہ آ بیٹھے
تو لنا تیغ کا عبث ہر بار		جو لگانا ہو ا لگا بیٹھے
ہی وہ قسمت فقیر ہو جاؤن		میری سر پر اگر ہما بیٹھے
رکہہ دیا سر کو پای قاتل پر		مرتی مرتی سبہی جی جلا بیٹھے
جذبۂ دل نی کیا نہین کہینچا		بی بلائے جو پاس آ بیٹھے
راہ الفت مین رکہا بعد قدم		سر سے ہم پہلے ہاتہ اوٹہا بیٹھے
لگ چلا ہی تو پہر نہ رکیو دلا		ٹیر ہی سیدہی جو وہ سنا بیٹھے
کشتگان وفا شہید ہوے		اب پڑہین آپ مرثیا بیٹھے
خاک ہوکر اگر اوٹہین تو اوٹہین		اہتو در پر تمہارے آ بیٹھے
نکلی گہر سے طالب دیدار		راستون مین جا بجا بیٹھے
بوسۂ خط طلب جو سینے کیا	ق	خال رخ کو ہے وہ چہپا بیٹھے
مہراب کو ئلو نہ ہونے لگے		دولت حسن جب لٹا بیٹھے

سبز رنگت پہ اوس پری کی رند
کیا عجب سے ہے جو زہر کہا بیٹھے

رخ سی پردہ اوٹہا دیا کسنے	جلوۂ حق دکہا دیا کسنے

[illegible]

١٣٣

دل سینی مین بیتاب ہی جان آئی لبون پہ
اب جانکو روکی کوئی یا دلکو سنبہالی

کیا کہتا ہی ہر بار تجہی قتل کرونگا
اک جان ہی میری اسی تو لی کہ خدا لی

کیا خستگئی حال یہ عاشق کی ہو خندان
توبہ کرو اللہ مصیبت مین نہ ڈالی

انکہین تری مدہوش ہین تنہا ہی مرا دل
دو مست نہ سنبہلین گے اکیلی کی سنبہالے

آغاز محبت مین ہوا ہجر کا بیمار
دل دیتی ہی مجکو تو تری جان کی لالے

جان بر ہو یہ ممکن نہین آزاری فرقت
بیمار اسی طرح سی لیتی ہین سنبہالی

تاثیر کرین گی ترا دل دکہنی لگی کا
پہونچی جو کبہی کان مین عشاق کی نالے

ڈرتا ہون لہو دیکہکی غش آئی نہ تجکو
تلوار لگا شوق سی پر منہ کو پہرا لے

لہراتی ہین وہان زخم پہ تو یان دستی مین دیکہو
زلفین نہین وہ سانپ ہین یار نی پالی

رو رو کی جنازی پہ مری عشق پکارا
تم آپ چلی مجکو کیا کس کی حوالے

تیزاب کا شیشہ ہی ہر اک آبلۂ پا
جنگل مین لگی آگ جو پہوٹی کبہی چہالی

اوس شوخ کو اثر ہو کہ نہو اس سی غرض کیا
او نالۂ دل عرش معلی تو ہلا لے

سوتا ہی اسی اوڑہ کی وہ کلبدن اکثر
قربان گئی تہی مری کملی پہ دوشالی

جب یاد کیا ہی تجہی او غیرت شمشاد
بہر بہر دئی ہین آنسو ؤنسی باغ مین تہالی

او دل ہدف تیر نگہ پہر کیا تو نی
اگلی ہے مری زخم جگر تہا ہی آلی

خدمت تہی مجہی دشت نوردی پس قیس
عہدا یہ کسی ہو گا مری بعد حوالے

اک ایک سی دل چسپ ہے جو عضو بدن ہی
یارب یہ طرحدار ہین کن سانچونگی ڈہالے

دیندار ہون عزت مری کہنا تو اسے
دل پڑ گیا ہی اک بت بی پیر کی پالے

کیون رشد کی دیوان کی کرین قدر نہ عاشق
اجزا ہین یہ سب علم محبت کی رسالی

پیمانہ بہری عمر کا لبریز ہو چکا
او عشق اپنو یار سے ملنا نصیب ہو

اک قطرہ عیش کا ہے ملا یا تیر کا گ		باران غم سے جب گل آدم بھگو چکے
کوک مزاجیوں پہ جوانوں کی دل ندو اتنی رنڈ اب لحاظ کرو پیر ہو چکے		
نہ انکھیانہ کرتی ہی جانی تمہارے		نہین پاس کوئی نشانی تمہاری
ہوئی رنڈ تو زندگانی تمہارے		یہی ہی اگر نانو اسنے تمہاری
زیادہ ہوسے یادجانی تمہاری		غرض قہر ہی مہربانی تمہاری
نہ بہولونگا ہرگز نہ بہولا ہون تبک		عنایت کرم مہربانی تمہاری
شبیہہ آسکے کھینچ دی کا یہ مانا		ادا اکسطرح کھینچی مانے تمہاری
تباہ وخراب اک جہان کو کیا ہی		خدا کا غضب ہی جوانی تمہاری
وہی کہہ رہا ہون جو فرماتی ہو تم		مرے گفتگو ہی زبانی تمہاری
برابر سمجھتی ہو غیرون سے مجھکو		نہی مہربان قدردانی تمہارے
دل و دیدہ لیکا ہی پہنسی کا تمکو		کہان تک کرون پاسبانی تمہاری
بس اب شکل دکہلاؤ بیجا ہی غمزہ		بہت سن چکی لن ترانی تمہاری
عدم کو چلا لیکی داغ محبت		دکہاونگا سب کو نشانی تمہاری
کیا امتحان میرا سو سو کون مین		وہی ہی مگر بدگمانی تمہارے
برا اگر نہ مانو تو سچ سچ مین کہدون		تم اچھی برے بدزبانی تمہارے
جگا کر دل زار نی ہجر کے شب		سحر تک کہی ہی کہانی تمہارے
کرم کیجتی آسے حضرت عشق		ہی خون جگر میہمانی تمہارے
عبث بی سبب بحث آوٹھتی ہو	ق	یہی تو برے خو ہی جانی تمہارے

۱۳۵

دام میں پھنس کی پھڑ کتی ہی محبت او بلبل شک نکرتا مری جانبازی میں شک شیرین	بلبل و پر نوچ کی رکھدیو یگا صیاد اا سرسی مارونگا اوتہا تیشہ فرہاد ہی

خوش قد ون کی ہی جان از مرگ بہی الفت ای اسد
خاک سی میری اوگا کرتی ہین شمشاد ابہی

منہ نہ دکھا انکو عبث حیا کر کے	نہ چہپو صورت آشنا کر کے
صاف کر قلب اتقا کر کے	دیکھہ اس آئینی کو صفا کر کے
گیا ملا عرض مدعا کر کے	بات ہی کہو ئی التجا کر کے
خاک اوس در سگے او مریض عشق	جات جا ینت شفا کر کے
حق اسیری کا تیری او صیاد	جاؤ نگا دام دام ادا کر کے
پاس دین کفر مین بہی تہا ملحوظ	تنکو یو جا خدا خدا کر کے
ترک مطلب حصول مطلب ہے	بیٹھہ رہ ترک مدعا کر کے
گور مین سب ہے جنکا باز دون نی	حشر سر پر مرے بپا کر کے
صبحدم انفعال عصیان سے	خود پشیمان ہوا دعا کر کے
تیرا او بت ادای شکر کیا	طاعت فرض کو قضا کر کے
پایا شانی سنی نام عقدہ کشا	گرہ زلف یار وا کر کے
نہ ہو وہ طائر اور آتا ہے صیاد	صدقی سر پر مرے ہوا کر کے
شان روح الٰہی دکہا و کبہی	لب معجز نما کو وا کر کے
ہجر مین سہتے سکے امید سحر	رات کاٹے خدا خدا کر کے
نہوا غیر رنج خاک حصول	تجسس او بیوفا و فا کر کے

تہمت وصل اگر عشق مین لگتی ہی لگی	ایسی ایسی ہی بندہ پہ لگی ہین بہتان کتنے
مین ہین تنہا نہین کچھ ہونٹہ چباتا اپنی	حسرت بوسہ مین لب ہین تہ دندان کتنے
پاؤن پڑتی ہی عبث آبلہ پائی میرے	ابہی طی کرتی ہین بے خار بیابان کتنے
چند خونخوار ہین مدت سی ہماری دل کی	دشمن دل ہین کئی جان کی خواہان کتنے
مرگیا ہون مین کسی مصحف رخ کی لئے	ختم کروا نا مری نام پہ قرآن کتنے
کبہی غل کرتی ہین کوچی مین ذرا بام پہ آ	ق پا بہ زنجیر سکئے چاک گریبان کتنے
خط نوخیز کی دو چار تو سودائی ہین	ہین رخ و زلف کی حیران و پریشان کتنے
توڑ کر بیڑیان دیوانون نی لی دشت کی راہ	فصل گل آتی ہی خالی ہوئی زندان کتنے
اشک جو چشم سی نکلا وہ ہوا رشک محیط	ایک اک قطری سی برپا ہوئی طوفان کتنے
یاد آئینہ رخ نی تو بنایا حیران	دیکھون جنکو ای کو نہین چاہ زنخدان کتنے
ماہ کنعان کی زلیخا ہی فقط گاہک تہے	مری یوسف تری موجود ہین خواہان کتنے
ربط ہین کافر و دیندار سی یکسان مجکو	کتنے ہندو مجہی کہتی ہین مسلمان کتنے
پہر جنون کپڑی لگا پہاڑنی پہر آئی بہار	اور گئی جیب بہری ہو ہوگی گریبان کتنے

کوچۂ یار مین ای رند بقول غافل
تشنہ خون ہین مری گبر و مسلمان کتنے

الفت نکرو نگا اب کسے کی	دشمن ہوا جس سی دوستی کے
حالت کہون ابہی بیخودی کی	دل دیکے سنو جو میرے جی کے
اول اول بہلائیان کین	آخر آخر بہت برے سے کے
مصروف ہی سینہ کوبی مین دل	آتی ہی صدا دہڑا دہڑے سے کے

جو حال پوچھی جو عیسی مرا تو کہدینا	زیادہ ہی اوسی درد جگر کئی دن سے
نہ منع کرتے قربان صدقی ہونی دی	پہرا نہین مین تری گہو سر کئی دن سے
اتڑپ مین ہجر کی شب چوٹ لگ گئی شاید	لہو اوگلتا ہی زخم جگر کئی دن سے
جہڑی کی طرح سی باندہا ہی تار اشکون کا	ہر اک مژہ ہی رگ ابر تر کئی دن سے
سحر جو ذکر ہی رخ کا تو شام کاکل کا	یہی وظیفہ ہی شام و سحر کئی دن سے
رہا کرا کو قفس سی کبہو ذبح کر صیاد	پہڑکتی ہین کئی بال و پر کئی دن سے
عیان ہی طلسم زنگہ سی جو آئی آنکہہ ہو کیون	پہری ہوئی ہی تمہاری نظر کئی دن سے
جواب صاف ملی دیکہتی کہ خط کا جواب	گیا ہوا ہی مرا نامہ بر کئی دن سے
نظر پڑا کہین بی پردہ رشک ماہ مرا	اوڑا ہوا ہی جو رنگ قمر کئی دن سے
قفس سی جاؤن چمن تک مین کس طرح صیاد	جواب دی چکی ہین بال و پر کئی دن سے

بڑا ہی سابقہ کس کوچہ گرد سے کیون شاد
مین دیکہتا ہون تمہین دربدر کئی دن سے

۱۳۷

ناز ہے غمزہ ہے یا اعجاز ہی	سحر ہے افسون ہی یا انداز ہی
وہ ہلی آئینہ سے مشق ناز ہے	چشم بد دور اب تو او رانداز ہے
کیا کرون اظہار سر عشق کا	عاشق و معشوق کا یہ راز ہے
مین پہڑکنے کو گرفتار قفس	توڑتی پر حسرت پرواز ہے
ہجر کی شب تا سحر اور رشک ماہ	شکل انجم چشم عاشق باز ہے
تم نہ آنا اوسکی باتون مین دلا	جہوٹا ہی مکار ہے دمباز ہے
حکم ہی جہیڑ مین نہ سازندی سے ساز	کیا مزاج دشمنان ناساز ہے

١٣٨

رشک عیسی مر گیا افسوس — جان ناکام تن سی تو نہ گئے

سر شکیتی سے گو قفس مین ہے — مغز بلبل سے گل کی بو نہ گئے

ق

نہ ہوتا اب مجھے کو جیسے قاتل — مر گیا تو بہی میرے خو نہ گئے

آب و گل مین جو تھے وفاداری — خاک بہی اوڑ کے کو بکو نہ گئے

مرتی دم تک تری تلاش رہے — تا لب گور جستجو نہ گئے

ہو نشہ جاتا کیا مین تا دم مرگ — لب شیرین سے آرزو نہ گئے

مر گیا پر دماغ سے میرے — نکہت زلف مشک بو نہ گئے

تیز رو تو بہی ہے نسیم مگر — مجھسی آگے نکل کے تو نہ گئے

اشک بہ نکلی وقت رخصت یار — شکر کرتا ہون آبرو نہ گئے

سینی تک آکی پہر گئی اوٹلے — نارسا آہ تا گلو نہ گئے

مثل پروانہ جلکے خاک ہوئی — پر تری گرمی شعلہ رو نہ گئے

نہ چھٹی مجھسی خوی جامہ دری — جیب سے عادت رفو نہ گئے

کب نہ ششدر ہوا گلی مین تری — کب نظر میرے چارسو نہ گئے

جب نہ تب اک اک بہانہ کیا — تیری بد خو یہ حیلہ جو نہ گئے

عمر بہر شعر عاشقانہ کہے — ہاتہ سے طرز گفتگو نہ گئے

وہ پری شیشی مین اوتاری رشد
جو سلیمان تلک کبہو نہ گئے

قرار دلکو ہوا اضطراب کی بدلے — وہ لطف کرنی لگی اب عتاب کی بدلے

طریق یار نی شرم و حجاب کی بدلے — حیا کی پردی ہین رخ پر نقاب کی بدلے

١٣٩

ملی گی گور مین راحت عذاب کی بدلے	گنہ ثواب سی تبدیل ہون گی یوم حساب
گناہ مجھسی ہوئی ہین ثواب کی بدلے	صنم سمجھ کی لیی بوسی سنگ اسود کی
شراب رینی سی ٹپکی شہاب کی بدلے	اوگی جو خاک سی مجہ مست کی گسم کا در خشت
جو بردی قوتی نہ مطرب رباب کی بدلی	یہی ہی حال تو صوفی کا حال ہوگا غیر
کیا مجھی نظری انتخاب کی بدلے	سپہر سفلہ نی دیکھا نہ حسن معنی کو
مجھی شراب سی ہو غسل آب کی بدلے	مرید پیر مغان ہون مری وصیت ہی
ہوگا زہر ہلاہل شراب کی بدلے	مین تھوکنی کا نہین می پہ ساقیا ہی یار
جو ایک شیشے سی کوئی گلاب کی بدلے	معاوضہ نکرون قطرہ عرق سی تری
گرو تو سو نی کی بت رکہ شراب کی بدلے	مین بیر دیر کو ساقی جواب دی لونگا
ہزار بار فرشتے عذاب کی بدلے	ندی سکی مری اعمال کی مکافات نہین

سوال مجھسی نکیرین جب کرینگی رشد
ہو الغفور سنین گی جواب کی بدلے

اور رجلا دنی خنجر کا دیا جاتی جاتی	سانس دیکھی تن بسمل مین جو آتی جاتی
خار ہین صحن گلستان کو جو باتی جاتی	خط نی اوس عارض رنگین پہ کیا غرہ
آخر اس آستی سی وہ زہر ہو آتی جاتی	کیا خبر ہوگئی کسی دزدری گھات پہ تم
اشک گرم اور بھی ہین آگ لگاتی جاتی	آتش شوق یہ کرتی ہین یہ کار روغن
درد و غم اس مین کہان تک ہین سماتی جاتی	آزماتا ہون محبت مین مین ظرف دل کو
آخری وقت تو دیدار دکھاتی جاتی	ترنج مین تہا ہی مین منہ سی اٹھا تہا نقاب
لالہ و داغ ترا جا گا جاتی جاتی	یک بیک دل سی مٹی حرف محبت کیونکر

عالم پسند ہو گئی جو بات تمنی سے کہی
جو چال تم چلی وہ زمانی مین چل گئے

وہ شوخیان کہان گئین عہد شباب کے
صورت کی ساتھ خو بھی تمہاری بدل گئے

اب اوس مژہ کا دل سی خلش دور ہو گیا
وہ پھانس جو جگر مین چبھی تھی نکل گئے

سوز غم فراق کی اف سی حرارتین
اوٹھی کیسطرح منہ مین زبان تک پگھل گئے

وقت سحر جو اوٹھکی وہ آغوش سی گیا
ثابت ہوا کہ روح بدن سی نکل گئے

یاد آگئی جو جنبش ابروسے یار رند
بیساختہ چھری سی کلیجے پہ چل گئے

یارب مجھی بلا ہی وہ یا آپ آ ملے
مطلب بر آئین دل کی مراد عا ملے

جب گل کو رتبہ آگی تری غار کا ملے
کیونکر دماغ پھر ترا گلگون قبا ملے

ہرگز نہ رکھ فلک سی عنایت کی چشمداشت
خلعت سمجھ کفن کا اگر چیتھڑا ملے

رکھ دیکھو اپنی سامنی یوسف کی بھی شبیہ
کانون مین اپنی ہاتھ جو صورت ذرا ملے

جیتا ہون اور نہ مرتا ہون درد فراق سے
اب موت آئی یا مجھی عیسی شفا ملے

کنعان سی تا بمصر گیا اس تلاش مین
طفل حسین کہین کوئی یوسف لقا ملے

لازم ہی حسن گرم کی ہی کبر اور غرور
پتھر ہی بت نہین جو نہ شان خدا ملے

مدت سی آشیانہ و گل کی خبر نہین
پوچھون چمن کا حال جو باد صبا ملے

سر پر چڑھایا طرہ کیا ہر حسین نے
کیا طالع رسا تجھی تر زلف رسا ملے

ہٹ جاتی ہاتون ہاتھ تبرک کی طرح سے
اونری ہوی جو پاؤن کی تیری حنا ملے

مرتا ہون ہجر یار مین گو ساتھ کسنی ہای
وہ درد ہو مجھی کہ نہ جسکی دوا ملے

ہو بر خلاف جب اہر فعل قول سے
پھر تجھی خاک دل مراد و یوفا ملے

کوئی دن مین خونناب ہو کر بہے گا
دل اب تک کی بہوڑا ہوا چاہتا ہے

ذرا ضبط کر ضبط آہ و فغان کو
تو کیون رند رسوا ہوا چاہتا ہی

بت کرین آرزو خدائی کے
شان ہی تیرے کبریائی کے

ہاتہ پہونچی نہ پاؤن تک اوس کے
طالع بد نے نارسائی کے

یارستی سے پہر گیا آکر
بخت برگشتہ نے برائی کے

بحر خون کے ہین مچھلیان پانچون
اونگلیان پنجۂ حنائے کے

جو یہ ہین سے تمسے بیوفا سب ہون
رسم اوٹہہ جائی آشنائی کے

موت آجائی قید مین صیاد
آرزو ہو اگر رہائے کے

لب لعلین کے گر صفت لکہون
سرخ رنگت ہو روشنائی کے

تری کہچی ہین بادشاہون نے
سلطنت چہوڑکر گدائے کے

نہ لایا دا دتسلسل اشک
سمرنین یار کے کلائے کے

سونگہنا تک کہین بدن پہ نہین
انتہا ہوگئے صفائے کے

عیب اوس مغبچی کو گر واعظ
قلعی کہلجائے پارسائی کے

خاک ہو کر نکالا اوسکا غبار
اور صورت نہی صفائے کے

بہولا بہٹکا سا آپ پہرتا ہے
خضر نی کس کی رہنمائی کے

دہوم ہی یاسمن عذارون مین
گوری گوری تری کلائی کے

کاسہ زانو کا جام جم سے مرا
سیر کرتا ہون مین خدائی کے

خط کو مشدوا کی آج اوس گل نی
گلشن حسن کی صفائی کے

چہرہ رنگین دیکھا کر رنگ گل کو کاٹیے	وا ذرا بند نقابِ روی گلگون کیجیے
اپنی تصویر اور مری اک صفحے پر کھینچوائیے	آپ لیلیٰ بنیے اور بندے کو مجنون کیجیے
لائے طوفان چشموں سے محیط اشک کا	تو غریقِ لجۂ خون ربع مسکون کیجیے
نقش زر سے کیجیے تسخیر جسدن چاہیے	کیجیے سحر اوس پہ پیر و ہیر افسون کیجیے
کیا تکلف ہے اگر تیشے سے کاٹا کوہ کن	کوہ سے ٹکرائے سر کو تو ہامون کیجیے
اوس لب لعلین پہ قربان کیجیے یاقوت کو	صدقے اودن دانتون پہ سلک در مکنون کیجیے
سر پہ لیجانا نہیں ممکن او ٹہا کر زیرِ خاک	جمع کرکے مال کو کیا مثلِ قارون کیجیے
گر اثر باقی ہے سرگشتگی کا بعدِ مرگ	گنبدِ مدفن کو گردان مثلِ گردون کیجیے
دیوِ جوشِ جنون کی گمراہی دکھلائیے	ہوش پیران سر سے تیری ذو افلاطون کیجیے
اس خرابے میں اصلا جھونپڑا ہی چاہیے	چشمِ عبرت گر سوی قصرِ فریدون کیجیے
وصل میں تا چند بیٹھے رہیے پابندِ حیا	شوق سے حدِ ادب سے پاؤں بیرون کیجیے

مبتدی ہم گرچہ شاگردانِ آتش میں ہیں رشک
نہیں کی ہوش اوڑین پیدا وہ مضمون کیجیے

چینپی اوسپر وش کو نہ دہانی چاہیے	چاند مکھڑا ہے وہ یہ آسمانی چاہیے
سرخ ہو جاتی ہے روی زعفرانی چاہیے	رنگ لائی کچھ شراب ارغوانی چاہیے
موی گرنی لگین تن پہ گرانی چاہیے	اب کہاں زور اپنا ناتوانی چاہیے
رو کی کیون کہتا ہے یعقوب چشم کو	پھر ملیگا آ کے یوسف زندگانی چاہیے
منکشف ہے پروانوں کو فروغ شمع سے	نام روشن کرنیکو آتش زبانی چاہیے
گو ہے ہر دم کا ضبط نالہ ہائے گرم سے	پھونکدے قلب و جگر سوزِ نہانی چاہیے

نزدہی ہمشکل ہی یکتا ہی تو آپ ہی اپنا سک حور
جن و انسان مین نہ نکلی تیرا ثانی چاہیئے

وہ بہی ہو شوق ہم آغوشی مین تم مثل کمان
پہر کر دی طفل کو تیری جوانی چاہیئے

پاون پر سر آ رہی جہک کر تو ضعف سی
بار لائی کچہ نہال نا توانی چاہیئے

بانی جان آغاز سی بہتر ترا انجام ہو
شوخ ہو طفلی سی ہی حسن جوانی چاہیئے

دانت کہتی اہل عالم کی تمہین رو ئی کرے
ہو نہہ چہوائی تری شیرین دہانی چاہیئے

بار بار اپنی ہی سینی مین بچہاتا ہی رند
تیغ ابرو کا کڑا ہو جای پانی چاہیئے

تہ نظر جو اک بت بالا بلند ہے
ہر مد آہ صورت طوبا بلند ہے

بو تا سا ہی نہ پست نہ اتنا بلند ہے
کچہ شاخ گل سے وہ قد رعنا بلند ہے

گو خاکسار خلق مین بنا بلند ہے
سید ہین خاندان ہمارا بلند ہے

کیا پست فطرتون کی سماتی ہو تم تلک
واقف ہون مین دماغ تمہارا بلند ہے

یارب تو پار کیجیو بیڑا بحق نوح
پل سی ہی آب موجۂ دریا بلند ہے

کیا آشیانہ پہونک دیا باغبان نے
جو دود آہ بلبل شیدا بلند ہے

دن رات آہین کہینچتا ہون جسکی یاد مین
قامت کشین اک بت بالا بلند ہے

قمری بحث مجہسی ہی اونہکی تاب لی
شمشاد سی تری وہ سراپا بلند ہے

نرگس کی ہو آنکہین ہین اسپر مین شہیدلت
گل سی ہی شاخ نرگس شہلا بلند ہے

جلتا ہون سوز عشق سی خاموش مثل شمع
ہی لب پہ میرے آہ نہ نالا بلند ہے

کرتا ہی شہسوار کوئی نیزہ بازیان
پانسون غبار دامن صحرا بلند ہے

چہالی پڑین گی پہر سر انگشت مین ترے
اک شعلہ جاے نفس مسیحا بلند ہے

بڑا مقام زلف چلیپا بلند ہے
دو چار تار بالش سی ہی ہو گا قد دراز
سوز فراق دل کو جلاتا ہے
سر سبز جای مو مری شعلا بلند ہے
پر شور ہاے وای کا کیا بلند ہے
فلک کی دماغ دیا کہ ذرا بلند ہے

خیال آگیا رخ کا تصور خط مین — کل بہشت ملا مجکو خار کے بدلے
کیا ہی عیش تو مینی اوٹہای ایذا کون — غم فراق تو لی وصل یار کی بدلے
شب وصال ہین کہین یہ مزا جیان او سنے — لڑائیان رہین بوس و کنار کی بدلے
فریفتہ کسی چاہ ذقن کا ہون بس مرگ — کو تعین ہین لاش کو رکہا مزار کی بدلے
اس انتظار سی چھٹ جاون کاش آجائی — پیام مرگ ہی مکتوب یار کے بدلے

مہرا یا غیرون سی وسل طفل شوخ نی ناحی **رند**
لڑا پیادون سی اک نی سوار کے بدلے

اوٹہاہی پردہ فقط اک نقاب باقی ہی — ابہی مزاج ہین کچہ کچہ حجاب باقی ہے
ہوا ہی پہر تجہی الفت کا حوصلہ اودل — کو تجھی ستم ہی خانہ خراب باقی ہے
چہٹا نہین ابہی سر رشتہ عشق کاکل کا — ہنوز سلسلۂ پیچ و تاب باقی ہے
ہزار شکر چہٹی قیل و قال دنیا سے — فقط لحد کا سوال و جواب باقی ہے
ابہی خیال نہ چہوڑون گا عشق بازی کا — یہی ہین ولولی جبتک شباب باقی ہے
پلا دی بادہ کشون کو اوٹہا نہ رکہ ساقی — صراحی مین کہی ساغر شراب باقی ہے
حلال کر کی وہ کہتا ہی اپنی بسمل سے — تڑپلی اور اگر اضطراب باقی ہے
جو تمکو آنا ہی جلد آو دیکہ لون صورت — فقط دم آنکہون مین مثل حباب باقی ہے
وہ بادہ نوش ہون ساقی بچاونگا جب تک — کباب سیخ یہ خم مین شراب باقی ہے
ابہی تو خوب برستی ہین میکدہ پہ سحاب — چڑہا دو جام ہوا ئی شراب باقی ہے

وصال یار ہو گیا بی تکلفی سے **رند**
مجہی لحاظ ہے اوسکو حجاب باقی ہے

الفت ہی تیری کوچی کی مٹی ہی روح کو	مرجاؤن مین تو گاڑیو قاتل یہین مجھے
جیتا رہا مین ہجر مین مرجانی کی ہی جا	او موت تونی اوس سی کیا شگرین مجھے
یاد آتی ہین کسیکی مجھی گوری گوری گال	کانٹون مین کھینچتی ہین گل یاسمین مجھے
اس مو پہ پای فقر کے توقیر دیکھنا	جھک کر سلام کرتی ہین مسند نشین مجھی
وہ دن گئی کہ جان نکلتی تھی آپ پر	اب کیا گھمنڈ کرتی ہو پروا نہین مجھی

ہین تو سیاہ حشر کو ہون رشد رو سفید
دکھلای نور ماہ یہ داغ جبین مجھے

مطلب ہی کیا جو کرتی ہین وہ طلب مجھی	کہتا نہین بلانی کا اونکی سبب مجھی
جنجھلا کی وہ پکارتی ہین جیتے تب مجھی	آزردگی کا کچھ نہین کھلتا سبب مجھی
گنتی ہو عاشقون مین عبث اپنی اب مجھی	تمکو غرض نہین ہی تو پروا ہی کب مجھی
دیری نہو جیتی نہین منظور اب مجھے	تب کیا ہوا تہا تمکو محبت تہی جب مجھی
کیونکر جیا مین آج تک اوسکی فراق مین	ہی اپنی زندگی کا نہایت عجب مجھے
مجھپہ نگاہ قہر ہو غیرون پہ چشم لطف	ہی مہربانیون سی تمہاری عجب مجھی
تم فرش گل پہ چین سی سوتی ہو صبح تک	اختر شماریون مین گذرتی ہی شب مجھی
دنیا مین بیٹھنی کا ٹھکانا نہین رہا	قہر خدا ہوا ہی تمہارا غضب مجھی
کیا تجسی چشم لطف کی ظالم ہو چشمداشت	بھولی نہین ابہی وہ نگاہ غضب مجھی
بلوائین گی یہ پہر اوسی دشمن سی جان کی	پہر دوست ورغلاتی ہین سب کی سب مجھے
خدا او سی بڑھ نہ چل او شوق وصل یار	گستاخ کرنہ اسقدر اوبی ادب مجھی
امکان کیا جو الفت گیسو و رخ چہتے	دیدی ہی کوئی جو حاصل چین و حلب مجھی

۱۴۵

شست پر تھے جو بساط اپنی سو وہ اندر گئے
ہم تری زین سے صیادِ ستمگر چھوٹے

چاندنی دیکھنے یار آئے جو مہتابی پر
منہ پہ تیری ہے ہوائی مہ انور چھوٹے

جوشش گریہ رہے ہجر میں یکچند
کب تلک دیکھئے یہ اشک کی چادر چھوٹے

زلفِ دلدار سے دل چھوٹ کے ہاں گیا سطور
جسطرح دام سے صحرائی کبوتر چھوٹے

موج مے تار رگِ جان ہے مجھے او ساقی
نبضیں چھٹ جائیں اگر ہاتھ سے ساغر چھوٹے

غیر کی ہاتھ سے لگوائی ہے مہندی او نے
اتنو فوارۂ خون ای مرے تر چھوٹے

عمر بھر اپنی ہائے تری الفت سے نہیں
دیکھنا ایکدن اس قید سے مر کر چھوٹے

پہلے دھیان آیا نہ کچھ عاقبت اندیشی کا
دل پھنسا بیٹھے ہیں اب دیکھئے کیونکر چھوٹے

دل لگا بیٹھے ہیں اُس قاتل خونخوار سے ہم
ہاتھ سے جسکی نہ دم بھر کبھی خنجر چھوٹے

کوئی چاند ایسا ہی آئے جو ملوں پھر مجھسے
سال بھر ہو گیا ای ماہ منور چھوٹے

ربط کچھ عاشق و معشوق کی بھائے نہیں اوڑھے
روبرو رہتے ہیں جیسے زلفوں کی کبوتر چھوٹے

جسم سے جان جہٹی ہے یہ گوارا ای رند
پر خیالِ رخ دلدار نہ دم بھر چھوٹے

دام لی لی کی ہیں صیادِ ستمگر چھوٹے
دخل کیا باغ میں بلبل کا جو اک پر چھوٹے

یوں لگا لاتی ہے وہ آنکھ دلِ عاشق کو
جسطرح سے کوئی تکہ بنکی کبوتر چھوٹے

ہے مہ ہے جوشِ جنون گو کہ گئی فصلِ بہار
دست اطفال سے اب تک نہیں پتھر چھوٹے

طوق و زنجیر کا غل اب نہیں زندانوں میں
قیدی خیرات میں امسال مقرر چھوٹے

دامِ الفت سے رہائی کا کہیں کیا احوال
کسطرح نکلے ہم اس قید سے کیونکر چھوٹے

تیری الفت میں ہیں سب سے ملاقاتیں ترک
اقربا چھوٹے مری جان برادر چھوٹے

[illegible]

کیا اب کے وبا مین بہی یہ بچ جائین گی ای **رند**
دشمن مری فی النار سقر کیون نہین جاتی

واہ کیا شکل ہی ہر بت کی شباہت کیسی — آپ تو کیسا ہی صانع تری صنعت کیسی
دیکہتی ہی نہین تم چشم عنایت کیسی — پیار کیسا ہی مری جان یہ الفت کیسی
کون عاشق ہی ترا یار محبت کیسی — ابتو یہ یاد نہین ہی تری صورت کیسی
ہڈیان میری گہلتی ہین ہوئین اوڑتی ہین — آج پہر کی ہی تپ ہجر نی شدت کیسی
رکہ چکا ہون مین گلا اپنا چہری کی نیچی — سانس لینی کی بہی مہلت نہین فرصت کیسی
بی سبب دشمن جانی وہ ہوا ہی میرا — بغض بیتر ہی دس بت کو عداوت کیسی
ٹال جاتی تہی جو تم مین بہی طرح دیتا تہا — در گذر اب نہین کرتی تو مروت کیسی
ہل کی پانی نہین پی سکتا ہون کہانا کیسا — سلب کی عارضۂ ہجر نی طاقت کیسی
کیون نہ ہون مستحق لطف و سزاوار کرم — کی ہی سرکار مین بندی نی رفاقت کیسی
تم جو تہو کتہی پکار و سر محفل مجہکو — فخر ہوجای مری اسطی ذلت کیسی
مشکلی جسکی تمنا مین ہزارون نقشی — کہینچی تصویر یہ ای صانع قدرت کیسی
تم بہی تو چندی مین اے چاند کی ٹکڑی آؤ — دیکہو درگاہ مین ہوتی ہی زیارت کیسی

مجہسی مانگی تو کبہی وہ شہ خوبی ای **رند**
جان تک دیجیون اوسی حشمت و دولت کیسی

تنگ آیا ہون اوس جور کی بیدادگری سی — ادبہاؤ ٹکا اب دلکو کسی او پریری سی
قاصد تو جواب ایک مری خط کا نہ لایا — در گذرا مین بلا آیا تری نامہ بری سی
بچہ جاؤن کوئی دم مین اگر مین تو عجب کیا — بدتر ہی مرا حال چراغ سحری سی

١٤٧

رہ رہ کی دہوان اوٹہتا ہی جو زہلکی سی
اوٹہ جائین کی اک روز یہی ہی جو بلنا
تنگ اہل محلہ ہین مری نوحہ گری سی
تاثیر سی اوس بت کی دل سخت مین کس دن
کہیتا ہون مین ای آہ تری بی اثری سی
اگلا ہی جلاتا ہی ہوا لاتہین اوس کا

ہا ہون ہم صفیر عندلیب قدس ہین سون
نکر تو بحث مجہسی بلبل گلزار جانی دے

ول بوسی لب شیرین کی تیری واسطی ہم ہین
یہ بد بیر ہیر تان چہدتی ہی او بیمار جانی دے

برس کر تو نہ لہر ا چشم طوفان اکو روتی ہے
ندی آنکہون کو چہینٹی ابر کو ہر بار جانی دے

برا ہی بیکسان عشق پر ظلم و ستم کرنا
نکر یہ بدعتین حسن غریب آزار جانی دی

قسم ہی تجکو ای دست جنون سودای کاکل کی
جو اک تار گریبان تک مرا بیکار جانی دے

وہ اپنی زہد پر نازان ہی ہین اوسکی کریمی ہے
نہ بحثی مجہسی واعظ کہد و تیکرار جانی دے

ترقی خواہ حسن اپتو ہزارون نغز ملازم ہین
نمکخوار قدیمی کو بس اب سرکار جانی دے

بہلا کیا فائدہ کہولون جو ہین شکوی کی دفتر کو
یوہین ہنی دی اسکو گو مگو ای یار جانی دے

سلگتی ہین سوز عشق سی اجگر نہین ہین کچہ
نکہا ان ہڈیون کو مرغ آتش خوار جانی دے

پہنسی گا حشر کی ان مظلمی مین خون ناحق کی
ہماری قتل سی باز آ تو او خونخوار جانی دے

نگہبانی کری کی موت اگر ہی زندگی باقی
نکر شرمندہ عیسی دل بیمار جانی دے

مثال تیر سیدہا منزل مقصود پر پہنچون
جو راہ راست پر یہ چرخ کجرفتار جانی دی

لگاوٹ چڑہی ظاہر داریون سی مجکو نفرت ہے
نکر یہ چاپلوسی مجہسی او عیار جانی دے

نہ لی جنس محبت دی کی دل بازار الفت مین
یہ سودا ہیچ دی کار رشک یہ بیپار جانی دی

نظر آتا ہی وہ بیزار خدا خیر کرے
پہر گئے پہر نظر یار خدا خیر کرے

پہر کسی بت کی محبت نے بنایا کافر
پہر پہنی پڑے زنار خدا خیر کرے

ٹوپی پہر گوشہ ابرو سی ہٹائی اوسنے
پہر کہنچی میان سے تلوار خدا خیر کرے

ٹیس پہر اوٹہنی لگی پہر اوسی گہنی گہیرا
پہر کراہا دل بیمار خدا خیر کرے

پہر ہوا جای مری جان [illegible] مین
[illegible] حسرت دیدار خدا خیر کرے

واى تقدیر کہ [illegible] ہی جس سے
[illegible] آزار خدا خیر کرے

روز ہجر آیا شب وصل [illegible] گذرے
پہر ہوے صبح کی آثار خدا خیر کرے
پہر اوسی طرہ کی زلفون کی ہین سب عشاق
پہر ہندی شہر مین تلوار خدا خیر کرے
دیکہون کس کس کی قضا کہیل رہی ہی سر پر
گنہ سب سے ہین گنہگار خدا خیر کرے
آج صیاد کی تیور نظر آتی ہین برے
چیکی مرغان گرفتار خدا خیر کرے
گل و نسرین و سمن پر ہی اوداسی چہائی

١٤٨

[illegible] گلزار خدا خیر کرے
کانٹی کہاتا ہی [illegible] مین
[illegible] خدا خیر کرے

تمام شد

متفرقات

تیری سوا سنا ہی نہین اس صفات کا
حقا شریک کوئی نہین تیری ذات کا

مضمون آبدار کہتی یک قلم رقم
بہر بہر دیا ہے موتیون سی منہ دوات کا

تسبیح تیری نام کی ہو زبان رہی
ثابت ہی جبتلک کہ یہ رشتہ حیات کا

وله

عدم کی سیر کی دنیا مین آکر اک جہان دیکہا
خدا شاہد ہی او بہت تجسا یان دیکہانہ وہان دیکہا

وله

شہجای دغدغہ کہین روز حساب کا
منہ اسطرف کو بہر نہی چکی آفتاب کا

وله

دیکہکر افتادگی سب نی عزیز دل کیا
خاک ہوکر مرتبہ اکسیر کا حاصل کیا

اہل ایمان کی نہو بعد فنا مٹی خراب
کب کسی نی مردۂ مومن کو گل در گل کیا

وله

کیا غذکو راوسکی سامنی جو خط و کاکل کا
بہلا یا منطقی کو مسئلہ دور و تسلسل کا

وله

اک پری پیکر کا بہر دیوانہ و شید اکیا
بہر غضب مین مجکو ڈالا ہائی لی کیا کیا

پوچہتی کیا ہو شب فرقت مین جو نی کیا کیا
رات بہر بکا کیا مین اثر بان گریہ کیا

وله

یہانسی بلبل شیدا تو آشیانہ اوٹہا
چمن سی تیری مقدر کا آب و دانہ اوٹہا

وله

ولہ

آج اوس گل کو ہمکنار کیا	خوب لپٹا بہت سا پیار کیا

ولہ

دم نہ دی آپ یہ کسطرح سی عالم اپنا	آتشی مین تو ذرا دیکھتی عالم اپنا

ولہ

غفران پناہ رند جہان سی گذر گیا	اچھا ہوا عذاب گناہ دردسر گیا

ولہ

کفر ہم جسکو سمجھتی تھی وہ ایمان نکلا	جسپہ پوتھی کا گمان تھا وہی قرآن نکلا
اب بہی آ جاؤ جو صورت نہیں دکہلاتی ہو	دم کو ہی دم کو مرا اور نہ مری جان نکلا

ولہ

دل مبتلائے گیسوئے دلدار ہو گیا	یارب مین کس بلا مین گرفتار ہو گیا
دق کا فراق یار مین آزار ہو گیا	عیسی سے اپنی جہتکی مین بیمار ہو گیا
رویا جو پہوٹ پہوٹ کی شوق جمال مین	اندہا تمہارا طالب دیدار ہو گیا
مر مر کی پہلی تہی مرض عشق سی بچی	کیون رند پہر تمہین وہی آزار ہو گیا

ولہ

پنہایا کون ومکان مین تو لامکان پہونچا	تری تلاش مین مین بہی کہان کہان پہونچا

ولہ

کچہ زیادہ ہی قلق اور بیقراری کل سی آج	او مسیحا غیر ہی حالت ہماری کل سی آج

ولہ

ہو گیا نظارۂ گل مین مرا نقصان صبح	کہینچکر پہاڑا ہی بلبل نی مرا دامان صبح

ولہ

۱۵۰

تو بهی آماده هوا و ساقی برای سیر باغ		بهر موی هی باده خوارون کو هوای سیر باغ
اب کهلا ای شنک گلشن مدعای سیر باغ		قدور خ سی سرو گل کا کاٹنا منظور تها
	ولہ	
جبین نه هو عرق انفعال سی واقف		تهو زبان الهی سوال سے واقف
نه هو مزاج مبارک ملال سی واقف		خدا کری نه تمهین میری حال سی واقف
	ولہ	
خط ده مکی کهیو اوس سی بانی سلام شوق		قاصد نه تجهی نه یاد رهی کا پیام شوق
	ولہ	
مل هی سے هیتا هی مجهی آفت جان ایک ایک		دل کو لی لیتا هی محبوب جهان ایک ایک
	ولہ	
سینی مین اپنی رکهتا سکندر بجای دل		پیدا جو آتی مین هی هو تی صفای دل
	ولہ	
خوش نهین آتی هین کچهه یه ظاهر داریان		کبهی کرتی هو جن لوگون کی خاطر داریان
	ولہ	
پیاله زهر کا سے ساغر شراب نهین		بغیر یار کی لطف می و کباب نهین
کمر کا مثل دهن کا تری جواب نهین		وه عضو کون سا هی جو که انتخاب نهین
غضب خدا کا هی کافر اعتاب نهین		زمانه پهر گیا تیری نظر کی پهرتی سے
کلیم سے صنم الله کو حجاب نهین		کهڑا هو بام په پرده اگر تو عاشق سی
مراد پر یه ترا عالم شباب نهین		خدا کا قهر هی نازل هوا هی هندوؤن

۱۵۱

فقیر لوگ سخی هی سوال کرتی هین

ولہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

152

ابہی وحشت مین جو آؤن سر دربان توڑ ون — تکڑی زنجیر اوڑادون در زندان توڑون
لب لعلین سے لڑا لعل بدخشان توڑ ون — دست رنگین سی ملا پنجۂ مرجان توڑ ون
کہو دون بتخانی کو کیون کس لیئی مسجد ڈہا ؤن — مجکو کیا ہی جو دل گبر و مسلمان توڑون
اپنی محسن کی نہ احسان فراموش کرون — وہ نہین ہون کہ نمک کہا کی نمکدان توڑون

ولہ

اب عرش تلک جاتی دل کی مری نالی ہین — بیتاب ہون نی دل کی کیا پاؤن نکالی ہین

ولہ

رخ کو پوشیدہ عبث ماہ لقا کرتی ہین — اچہی صورت کو چہپاتی ہین برا کرتی ہین

ولہ

بہار آئی جوانان چمن کیا کیا اکڑتی ہین — چمن شفاف ہوتی ہین خس و خاشاک جہڑتی ہین
رواج بادہ خواری اس قدر ہی دور ساقی مین — سر بازار مست و محتسب کا نہی گرتی ہین

ولہ

ہوا ہی قتل کی در پی ستمگر دست بکتے جاؤ — گلی پر بیگنہ چلتا ہی خنجر دیکہتی جاؤ

ولہ

کئی دن سی صورت دکہاتی نہین ہو — سبب کیا جو تشریف لاتی نہین ہو

ولہ

ہو کی بیزار عبث گہر کو نہ جاؤ آؤ — تہوڑی سی رنج کو اتنا نہ بڑہاؤ آؤ
دل نہین دیتا مین اسبات پر آزردہ ہو — روٹہی جاتی ہو اسی بات پہ آؤ آؤ

ولہ

مشق کر مشق کہ تا لطف سخن پیدا ہو — خود بخود شعر مین بیساختہ پن پیدا ہو

ولہ

پڑی ہین پیچ ڈہیلی سر سر باندہ — ذرا تو کہینچکر قاتل کمر باندہ
قفس مین جی مرا لگنی دی صیاد — جو پہر پہڑکون تو میرے بال و پر باندہ
نمک تہوڑا چہڑک دی پہر مزا دیکہ — نہ ٹانکے دی نہ پٹی زخم پر باندہ

ولہ

نکلی کہان تہی سفر کی خبر کی ساتہ — اپنا ہی کوچ ہو کا تمہاری سفر کی ساتہ
سویا نہ صبح تک رخ انور کے یاد مین — آنکہین تمام رات لڑائین قمر کی ساتہ
کیا دون خبر مین ہیچ مدان غریب کی — معدوم ہی فی الحال بہی تمہارا کمر کی ساتہ

ولہ

ہی زندگی ہی تو مرتے رہین گے — سدا دن مصیبت کی بہرتی رہین گے

ولہ

فرقت مین ہم نی عمر تلف کی ہہین جانتی — او جان جہان جان تو یون دی ہہین جانتی

ولہ

پابندیہ مرغ جان تنہا نہ قفس کا ہی — پہندا ہی تو گردن مین اک تار نفس کا ہی

ولہ

بیان کیجئی کیا واردات اتنی ہی — وہ بولتے نہین کچہ منہ سی بات اتنی ہی

ولہ

پایا جو اپنی ڈہب کا خریدار بک گئی — ہم مفت تیری ہاتہ جفا کار بک گئی

١٥٢

ظاہر ہلا کر خاطر مین کیا خوب کہین جہان سے
لا کہ نکلو رون سی ہی کی گلوری پان سے
میری یوسف کو ن سی تجہی کی کس عزیز [illegible]
دل تو کیا ہی تو ہی جان تنگ تو زبان سے

ولہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

کسکو نسبت دیجئی اوسکی رخ پر نور سے	خوبتر پایا پری سے اوسکو بہتر حور سے
پہر شب مہتاب مین سامان عشرت ہو نصیب	بادہ گلرنگ چہلکی ساغر بلور سے
تیشہ رانی کا نہ پایا مزہ کچہ شیرین سے	کوہ کن بہی کم نہین بیگار کی مزدور سے
غیر نی کیا کیا نبہائی ضبط لیکن یار سے	ہین ملاقاتین اوسی معمول ہی دستور سے
بعد مردن گلشن جنت جہنم ہوگیا	پہر گئی آنکہون مین صورت تیری شکل حور سے
وجہ جنسیت سمجہ اسکو جو اکثر شیخ جی	وجد مین آتی ہین آواز خر تنبور سے

ولہ

وصل کی شب بعد مین اٹہا صنی حاجات رہے	حشر کی روز تلک صبح نہو رات رہے
ترک ہو جای اگر اوس سی کبہی ملاقات رہے	دم نکلجای ہلا سی یہ مری بات رہے
قصد کرنا نہ بہت ربط بڑہانی کا ولا	مغتنم جان جو اتنی بہی ملاقات رہے

ولہ

خدا کی واسطی ملتی کسی قرینی سے	مین خاک چہان رہا ہون کئی مہینی سے
وہ ماہرو نہین ملتا کئی مہینی سے	الہی موت دی گذرا مین ایسی جینی سے

ولہ

آئی نہ عیادت کو بہی بیمار کی اپنی	لی خوب خبر تمنی گرفتار کی اپنی

ولہ

طبیعت اوسکی عبث مجہسی بی نیاز پہری	نیاز مند سی ناحق نگاہ ناز پہری

ولہ

جان بلب ہی مرا دل بیمار کس کی واسطے	نکلی جاتی ہے یہ جان زار کس کی واسطے

ولہ

اوس بیوفا کو مجہی اب الفت نہین رہی
الفت تو در کنار مروت نہین رہی
[illegible]
اب کوئی منہ دکہانی کی صورت نہین رہی

۱۵۴

[illegible]

ولہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

ہاتہ آتی ہتی محسوس نظر ہوتی ہے — کسی انسان کی ایسی ہی کمر ہوتی ہی
آج رخصت ہی مری کوچہ دلبر سی شد — در و دیوار پہ حسرت کی نظر ہوتی ہی

ولہ

چہہری کس لطف سی پہیری گلی پر اپنی بسمل کی — جو بس ہوتا مرا تو چوم لیتا ہاتہ قاتل کے
دکہاونگا اگر مین زور اپنی وحشت دل کی — تو چوڑی کی طرح توڑ دونگا حلقون کو سلاسل کے
گریبان چاک کر ڈالا کبھی ٹکڑے سلاسل کی — جنون تیری بدولت خوب نکلی حوصلہ دل کے
نہ بچا لیگا قیس اب لیلی تیری ناقی سے — مثال گرد دیتا جای گا سائی سی محمل کے
جنون نے بعد مجنون مجکو صحرا یا بیابان کو — روانہ ہوتا ہی عامل ہمیشہ بعد عامل کے
کشش گرداب کی شاید نہ دریا دکہاتی گے — مری کشتی بہی اولٹی ہوجکر پاس ساحل کے

ولہ

لالہ ہائے چمن کی سیر کوہ و صحرا اب کیجئے — تا کجا داغ جنون کو دل میں اخفا کیجئی
گلشن حسن میں لطافت کا نظارا اب کیجئے — رو برو ٹہلائی اور اوسکو دکہا کیجئی
راز پنہان محبت کو اب افشا کیجئے — خود بہی رسوا ہو چہی تجکو بہی رسوا کیجئی
اور بگڑی سی بہلی لگتی ہی صورت آپ کے — مو پریشان رکہتی یا کپڑ ونکو میلا کیجئی
دامن کہسار کی وحشت میں لگتی اب کیجئے — چیتہڑی دامن کی نذر خار صحرا کیجئی

ولہ

کیون رنگ حنا ہاتہ پہ اوسکی نہ گران ہو — گل ہاتہ میں لیتی ہی لچکتی ہی کلائی

ولہ

موت اپنی ہی تجہی یاد جو آئی ہوتی — گور کن مٹی میں مٹی نہ ملائی ہوتی

قسمت نہ لگی ہین ناساحل مراد

دریا مین ڈوبی ہی جو کام نہنگ سی

آنکہین لڑی ہین انسی اوی خانہ جنگ سی

دودو پہر گزرتا ہی جو شیخ کو سنگ سی

ولہ

دلبہا بار حسن کی آئینہ تجہی مین کیا ہو

ہوا آگاہ جو اپنی حسن سی تو بہلین کیا ہو

ولہ

نہالی گل کی ہی فرش بلبل نہین

صنوبر کیا بادل کی ہوتا گرفتار

ولہ

تن مین ہی توانائی نہ زور حمایت ہے	فریادرس عالم ہنگام کفالت ہے
ایماہی کنایہ ہی چشمک ہی اشارت ہے	معلوم ہوا اونکو اک چشم عنایت ہے
مردی کو نہ آسایش زندی کو نہ راحت ہی	ہر طور سی مشکل ہی ہر طرح قباحت ہے
چنگاریان اشکون مین نالون مین حرارت ہے	عشق بت سنگین دل اسباب شرارت ہے
آتی ہی صدا اوسکی کشتون کی یہ مدفن سے	یہ گوشہ تنہائی کیا گنج فراغت ہے

ولہ

آرزو وصل یار دیکہتی کب تک رہے	حسرت بوس و کنار دیکہتی کب تک رہے

ولہ

توقع مہربانی کی نرکہ صاحب جمالون سے	دغابازی کا او دل اب بہی باز آان خیالون سے
پڑین موئی میان مین وقتین باریک بینون کو	گراوس شمع رخ کی بند ہتی نہین نازک خیالون سے
رہی جو عہد آسایش مین گردن اونکی ربی ہے	مصیبت دیکہتی کیونکر اونہی نازونکے پالون سے

ولہ

طفلی مین بہی ہی یہی طبیعت جو آج ہے	یہ زہد بہی قدیم سی عاشق مزاج ہے

ولہ

جسی دیکہا سو ملک عدم دنیاسی راہی ہے	جلی جاتی ہین بند انکہین ہین پر ابادشاہی ہے

ولہ

انہی نغون کو جوتم ہاتہ لگانی دیتے	راہ گیسو مین ہم اوسدن کہی شانی دیتی
اسقدر سبز قدم ہون مین کہ گل چین مجکو	پہر گلگشت چمن تک نہین آنی دیتے
بات کرتی تو مین گالی ہی تمہاری سنتا	پاون بہی پڑتا اگر ہاتہ لگانی دیتے

ولہ

کسکو دیتا ہی پیالی بادہ گلفام سی

ہمتو شرمندہ ہین ساقی تری اکرام سی

ولہ

دبائی خنجر نہ بی کیا جوان نہین کسی

پہلی ہی تکا رکہ تصان نہین کسی

گمان بجد فنا ہی نہین سر راہ کا

[illegible]

وله	
اب چھوڑ دی حجاب کو پردہ اوٹھائے	مشتاق ہین جمال کی صورت دکھائے
وله	
کون کہتا ہی تو فاسق کسی کہوا تا ہے	سب وہی کرتی ہین جو کام تو فرماتا ہی
وله	
حضور قلب سی کسدم دعا نہین ہوتی	تری جناب مین کب التجا نہین ہوتی
نصیب شربت عناب لب نہین ہوتا	ہین وہ مریض ہون جسکی دوا نہین ہوتی
مقام ضبط کا ہی وادی شکستہ دلان	گری جو شیشہ بہی یان تو صدا نہین ہوتی
کوئی غریب مگر قافلی سے چہوٹ گیا	جو بند آج صدای درا نہین ہوتی
کدورت آئنی کی دور ہو نہ بی صیقل	صفائی قلب کی بی اتقا نہین ہوتی
گداز آتش غم نی کیا یہ جسم کا حال	جو استخوان کو بہی تو نمون صدا نہین ہوتی
وله	
بخط ہر ایک کو حکم تہ شمشیر ہے	مملکت مین ماہ رویون کی بڑا اندھیر ہے
ایک سی ہین مرد اور نامرد انکی عہد مین	ہر سگ دیوانہ انکی عہد مین اب شیر ہے
کوئی کافر بہی چہوڑا نہین اس ظلم کا	بی گنہ خون مسلمان ہو یہ کیا اندھیر ہے
میوہ ہای خلد کا مشتاق جو من ہی نہین	نعمت دنیا سی اب میری طبیعت سیر ہے
وله	
نسیم گیسوی مشکین یار آسے گئی	تن عروس کی بو ایک بات ہی گئی
وله	

جبرائیل گرفتہ قضا نے سر لائی ہی
اندری ذوق صحبت رندان بادہ نوش
ساقی سبو بدوش بطاعت اور کی آئی ہی

وله

پانون پڑ کر بی نہ ہونی کی رہائی تیرے
میری ہاتہ آئی کسی ہین جو کلائی تیرے

وله

رو برو وان شعلہ رو کی بزم مین کیون آ گئی
شمع کا نوری کی آنکہون مین [illegible]

وله

[illegible]

وله

[illegible]

اشعار فارسی

ولہ

یون مہکتا تہا نہ گلشن کبہی تیری بو سے — ہو گئی آئی ہی صبا آج تو کس گیسو سے
صبح تک شام سی کرتا ہون ترا ذکر جمال — رات بہر تہمتی نہین میری زبان تالو سی
فکر نی مجکو دیا مرتبہ اسکندر کا — شکل دلبر ہی عیان آئینہ زانو سے
رند مشرب ہون مرا مہر و محبت ہی طریق — نہ مسلمان سی کاوش نہ خلش ہندو سے
کہنہ مضمون ہی تو ہو پہر نہی جی مین فکر کرو — کمر یار کو باندہون ہی سو پہلو سے
تنگ خونریز کہون مردم چشم اوسکی نہین — کام تلوار کا لیتی ہے نگہ ابرو سے

ولہ

اگر تری کوچی مین گدا شاہ ہوا ہے — سایہ تری دیوار کا یا ظل ہما ہے

ولہ

سنتا ہی نہین وہ بت گمراہ کسی کے — ایسا نہو سن لی کہین اللہ کسی کے
دینی کو بیٹہی ہین بہت جان سی بیزار — مشکل کرو آسان کبہی لله کسی کے
جو تجسی غرض کہین اونہین غیر سی کیا کام — الفت نکو مین تیری ہوا خواہ کسی کے
ڈرتا نہ چلا آؤن کا اکدن تری گہر مین — سُنتی کا نہین بندہ درگاہ کبہی کے

ولہ

سحر کو ہم ہین اور وہ جان جان ہے — وصال یار مین شب درمیان ہی
بسینا حسن سے ہے چاہ ذقن کا — نہو پانی تو پہر اندہا کنوان ہی

ولہ

ہنی لاگ کسی نی لف گرہگیر سی آ گئی — اک سلسلہ تہا مجکو بہی زنجیر سی آ گے

[illegible]

کی بو بینیم اسے مہ روسے تو		ای ہلال عید ما ابروی تو
ازکدامی گلشنی اسے گل بگو		خوی تو نازک تراست از بوسے تو

قطعۂ تاریخ چاہ

خضر آب بقا یوسف بیر علم		قاسم حوض جنان ہست و اللہ علے
رند ترقیم نمود سال این چاہ جدید		جام پر آب دہد عوض چاہ علے ۱۲۶۰

تاریخ سبیل قادر علیخان

بانی وہ کربلا میں ہوا ہی سبیل کا		قادر علی جو خان ذو الاحترام ہے
مقبول کیون نہ ساقی کوثر کرین اوسی		دل سے پسند طبع تشنہ کام ہے
شیرینی اوسکی آب کی کیونکر بیان ہو		ہر آبخورہ پانی کا شربت کا جام ہے
آیا خیال کیجئے تاریخ اوسکی نظم		شاعر ہون میں بہی رند ہیچ اکام ہے
ہاتف پکار اوٹھا کی سر جان اردو سا		بانی یہ سبیل کا نذر امام ہے ۱۲۶۸

رباعیات

عاشق کو اپنی یاں نہ ترساؤ تم		پہر چاند سے شکل آکی دکہلاؤ تم
حیلہ کرسکے کو سے بہانہ کرسکے		جسطرح سے ہوسکی یہان آؤ تم

ولہ

تنہا جو کبھی یار کو میں پاتا ہون		بیتاب ہو دوڑ کر لپٹ جاتا ہون
کہتا ہی وہ مسکراکی ای رند سنا		میں تیری انہیں باتون سے گہبراتا ہون

ولہ

۱۵۹

مخمس غزل حکیم نواب میرزا

ہاتے ہین وہ دریا کے کنارے کئی دن سی
گلشن کی ہی کرتی ہین نظارے کئی دن سی
بگڑی ہی ہوی انداز مین سارے کئی دن سی
کہتی ہین نہیں ہین وہ ہمارے کئی دن سی
پہرتی ہین اونہین غیر او ہمارے کئی دن سی

ولہ

ہم کو ہوی شوق کی مارے کئی دن سی
آنکھون سی نہیں سوجہتا سارے کئی دن سی
[illegible] بس سی کنارے کئی دن سی
جلوی نہیں دیکھی جو تمہارے کئی دن سی
انہیں ہی نزدیک ہمارے کئی دن سی

١٦٠

وہ دیکھتی ہین اب لب بام آکی تماشا	مشتاق گلی مین ہین کہڑی والہ و شیدا
انبوہ سا انبوہ ہی ہنگامہ ہی برپا	عشاق سی ہی کوچۂ معشوق مین میلا
٤ رستہ نہین ہی پہیر کی یاری کئی دن سی	
کس طرح ہمارا دل بیتاب نہ ترسی	رہتا ہی نہان چار پہر یار نظر سی
کیا شبکو ملاقات ہو اوس شوخ قمر سی	بی صبح نکلتا نہین وہ رات کو گہر سی
٥ خورشید کی انداز مین یاری کئی دن سی	
بس چپکی ہی بیٹہی رہو کچہ منہ سی نہ لاؤ	نظری پہ کسی اور کو دو قسمین نہ کہاؤ
گردن کو جہکاؤ کہ اب آنکہون کو چراؤ	ہم جان گئی آنکہ ملاؤ نہ ملاؤ
٦ بگڑی ہوئی ہی تیور مین یاری کئی دن سی	
یہ عشق فسون کار نیا رنگ ہی لایا	اب آپ کو ہی ہنسنے لگا اپنا پرایا
لیلی جسی سمجہی تہی وہ مجنون نظر آیا	آخر مری آہون نی اثر اپنا دکہایا
٧ گہبرائی ہوئی پہرتی ہو یاری کئی دن سی	
آئینی کی مانند نظر آتی ہو حیران	مسی ہی نہ کاجل ہے نہ منہدی نہ [illegible]
کنگہی ہی جو نی ہی الٹ ہو پریشان	کس شستہ کا کل کا رکہا سوگ مری جان
٨ گیسو نہین کیون تمنی سنوارے کئی دن سی	
اب خشک نظر آتی ہی جو چشم ہے پرنم	ہر بات مین پہرتی نفس سرد ہی ہو ہمدم
کس کی لئی صاحب نی بنایا ہی یہ عالم	کس چاک گریبان کا لیا آپ نی ماتم
٩ کیڑی ہی نہین تمنی اونار ہی کئی دن سی	
سکرانی کا ہنگام ہی شکوہ کرین کیونکر	افضال الہی سی کرم اونکی ہین ہم پر

ہوئی ہین عنایات خطاب اپنی تو کر
وہ دیوانی ہی سودائی ہوئی [illegible]
١٠ ان ناخنون ہی جالی ہین [illegible]
زبان ہی ہی جو ہنگ کی وہ ہی [illegible]
کیا عوض کرین آپ سی [illegible]
١١ دل ہنس لگی ہی آپ کی [illegible] مین ہمارا
مین بندہ بیدام ہون تمہاری کئی دن سی
بیجا ہی مری جان اب انکار نہ کیجی
جو دل مین تمہاری ہی وہ سب ہم ہین سمجہتی
انداز وہ شوخی ہی جو [illegible]
پامال کروگی [illegible]
١٢ اب کہیلیان ہین چال مین یاری کئی دن سی
ہی اسکو یقین اونکی نہ آنی سی یہان [illegible]

[illegible]

١٣ [illegible]

١٤ [illegible]

١٥ [illegible]

۱۵

[illegible]

او سکو چہی سی کب اس مین چلتی ہین ستی		کائی ہوی وہ راہ حسین چلتی ہین رستی
بر خوف ہی راہون مین کہین چلتی ہین رستی		ڈرسی تری کاکل کی نہین چلتی ہین رستی

۱۶ دم بند ہین اس سانپ کی مارے کئی دن سی

اب ربط ہین اگلی نہ ملاقات ہی ایسی		وہ چین جبین صاف ہی بخشش کی نشانی
اس ماجری سی اسند کہ آگاہ ہو تم بہی		بہر شوق سی کیا اوس عیار سی بگڑی

ہوتی تہین باہم جو اشارے کئی دن سی

۱ مسدس سوم بافسانہ محبت

پیش ازین یار ترا عاشق شیدا تہا مین		ہمہ تن آئنہ سان محو تماشا تہا مین
بستۂ سلسلۂ زلف چلیپا تہا مین		کو بکو شہر مین تیری لئی رسوا تہا مین

اک زمانا ترا عاشق مجہی بتلاتا تہا
۲ اونگلیان اوٹہتی تہین جس راہ سی مین جاتا تہا

مدتون بلبل مست گل رخسار رہا		سالہا سال تپ ہجر سی بیمار رہا
چشم میگون کا تری محو الہ و سرشار رہا		سحر نرگس جادو کی گرفتار رہا

بیخودی تیری لئی آٹہ پہر رہتی تہی
۳ دو دو دن تک سر و پا کی خبر رہتی نہ تہی

آتش ضبط سی دن رات جگر پکتا تہا		حال دل اپنا کسی سی نہ مین کہہ سکتا تہا
یاد آتی تہ رخسار مین اک سکتا تہا		ہو کی ششدر مین کبہی چار طرف تکتا تہا

گاہ بیگاہ کوئی بات جو تو اس ڈہب کی
دن کی پوچہی جو کسی نی تو بتائی شب کی

۱۶۱

غافل لاکہون ہی ہی اوس شوخ کی جنون آئی ہی
[illegible]

۵
رحم کر اپنی جوانی پہ کر اوس کا خیال
سول لیتا ہی عبث جی کی لیی یہ جنجال
خون عشاق سمجہتا ہی وہ بہی ہے حلال
خوب اطوار سی اوس بت کی ہین ہم واقف حال
ہمنی تاکید یہ کی مثل ہی لاثانی سی
دل لگا لیجی کو دی بیٹہنا نادانی سی

پہلی اشفاق و عنایات سی پیش آتی ہی
غمزہ و ناز و کرشمہ سی دکہلاتی ہی
دام تزویر وہ سو رنگ کا پہیلاتی ہی
مثل جو یاد اونکی ہر اک بات پہ جی جاتا ہی
لاکہ معشوق ہون مین اک عربدہ پرداز ہی وہ
بی مروت ہی ستمگار ہی جانباز ہی وہ

یاد آئینگی یہ باتین تجھی جب بیٹھ کی رو ئیگا		دیکھ پچھتائیگا تو مان کسی کا کہنا
ہات مل مل کی کہیگا کہ کوئی کہتا تہا		آنکھیں کہل جائینگی نشہ اوتر جائیگا

جان اور بوجھ کی نادان ہو ہشیار ہے
دوستانہ تجھی سمجھا چکی مختار ہے تو

۱۰

سن سارہ جاتا تہا ایک ایک کے باتین سنکر		مطلقا پند و نصیحت نہیں کرتی تہے اثر
جس جگہ بیٹھ گیا کاٹ دئی آٹھ پہر		عشق بازیگا تری جن جو چڑھا تہا سر پر

مین کہان خواب و خورش اب تو خود کام کہان
جس کا دل ہو ڑا سا پکی اوسی آرام کہان

۱۱

مور آئی تہی نظر یا کوئی انسان دیکھا		دل مین کہتا تہا تجھی جیسی تہا ایسا جان دیکھا
حیف صد حیف یہ کیا خواب پریشان دیکھا		پہر نہ یکبار ہی اوسکو کسی عنوان دیکھا

وصل کس طرح سے اوس شوخ ستمگر کا ہو
نام معلوم ہو جس کا نہ پتا گھر کا ہو

۱۲

آج اب اپنا گلا کاٹ کی مرجاؤن مین		ڈھونڈنی اوس گل رعنا کو کہان جاؤن مین
عشقبازی مین بہلا نام تو کر جاؤن مین		وہ تو گذرا نہ ادہر جیسی گذر جاؤن مین

شمع و گل گور پہ شاید وہ چڑھانی آئی
پیٹتی روتی جنازی کو اوٹھانی آئی

۱۳

لاتی تہی آفت تازہ شب فرقت لیکر		دن تو ہو جاتا تہا ہر طور سی پل بہر کی بسر
روز کرتا تہا شب ہجر کو مر مر کی سحر		مُردنی شام سی چہا جاتی تہی میری منہ پر

۱۵

پہر سحر وصل کی کرتا تہا مین خالق سی دعا
کربلا جاتا تہا نوحہ جنون مین روتا تہا
علم حضرت عباس دن مین باندھا جاتا
پیر دیوار کا تیری سر ٹکرانا
نقش و تعویذ بہت سی جلائی ہوئی

۱۶

۱۶۲

جتنی باقی تہی اوتنی بہی سہی ہوش بجا — بیحواسی ہوئی طاری مجہی غش سا آیا

۱۹
آ کیا سینی سی ہونٹوں پہ مرا دم گہٹ کر
بر دا طراف کا عالم ہوا بہضین جہٹ کر

دیر کی بعد طبیعت ہوئی فی الجملہ بحال — کچہ تسلی ہوئی کم ہونی لگی رنج و ملال
دل مشتاق تہا از بس تر اجویائی جمال — جان مہجور کو دہ چند ہوا ذوق وصال

۲۰
درمیان نامہ و پیغام مری جان ہوی
قول و اقرار ہوی وصل کی سامان ہوی

شکر صد شکر ہوی ہجر کی ایام تمام — زندگانی کی ہوی مجکو امید اے گلفام
گرچہ آغاز برا تہا یہ ہوا نیک انجام — صبح وصل آئی نظر گذری مصیبت کی شام

۲۱
لائی تشریف مری گہر میں سرافراز کیا
جو تصور میں نہ تہا مجسی وہ انداز کیا

آتی ہی ڈال دی ہاتہ گلی میں میری — خوب سا روی مرے ساتہ گلی مل مل کی
اپنی آنچل سے مری آنکہوں کی آنسو پونچہی — منہ پہ منہ رکہی ہوی دیر تلک کہتی رہی

۲۲
رنج ہوتا ہی نہ رو تجکو مری سر کی قسم
جان رو رو کی نہ کہو تجکو مری سر کی قسم

جشن شکوی کا ہی ہنگام نہ کر حال تباہ — ہو قلق دشمنوں کو رو وین ہمارے بدخواہ
مجکو بہی رنج جدائی تہا نہایت واللہ — عالم الغیب مری حالت دل کا تہا گواہ

تجکو باور نہیں آنی کا تو کیا واقعہ ہی
جو مری دل پہ گذرتی تہی خدا واقف ہی

۱۶۳

پہولتی ہی بہتی مری یاد تجہی کوئی گہڑی
کس طرح صدمہ تہا نگاہ میں تن بہر تہا
کون سی شغل میں مصروف رہا کرتا تہا

۲۶
میں نی آغاز کیا سن کی یہ افسانۂ غم
بیان کردی گذری تہی جو کچہ ظلم و ستم
[illegible]

عشق تہا تم سی مجہی مجہی تمہین تہی الفت
رات دن یون ہی گہا کرتی تہی باہم صحبت

لب بہ لب سینہ بسینہ تہا
۳۳

گہر تلک بہی نہ جاتی تہی مری بالا حضرت
۳۴

۲۸

اوسکی دیوانی ہین ہم آپ پہ جو شیدا ہو	جان دین اوس پہ کوی ہم پہ اگر مرتا ہو
واسطی اپنی جو بدنام ہوا اور رسوا ہو	کسطرح اوس سی محبت نہ ہمین پیدا ہو

بوالہوس ہمکو ہراک پیر و جوان ملتا ہی
چاہ نی والا زمانی مین کہان ملتا ہے

۲۹

واقعی مجہی اسی طور سی تم پیش آئی	جو نہ دیکہی تہی وہ الفت کی مزی دکہلائی
چین آرام جو صاحب کی بدولت پائی	لا بیان ہین وہ زبان پر کوئی کیونکر لائی

راحتین وہ کسی دلبر سی نپائین مینی
لذتین سات تمہاری جو اوٹہائین مینی

۳۰

دلدہی تہی کسی ہر وقت تمہین مد نظر	حال پرسی ہی مین ہوتی تہی بسر آٹہ پہر
اوٹہنی دیتی تہی تم پاس سی مجکو دم بہر	بیشتر زانو کو کرتی تہی مری بالش سر

میری ہی فکر تمہین شام و سحر رہتی تہی
دین و دنیا کی نہ صاحب کو خبر رہتی تہی

۳۱

عاشقانہ غزلین بندی سی پڑہواتی تہے	کتنا خوشگو ہی تو تعریف بہی فرماتی تہی
پان میری ہی لگائی ہوی خوش آتی تہی	اور سی لیکی گلوری نہ کبہی کہاتی تہے

سرمہ مین دیتا تہا مسی مین ہی ملواتا تہا
منہدی مین ملتا تہا گہنا مین ہی پہناتا تہا

۳۲

یاد ہی لیٹتی سونی کو جو ای حور لقا	سر مرا رکہتی تہی بازو پہ ہٹا کر تکیا
اور کہتی تہی مری سات لپٹ کر سوجا	صبح تک یون ہی پڑا رہیو نہ کروٹ لینا

ابتدا مین تو یہ اخلاص جتایا تم نے
جعل کر کے مجہی بہنسی مین پہنسایا تم نے
جو نہ سمجہا تہا کبہی لطف دکہایا تم نے
بعد چندی یہ مری جان ستایا تم نے
نہ وہ صحبت نہ وہ الفت نہ مدارات رہی
آٹہوین ساتوین کی مجہی ملاقات رہی
۳۵

[illegible]

۳۸	اب کسی اور سے تم جی کو لگا لو اپنے دہیان میرا نکرو دل کو سنبہالو اپنے	
سنتی سنتی تری او کہڑی ہوئی باتیں ہر بار باندہی لطف ملاقات سمجہ کر بیکار		بخدا میرا بہی جی ہٹ گیا تجہسی دلدار رفتہ رفتہ ترے ملنے سے گیا خو دا بیکار
۳۹	صدمہ ترک ملاقات گوارا کرکے کیا کروں بیٹہ رہا تجہسی کنارا کرکے	
یہ نکہا تو مری جان بہلا کیسا کرتا وصل میں ہجر میں کسطرح گوارا کرتا		کیا بجز اسکے علاج دل شیدا کرتا کب تلک ظلم و ستم روز کے دیکہا کرتا
۴۰	ہر طرح اپنی طبیعت کو سنبہالا میں نے خار الفت کو ترے دل سے نکالا میں نے	
خود کو اوغیرت شمشاد ہی سمجہایا پہول سی شاخ کا تری دہیان بہول گیا		کس لئے ان سرو قدوں سے ہی پہلا پایا باغ سبز اور زبانی کا اوسی دکہلا یا
۴۱	دل لگا جس میں اوسی شغل میں مصروف کیا مختصر قصہ تری عشق کو موقوف کیا	
بالکل دل سے ہٹی یاد محبت تیرے بلکہ یاد نہیں کیسی تہی صورت تیرے		مضطرب آہ نہیں کرتی مجہے فرقت تیری کون عاشق ہے کسی باقی ہے الفت تیری
۴۲	ہمکو تم بہول گئے تم نہ ہمیں یاد رہے ہم تہ دیوانے رہے تم نہ پریزاد رہے	
شعر مہر منی کا پیغام جو بہجوایا ہے		مہربانی کی کرم بندے پہ فرمایا ہے

۱۶۵

جب کسی بات کا باعث ہو فی الحال کیا

نامہ شوقیہ

مرے دلربا محرم ہمدم غمگسار انیس دل و مونس جان زار ریاض لطافت سرور دل و راحت جسم و جان سلامت رہی اور سلامت رہی سلامت رہے [illegible]

کرم ہو فی الحال کی تو دل کو جم تری دل کو معلوم ہے ہم سب ہیں ان کی قدر کی ہے قہر زبان گذرتا ہے جبکہ فقط ہم پہ یہ جان ہم حال عالمت مری خوب ہے نشہ ہجر میں نت نبی معلوم ہو تجہکو بعد سلام زبان ایک ہے [illegible]

غم عشق اوس کو جتانا تہا کب
کسے پر ہو عاشق نہین رنج و غم
تو بتلاو آ تو نہ پہانا تہا کب
غرض صبر کو چہاتے کی سل کب
اسے غم مین سے منازل کب
تصور تہا تیرا اور سے وہیان مین
نبتی جان گویا اور سے جان مین
یہ دل راہ پہر جان مارا کب

مجھی آہ و زاری سی یان کام ہے	مین کیونکر کہون تجکو آرام ہے
نہین بی اثر ہوتی عاشق کے آہ	کری اور کرے دل مین دلبر کی راہ
زبان پر نہ لاتے ہو گو حال دل	نہ جانی کوی تا کہ احوال دل
مگر جی مین واللہ ہوگا خیال	وہ محروم یان سی گیا بی وصال
اوڑاتا تہا اگر جو کوچے مین خاک	وہ دیوانہ یان سی گیا دردناک
مجھی اب یہ ہے رنج ہے اور ملال	اسی بات کا ہر گھڑے ہی خیال
نہ بیٹھی گھڑے بہر ہی تنہا بہم	عبث وصل سی ہو گئے متہم
رہا ہجر ہے وصل کی رات سے ہے	نکی شرم سے اوس نی تو بات ہے
مین ناشاد اک شب نجاتا اگر	نہوتا جدائی کا رنج اس قدر
عبث دل لگا کر غضب مین پڑا	مصیبت مین رنج و تعب مین پڑا
رہا درمیان میری اوسکی حجاب	نسر کا دو شالی کا رخ سی نقاب
تصور رہے ہے دل مین کرتا ہوا	چلا جاتا تہا آہین بہرتا ہوا
قلق جبکہ از حد زیادہ ہوا	تو رو رو کی پس اس غزل کو پڑہا

غزل

مجھی اوسکی کوچی سی آنا تہا کیا	ادھر آنا تہا تو دل لگانا تہا کیا
لگاتی ہی دل سے کے پہنسا ہجر مین	یہ کیا ہو گیا مینی جانا تہا کیا
اوسی دوستی جو نہ منظور تہے	تو پہر اپنے گہر مین بلانا تہا کیا
مری حال پر گر نتہے چشم لطف	تو چھپ چھپ کی آنکہین لڑانا تہا کیا
دکہانا تہا پہر جو منہ چاند سا	تو اکبار صورت دکہانا تہا کیا

رہی گا مری پاس تیرا نشان — گرونگا مین تعویذ دل حرز جان
اور اکثر جو فرقت مین کہبراون گا — اوسی لال کرکرکے گلے کہاون گا
یہ نامہ لکہا فرخ آباد مین — بہرین حسرتین جان ناشاد مین
یہان سی بریلی کو جاتا ہون مین — قدم اپنا آگے بڑہاتا ہون مین
جو باقی رہا میری جان دم مین دم — تو پہر آن کر دیکہتا ہون قدم
بجالاون گا سب حق بندگی — غلامی کرون گا مین تا زندگی
نہ چہوڑون گا تجکو کسی حال سی — مین قربان ہون جان اور مال سی
جواہر جو تو ہی تو مین جوہری — مین دیوانہ ہون تو اگر ہی پری
اگرچہ نہین تجہ پہ ہرگز گمان — کہ ہو غیر کی حال پر مہربان
ولیکن مین مجبور ہون بی شک جور — کہ ہی عشق مین بدگمانی ضرور
خبر میری مرنی کی جب تک نہ پای — مجہی چہوڑ اور سی دل لگای
کہ شاید مین جیتا پہر آیا وہان — ہوی غیر کی بس مین تم میری جان
یہ سنتی ہی جی سی گذر جاون گا — یقین جان بی موت مر جاون گا
ذرا یہ بیان میرا سب آپ کو — نہ سنا کوی کچہ کہی آپ کو

یہ خط ہی مرا میری دلبر کی نام
ہوا ختم نامہ یہان و السلام

بسم الله الرحمن الرحیم

لائق حمد و جواہر ثنا شایستہ زیور رداء کبریا خداوند واجب التعظیم جل شانہ

مجنون عشق لیلای سخن از بطن مادر همزاد آورده بود بالآخر هوای شاعری در سر
افتاد و اکثر اوقات مراثی و سلام و رباعیات در عزای مولانا و مولی الکونین ابا
عبدالله الحسین منظوم میکرد و تخلص **وفا** می نمود و بیشتر گوهر بی بهای غزلیات
هم بشان بیان در سلک نظم انتظام میداد و دیوانی ضخیم ترتیب داده بود از میر مستحسن
خلیق که در فن مرثیه گوئی عدیل و نظیر ندارند شغل مشاورت میداشت بعد چندی
میر موصوف روانه فرخ آباد شدند و راقم اثیم بتاریخ هفتم رجب سنه ۱۲۴۰ هجری از فیض آباد
وارد دار الخلافه لکهنو گردید از حسن اتفاقات با جناب مولانای معظم و مکرم زبدة الشعرای
عالم خلاق المعانی نهنگ بحر سخندانی غواص بحار کمال فارس مضمار سحر حلال صیرفی
دیار بلاغت محک عیار فصاحت چکیده قلم اعجاز رقمش اگر مغز قلم گویم بجاست و نازکان
بلیغ و تماشش را اگر یوسف وقت خوانم زیباست ابلغ البلغا و افصح الفصحا جناب خواجه
حیدر علی صاحب متخلص **بآتش** مد ظله العالی ملاقات اتفاق افتاد بصد شوق و کمال ذوق
استدعای تلمذ بخدمت فیض موهبت شان نمودم از وفور مهربانیها و اقتضای حسن اخلاق
که سجیه مرضیه و شیوه مستحسنه ذات بابرکات ست عرض آثم مقبول گردید از آن روز داخل زمره
شاگردان عقیدت گزین و حلقه بگوشان ارادت آئین گشته استفاده غزل گوئی
از جناب معز الیه حاصل کرده و میکنم و تخلص خود که اسم با مسمی ملی فنم حسب ارشاد جناب مخدومی
رند قرار دادم و اجزای سابقه که مثل یوسف عزیز میداشتم و بروی اخوان زمان
بالتمام در چاه انداختم و انچه از ابتدای شاگردی جناب مخدومی الغایه آخر ماه رجب سنه ۱۲۵۸ هجری
سلک و را برین دیوان کردم داخل کلیات هذا نموده موسوم **بگلدسته عشق** ساختم التماس
بخدمت منصفان زمانه آنکه اگرچه مقتضای بشریت خطائی رفته باشد از دخل بیجا بدرستی آن پردازند که
هیچ نفس نشد خالی از خطا بود و از خوشه چین مزرع حد ابد عای خیر یاد فرمایند فقط

دیوان ثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اک جہان دیوانہ اوس زلف دوتا کا ہوگیا
ابتدا ہی مین یہ سودا انتہا کا ہوگیا

آپ کو کہو یا گر جویا خدا کا ہوگیا
راز جس پر منکشف فقر و فنا کا ہوگیا

ہمکو بہی آخر حضور قلب ہوتا ہی کبہی
عرض کر لین گی جو موقع التجا کا ہوگیا

خال رخ کی عشق مین تی ہین جا شق سیکڑون
سنکہیا کا عالم اس حب شفا کا ہوگیا

کیا اثر پہیلا ہی میری نالۂ جانسوز کا
شعلۂ آتش ہر اک جہونکا ہوا کا ہوگیا

حائل نظارۂ دیدار کیا ہوگی نقاب
دور پردہ جس گہڑی شرم و حیا کا ہوگیا

اوس نگاہ تیز سے دل ہوگیا جبدم دو چار
مین نی جانا سامنا تیر قضا کا ہوگیا

سجدۂ عاشق سہی او بت تجکو کیا حاصل ہوا
مفت بی ایمان اک بندہ خدا کا ہوگیا

حور کی غمزی ادا سی جنت مین کیا خوش آئین گے
اوپر پر وہ کشتہ جو تیری ادا کا ہوگیا

بت پرستی مین جو آئی اوس بت کافر کی یاد
نالۂ ناقوس مین عالم بکا کا ہوگیا

یاد آیا می کہ معشوقون مین بہی ہین الفتین
قحط اپنی عہد مین مہر و وفا کا ہوگیا

ٹالنا منظور تہا ہر چند پہلی سی و لے
حیلۂ معقول صاحب کو حنا کا ہوگیا

پا نہیچی اوس شوخ کی پر بن گئی اوڑنے لگا
باد پا اوس ترک کی نیچی ہوا کا ہوگیا

خار و خس ہوتی ہین پیدا جس جگہہ ہی سرو گل
کیا چمن مین اختلاف آب و ہوا کا ہوگیا

ہی یہی عالم ہوئی یار کا تو دیکہنا
کچہ دنون مین وہ قد بالا بلا کا ہوگیا

غم فراق نے کیا حال کر دیا دل کا
سنو تو عرض کرون تم سے ماجرا دل کا

کرے اودھر کو سرایت نہ عارضا دل کا
بہت قریب جگر سے ہے فاصلا دل کا

مسیح وقت نکر تو معالجا دل کا
کہ جان گسل نظر آتا ہے عارضا دل کا

ہم ابتدا ہی سے کہتے تھے یا الٰہی خیر
کہین نہ طول پکڑ جائے عارضا دل کا

طریق عشق مین پیش آئے مرحلے کیا کیا
معین و یاور و ناصر رہا خدا دل کا

ٹپک رہا ہے نہین ہے تون سے پہلو مین
مسیح قابل نشتر سے آبلا دل کا

فسردگی ہے طبیعت کو عہد طفلی سے
نہ تھا شباب مین بھی مجھکو ولولا دل کا

کرانکو والم اے چرخ نا انصاف
حباب سے بھی ہے نازک یہ آبلا دل کا

و نو ضبط سے دم گھٹ کے آگیا لب پر
مگر زبان پر آیا نہین گلا دل کا

کہا تو کرتے ہو تم پر مجھے یقین نہین
کہو تو آج کرون مین معاوضا دل کا

صفائی بخشتا ہے تیغ یہ ہی فوق اسے
کرے گی صورت شاہد مقابلا دل کا

نوای چغد سے ہین گوش آشنا جنکی
خوش آئیگا نہ اونہین زمزمہ عنادل کا

چھڑایا چاہتا ہے شغل عشق سے واعظ
کبھی کبھی کا جو باقی ہے مشغلا دل کا

دو روزہ زندگی مین جان سے کیا ہی تنگ
مجھے ہلاک کیا اسنے ہو برا دل کا

نجات محکمہ حشر سے نہ پائیگا
پڑے گا سامنا اک روز تجکو عادل کا

قلق کا ہی ہے عالم وصال ہو کہ فراق
مری سمجھ مین نہین آتا مدعا دل کا

سبیل عشق کا سالک ہو خضر راہ نہ ہو
لگائیگا کسے تجھے ٹھہری یہ ہمنوا دل کا

برنگ غنچہ پژمردہ مضمحل ہے غریب
عجیب حال کیا تو نے بیوفا دل کا

بجز خدا نہین کرتا رجوع بندے سے
کیا ہے تجربہ مشکل مین بارہا دل کا

[illegible]

بزم غم شبیر مین جو چشم سی نکلی	ہر اشک کو تسبیح کا اک دانہ سمجھنا
جو دل کہ بھرا ہو محبت سی جہان کی	اوس دل کو دلا یار کا کاشانہ سمجھنا
نامہ جو لکھا ہی وسی کہ چھوڑ یو صاحب	وہ خط غلامی ہی نوشتانہ سمجھنا
کافر ہون نہ پہونکون جو تری کعبی مین او شیخ	ناقوس بغل مین ہی چھلانہ سمجھنا
دیدار دکہا دیجی غش آئین تو آئین	عاشق ہون مین عاشق مجھی موسی نہ سمجھنا
رکہنا نہ توقع دل نادان تو کسی سی	اسوقت مین اپنون کو بھی بیگانہ سمجھنا
حاصل نہین سمجھانی سی ناصح تو سمجھہ تو	کیا سمجھی بہلا یہ دل دیوانہ سمجھنا
بہکا ہوا عاشق نظر آجای جو کوئے	اوس چشم فسون ساز کا دیوانہ سمجھنا
جیا ہون تو نکل جاؤن ابھی پیچ سی تیری	او لجھا مجھی او زلف چلیپا نہ سمجھنا
سرکشتگی جو قد ہون پہ کری آہ وفا مین	یہ بھی مدد ہمت مردانہ سمجھنا
صحت تری ممکن نہین بس کہ دل بیمار	یہ گورکن آیا ہی مسیحانہ سمجھنا
ہر حال مین خوش رسند ہون تم خوش ہو کہ ناخوش	بندہ ہون سبھی مجھی عاشق شیدا نہ سمجھنا
بلوا دی جو ہوش ربا دیکھہ مرا ظرف	ساقی جو بہک جاؤن تو دیوانہ سمجھنا
آجای کہو ٹہیر اگر پاؤن کی نیچی	ای شمع رخو مرقد پروانہ سمجھنا
دیکھو کسی پہیری پہ جو گیسو کوی بلدار	افعی ہی او سی زلف چلیپا نہ سمجھنا
جو پایا ہی اگر رتبہ عالی کا جہان مین	ادنا سی ہی خود کو بھی کہیں اعلا نہ سمجھنا

ای رشک نہ تکنا کبھی ارباب ورع پاس
اک بیٹہنا اوس سی جیسی بندانہ سمجھنا

دل کس سی لگاؤن کہین دلبر نہین ملتا	کیا ظلم سہون کوی ستمگر نہین ملتا

۱۷۱

گوہر نہین ملتا ہے کہ زرگر نہین ملتا
ابرو کی محبت مین کسی زیست سے منظور
مر جاؤن گلا کاٹ کی خنجر نہین ملتا
رندان کی آشام نہین جام کی مانند
... جاؤن بہت مین جو ساغر نہین ملتا
اس گنبد گردان کا دلی در نہین ملتا
کیا لوح ... نہین ملتا

[illegible]

مزا دل سے اوٹھا جاتا ہے لطفِ زندگانی کا
مجھے پیری میں یاد آتا ہے جب عالم جوانی کا

برنگِ فصلِ گل جہان میں ہے موسم جوانی کا
پلا ساقی کوئی ساغر شرابِ ارغوانی کا

گذشتہ سال تک حسن شباب ایسا تہا اوسکا
پہٹا پڑتا ہے جوبن اب یہ عالم ہے جوانی کا

حقیقت مین وہی ہے قمری ابتک مین شہی ہون
سنا تہا ذکر موسی سے جو تیری لن ترانی کا

تری خوش لسر اجیسی بنا یا خانۂ دل کو
دیا ہے دیدۂ حیران کو عہدہ پاسبانی کا

کسی سے وقت خواب افسانۂ الفت نہ سنانا تم
اوڑا دیتی ہے نیندا و تنا اثر ہے کہانی کا

ہنسی سے گالیان دیتی ہو دوپہر کو یہ دیتے ہے
غضب ہوگا اگر لیکا پڑے گا بدزبانی کا

قد بالا دکہاتی پنا وہ گلشن مین جا بیٹہین
ہوا ہے کاٹنا منظور سرو بوستانی کا

رہا افسانۂ عشق و محبت ناتمام ابتک
کیا ہے خاتمہ بالخیر کس نے اس کہانی کا

بنی ہے شاخ گل منبر چمن اک بزم ماتم ہے
ملا ہے بلبل نالان کو عہدہ روضہ خوانی کا

جدا ہوتی نہین ہین لب سے اپنا خاموشی ہین کبہی
نتیجہ یہ ہوا حاصل ہمین شیرین بیانی کا

دل مضطر کو فرقت مین بڑی تسکین ہو نیگی
کمال مہربانی ہے جو بہیجا دو نشانی کا

پس از مدت جو آئی ہے طبیعت تو کہان آئی
نہ پہونچی خط جہان تک قمع نہ پیغام زبانی کا

عیادت کو وہ آتی تہی مگر ہم غش مین لیتے تہے
نہ دیکہی اون کی صورت ہی یہ تہا ناتوانی کا

ہوئی ہین دست و پا بیکار رہ حسن ہی ہمسر
نظر آتا ہے نقشا اور کچہ بہزاد و مانی کا

اوسی حور و پری بتلاتی ہین جو لوگ انسان ہین
کہین یہ روح مجسم ہی لقب ہے سیر جانی کا

زبان قاصر ہے کیونکر اوس کا شکریہ ادا ہوگا
عنایت کا توجہ کی نظر کا مہربانی کا

فراق یار مین مذکور ہی کیا ہی اوساقی
جلن تیزاب کی ہوتی جو بیتا گہونٹ پانی کا

گہلا کر میری جسم زار کو اوسکی جدائی مین
فراق یار نے پیلا بنایا ناتوانی کا

کارخانے جتنے ہین دنیا کے سب ہین بے ثبات / آنکہ سی جو آج دیکہا کل وہ افسانا ہوا

ہنستے ہنستے دل لگی کیونکر ہلی نا پا جو آج / سرو کا قد اوس سہی قامت کی تاشانا ہوا

یوسف مصر محبت کیسا ارزان بک گیا / نقد دل قیمت ہوی اک بوسہ بیعانا ہوا

جلکی اوسنے جان دیدی نالی کرکی رہ گئے / عشق بلبل پر ہی فائق عشق پروانا ہوا

عشق دندان کی خطا پر قتل جو مجکو کیا / اس لیی شمشیر قاتل مین بہی دندانا ہوا

مینی جانا کاسۂ سر ہی کسی میخوار کا / واژگونہ دست ساقی مین جو پیمانا ہوا

مژدہ باد ای بادہ خوار و دور واعظ ہو چکا / مدرسی کہود دی گئی تعمیر میخانا ہوا

رندؔ ہین ہو نازل سی ہمین جو ای فقیہ مزاج / اس لیی طور سخن ہے اپنا رندانا ہوا

۱۷۳

آفت شب تنہائی کی ٹل جای تو اچہا / گہبرا کی جو دم آج نکل جای تو اچہا

او جان حزین جانا ہی اک دن تجہی آخر / اب جانہ تو بہتر ہی کہ کل جای تو اچہا

جہکوا دیا سر ضعف نی قاتل کی قدم پر / تلوار اگر اوسکی اوگل جای تو اچہا

بہتر نہین ہی صورت جانان کا تصور / دل اور کسی شی سی بہل جای تو اچہا

اک سل سی ہی کلیجی پہ نہین روح بدن مین / چہاتی کا پہاڑ آہ یہ ٹل جای تو اچہا

دیوانہ عبث شہر کی گلیون مین ہی برباد / مجنون کسی جنگل کو نکل جای تو اچہا

او آتش دل پہونکدی تن اشک بہا دی / یہ جای تو بہتر ہے یہ جل جای تو اچہا

ہر مرتبہ دشمن کی ارادی مین ہی وہ لطف / اٹہ در سے اگر مجکو نکل جای تو اچہا

پہر کرنا ہی دشوار یہ جب آ ہی تو آستے / ایسی ہین طبیعت جو سنبہل جای تو اچہا

تابوت مرا تہم کی اوٹہاو ابہی یارو / وہ بہی کف افسوس جو مل جای تو اچہا

گر گئی کٹ گئی کیوں سرو چمن او قمری
آج کیا باغ مین وہ غیرت شمشاد آیا

رو کی بیساختہ سر پیٹ لیا شیرین نے
آگئی پرویز کے جب تیشۂ فرہاد آیا

فرقت عالم ارواح گوارا تہی کسے
مین تو مجبور سوے عالم ایجاد آیا

میری مردی کی قسم یہ تو بتا او یارو
بعد مردن بہی کسیکو مین کبہی یاد آیا

صحبت شعر و سخن ہو گئی برہم ای رند
بعد آتش نہ نظر ایک بہی اوستاد آیا

جز مسیحا نہ کسی سے مرا مردا اوٹہا
اوس نی کاندہا دیا اگر تو جنازا اوٹہا

زہد و تقوی سی پہرا ای رند مین گہبرا اوٹہا
پہر چلا دیر کو مسجد سے مصلا اوٹہا

شکر کر قید سی صیاد کی ہوتی ہی رہا
آپ دانا تہا او بلبل شیدا اوٹہا

بان ماری ہی نالون نی جو ہم شب ہجر
مست ہاتہی کیطرح چرخ بہی چلا اوٹہا

بار ہا مینہ کبا وسی کی طرح سی کہینچا
جس کمان کا کبہی رستم سی چلا اوٹہا

طاقتوں کہتی ملک سا نہ رہی تا لب گور
دہوم سی کشتۂ قاتل کا جنازا اوٹہا

قیس سمجہا مری لیلی کی سواری آئے
دور سی جب کوئی صحرا مین بگولا اوٹہا

جوش وحشت مین جو دریا کیطرف جانکلا
قد آدم مری تعظیم کو مینڈہا اوٹہا

ہجر کی شب جو تری گریبان یاد آئین مجہی
مغز سی نکلا دہوان دل سی وہ شعلا اوٹہا

تاب نظارۂ دیدار نہ لاوگے کلیم
پردی پڑ جائین گی آنکہون پہ جو پردا اوٹہا

نہ گیا وادی ایمن کو کوی بعد کلیم
آتش طور نہ بہڑکے نہ وہ شعلا اوٹہا

ضعف اسکی کہتی این سی لبون تک آتی
سو جگہ راہ مین نالا مرا بیٹہا اوٹہا

کوچہ یار سی جب گہر کو چلا مین ہائی
دل پکڑ بیٹہ گیا درد اک ایسا اوٹہا

جسکا [illegible] تری [illegible] ہاتہ رکہکر مری بالین سی مسیحا اوٹہا
[illegible] تیری بسمل بخش نی مارا قاتل حشر تک پہر نہ مسیحا سی وہ مردا اوٹہا
سنکی مرنیکی خبر رند کی بولا روکر آج دنیا سی مرا چاہنے والا اوٹہا
گور سی ہم من اگر [illegible] نہ علاج [illegible] فرشتہ اوس کی سودا اوٹہا
حشر کو ہو نہ ای اک تازہ قیامت برپا وہ سر شام ہی سی آج یہ مرغا اوٹہا
اول شب سی موذن نی اذان دی [illegible] بستر آج تری کوچی سی اپنا اوٹہا
ہم چلی اور کسی دیس کو ہم یا معبود

اسقدر پیکی نہ مین بادۂ احمر بہکا
نشۂ زر سی ای جہتا کہ تو بہکا
کرکی وعدہ اسکے نادان کو دہوکا بہکا
تو نی بہکایا اسے اور مین مغرور بہکا
پہر لالا ای خطا شوق مرا [illegible]

۱۷۴

[illegible] جو بہکا
دیکہ کر دولون کا آنکہی [illegible] خالی [illegible]
عرض [illegible] دنیا ای [illegible] بہکا
مین [illegible] سا مرا [illegible] نظرون [illegible]
[illegible] دل مضطر بہکا
[illegible] شوق شہادت [illegible] بہکا
[illegible] جلاد [illegible]
[illegible] بہکا
[illegible]

خضر راہ جنان شمع ہدایت ہین یہ سند
بہ چہوڑی گر پیروے آل پیمبر ہے کا

گر کلاہ فقر سی تو آشنا ہو جای گا — بار سر پر طرۂ بال ہما ہو جای گا
گل ہی تنک گل ہے سنبل ہو سوا ہو جایگا — راہ ہی اکدن قافلے کا قافلا ہو جای
کب کمان تیہا درد دل کا جان بر ہو جایگا — یہ مرض ہے رفتہ رفتہ لا دوا ہو جایگا
دل جو وحدت کی مے سی آشنا ہو جای گا — عین کثرت مین ترا عالم جدا ہو جای گا
چہید کرتی ہین فلک مین اپنی تیر آہ سی — ایکدن چہلنی یہ لوہی کا توا ہو جای گا
رشک لیلی سونکہ لیکا گر تری کشتی کی لاش — شیر کتی کیطرح سی باؤلا ہو جای گا
بچکی طوفان سی پہونچ جاتیگے ساحل تک خیر — گر خدا کشتی کا اپنی ناخدا ہو جای گا
ہاتہ لگنی کی نہین اکسیر کی بوٹی کی طرح — شوق اگر اوسکو ہوا قحط حنا ہو جایگا
یہ تکبر ایسی نخوت حسن پر اتنا غرور — کیا معاذ اللہ اوبت تو خدا ہو جای گا
اے کی یان بیمار فرقت ہوگئی جو تندرست — او مسیحا گہر ترا دار الشفا ہو جای گا
کیسہ زر خرچ کرنی سی نہوئی گا تہے — دیگا سائل کو جو منعم کیا گدا ہو جایگا
عالم وحشت مین بکتی ہین جو دل کا حال ہے — راز اپنا بی تکلف برملا ہو جای گا
بیٹہنی دی کی نہ چہپکر حسن کی شوخی اوسے — آج اگر پردی مین ہی کل برملا ہو جای گا
زندگی تک ہی یہ فرق اعتباری چند روز — مرکی یکسان رتبۂ شاہ و گدا ہو جای گا
عین ہستی مین سمجہتی تہی کہ ہونا ہی فنا — ابتدا سی جانتی تہی خاتمہ ہو جای گا
باغبان اتنا بہار باغ ہستی پر نہ پہول — دیکہ لینا دو ہی دن مین کیا سی کیا ہو جایگا
ہی ہمی گر یار مین عاجز نوازی کی صفت — سلطنت کا ہر گدا کو حوصلا ہو جای گا

۱۷۵

غرض نا آشنا ہی آشنا کیونکر ہوا
خواجہ قنبر سی در کا جو کہ کہلایا فقیر
بادشاہ ہفت کشور سی گدا کیونکر ہوا
یہ عصا موسی تہا اژدہا کیونکر ہوا
وادی الفت مین آپ آوارہ پہرتا ہی خضر
خود گمراہ ہے وہ رہنما کیونکر ہوا

بت جو پتہر کا بنا ہو وہ خدا کیونکر ہوا

مطلقاً آثارِ الفت پہلی کچھ پیدا نتہی
عقل حیران ہی یہ درد لا دوا کیونکر ہوا

عشق ہو جانی کا باعث پوچہتی ہین لوگ سب
کیا سبب انکو بتاؤن کیا ہوا کیونکر ہوا

کرنہین محوِ شہیدان جابی آپ اس مین شریک
چہپا ای شوخ پہر رنگ حنا کیونکر ہوا

بہولکر بہی مین نہین لایا زبان پر حرفِ عشق
رازِ الفت یا الٰہی بر ملا کیونکر ہوا

سنتی ہین چندے سی خادم ہی وہ بیت اللہ کا
رند تہا مرد قلندر پارسا کیونکر ہوا

کون ہی نائبِ محمد کا سوائی بوتراب
کسکو یہ رتبہ دیا حق نی ورائی بوتراب

ہی یہ اکسیرِ خالص خاکِ پائی بوتراب
بادشاہ ہفت کشور ہی گدائی بوتراب

ہی بلاشک مے قضی حاجت و مشکل کشا
کی ہی سارے رسولون نی التجای بوتراب

ہی علی کا حکم ہی لاریب لشکر فرمانِ حق
جو مشیت ہی خدا کی ہی وہ رائی بوتراب

کیون نکرتی اپنا نائب کیون بچہاتی دوش سے
کیا پیمبر سے نہان تہا اتقائی بوتراب

سر بکف سوئی شبِ ہجرت نبی کی فرش پر
دل یہ کسکا اور جگر کسکا سوائی بوتراب

غلط ہین یہ تہین جب عین جنگ مین تیغ نبی حسام
ذوالفقار آئی فلک پر سے برای بوتراب

کیا بشر سے ہو سکی مداحی شیرِ خدا
حق نی کی قرآن مین مدح و ثنای بوتراب

نور سے اللہ کی پیدا ہوئی بارہ امام
ہین علی سے مہدیِ دین تک بجائی بوتراب

قتل تنہا مین ہی شیدا ہون علی کی نام کا
جان و دل سے ہین غلامِ باوفای بوتراب

کشتی خورشید محشر جب جلائیگی مجہے
چہپ رہونگا حشر کو زیر لوائی بوتراب

مار ڈالا ہی فلک نی دوری کی صدمی سے مجہے
اور زمین ضغطہ ندی مجکو برای بوتراب

ہمسرے کا وہ کرین دعوی کہ ہی فہم و تمیز
جنکو قنبر سے نہو رتبہ جدائی بوتراب

[illegible]

گئی عدم کو سبکدوشی وہ صورت یار — نہیں سہا یہ گلی جسم کھینچا کیطرح
تمام عمر بسر کی نظارہ بازی میں — رہا میں حیرتی حسن آرسے کیطرح
تہی نہ نالہ دل گور میں بہی بعد فنا — ہر استخوانسی صدا نکلی بانسری کیطرح
جمال دوست کا گر ہی مشاہدہ منظور — صفا کہ آئنہ دل کو آرسے کیطرح
نہ کام آئیں دم عرض مدعا کل سے — دہن میں کوکہ رہا ہیں ہوں سوکلی کیطرح
ہوا یہ جا بکا مردا ہی شکل جوہر پاک — وبال دوش نہوں گا میں کسی کیطرح
گہوں میں حال دل اوس غیرت پری کیا — جو دو گہڑی نہ ٹکی پاس آدمی کیطرح

ولہ

کچہ فقط غم ہی نہ دنیا سی گیا میری بعد — عشق بازیکا ہی چرچا نہ رہا میری بعد
اپنی مرنی کا اگر رنج مجہی ہی تو یہ ہے — کون او ٹہائی کا تری جور و جفا میری بعد
بعد مجنوں کی میں دیوانہ گیا صحرا کو — پہر نہ آیا کوی زنجیر بپا میری بعد
کون یوں شانی سی ہر وقت کریگا سیدہا — خوب بل کہائیگی وہ زلف دوتا میری بعد
سب شگفتگی ہی کا دعوا ہی جدا ای گل ہی — بند گی کرنی لگو گے بخدا میری بعد
جاؤ کل کی میں امید رکہوں تجہسی کیا — فاتحہ تک تو نہ مرقد پہ پڑہا میری بعد
مجکو مہربانی کا اپنی یہی غم ہی ای یار — کون دیکہی کا تری ناز و ادا میری بعد
نغمہ سنجی کا مزا میری ہی دم سی ہی فقط — نہ رہی کی بلبل بی برگ و نوا میری بعد
نہیں کہتا کوی سر دی یہ بہی دل والا — بیکسی اپنا دکہاتی سے کیے مزا میری بعد
سر بسر ہوجای کا محو غم رنگ اکسیر — کہیں لگا نیکو ملی سے کیے نہ حنا میری بعد
یاد رکہی کا مجہی تک ہیں یہ ساری غمزی — بہول جاؤ گی یہ سب ناز و ادا میری بعد

[illegible]

رفتہ رفتہ غنچہ و گل پر تصرف کرتی ہی
رنگ اپنا پہلی گلشن مین جماتی ہی بہار

وقت ہی یان کون سا دیوانہ ہر دل عزیز
باغ مین ہر سال آکر خاک اوڑاتی ہی بہار

ہی خزان کو مجلس الفت اوس ہی مین بانو سر نگون
میری گلشن مین عبث تشریف لاتی ہی بہار

در پی ویرانی گلشن ہوی ہی کس لئے
جا ہی بلبل چند کی نغمی سناتی ہی بہار

مین تو مجنون ازل ہون میرا کیا مذکور ہی
ہوشیارون کو بہی دیوانہ بناتی ہی بہار

چشم عبرت مین سہی یکہ اس باغ کی نیرنگیان
ہر برس آکر تجہی غافل سمجہاتی ہی بہار

پا بزنجیر ایک دیوانہ نظر آتا نہین
حیف ہی اب کی برس کیا مفت جاتی ہی بہار

ہو گا یان آکر خزان کو نسا نیک چمن
دیدۂ نرگس سہی جو آنکہین چہپاتی ہی بہار

باد خوار و چہوڑ دو گہر فصل گل ہی چار دن
جار ہو سب بہیٹون مین سنہ جاتی ہی بہار

بہولی ہین باغ مین سب اپنی اپنی چہچہی
وہ پری گلشن مین بیٹہی آج گاتی ہی بہار

چشم بر رہ منتظر بیٹہی ہین غان قفس
برگ گل شاید چمن سی لیکی آتی ہی بہار

یاد آتا ہی قفس مین لطف گلگشت چمن
داغ دیتی ہی جگر پر دل جلاتی ہی بہار

گل کہلی ہین ہر طرف تو جیسی کس شاد ہو
یار بن مجکو تو بلبل پہاڑ سی کہاتی ہی بہار

باغ سی ہوتا ہی اہی قافلے کا قافلا
غنچہ و گل ساتہ لیکر اپنی جاتی ہی بہار

کہاتی ہین گل جین کرہ جلا کسی محبوب کا
ہر برس اک داغ تازہ دیکی جاتی ہی بہار

آمد آمد اوس گل رعنا کی ہی گلزار مین
صورت گل پیرہن مین کب سماتی ہی بہار

کر یک شبتاب سمجہی ہو جنہین جگنو نہین
اپنی منت کی چراغ آکر جلاتی ہی بہار

اک نہ اک دیوانہ ہو جاتا ہی سر کو پہوڑ کر
ہر برس آکر نیا اک رنگ لاتی ہی بہار

داغ سودا تن کو دی یا سر کو دی جوشش جنون
دیکہیں اب کی برس کیا گل کہلاتی ہی بہار

کہا سن کی افسانہ قیس و لیلے — عبث کرنے ہو حال مین ذکر سابق
گیا وہ زمانہ وہ لوگ اوٹہ گئے سب — نہ معشوق ویسی ہی اب نہ عاشق
شنیدیم نام و نشانش ندیدیم — جو عنقاست معدوم یار موافق
ہوا رشک لیلی کے فرقت مین مجنون — مرا حال اور قیس کا ہی مطابق
میری جان مدت سی مرتا ہون تجہپر — تری چاند سی منہ کا عاشق ہون عاشق
عبث نوق دیتا ہی تو خود کو نادان — کیا ایک کو ایک پہ اوسنی فائق
وہ منشی ہی قدرت حق تو دیکہو — جو مکتب مین پڑہتی تہی انشای فائق

ق

دعا ہی سہے اور یہی سہے تمنا
نجف مین مری جاکی یہ بندہ فاسق

پڑتی ہی آگی جان پر آخر بلا ہی دل — یارب کسی بشر کا کسی پر نہ آئی دل
غصہ ہی غم ہی خون جگر ہی غذای دل — کہا لی بشوق عشق کہ ہوا اشتہای دل
یارب علاج کوی اوسکا سنای دل — ناحق عبث کسی کا جو کوی لو کہای دل
آن دی میری جان کسی پر جو آی دل — کچہ مشغلہ ضرور ہی آخر برای دل
تیری بغیر کس کی تمنا کری بشر — تو آرزو ہی جان ہی تو مدعای دل
آیا کسطرح سی فرقت مین جب قرار — لیٹا رہا مین ہاتہ کی نیچی دبای دل
کرتی ہین آتش ہجران پہ کار نفط — ایسی لگی ہوی کہو کیونکر بجہای دل
تو اکبار ہنسکی گلی سی اگر لگا ہی — سینی مین خرمی سی نہ پہولا سمای دل
جو کچہ سلوک تو نے کئی اس غریب سی — کیون ہو خفا بتا تو ہی تہی سزای دل
تاب و توان و صبر و خرد لیکی چلدی — رکہتی ہین کائنات مین ہم کیا سوای دل

اشکون کی ساتھ وہ بہی لہو ہوکی بہ گیا
ای رشید دیکھ لو یہ ہوئی انتہائی دل

وہ لطف و مہر کی جسپر نگاہ کرتی ہین
جو ذرہ ہو تو اوسی شمس ماہ کرتی ہین

عبث وہ اب ہی جانب نگاہ کرتی ہین
مین لٹ چکا ہون مجہی کیون تباہ کرتی ہین

تمہاری اسطی کرتی ہین خانہ ویرانی
تمہاری آہ مین گہر کو تباہ کرتی ہین

پہری سی کم نہین ترچہی نظر حسینون کی
حلال کرتی ہین یہ یا نگاہ کرتی ہین

ہزار شکر رسائی ہوی برہمن تک
خدا نی چاہا تو اب سی آہ کرتی ہین

کہان کا عشق محبت کسی ہی کیسا پیار
جو قول ہارتی ہین اوس کا نباہ کرتی ہین

بلین کی لوح و قلم عرش تہرتہرای کا
تری جلی سہنے اب دل سی آہ کرتی ہین

خبر ہی ہی در دولت پہ مستغیث ہین سب
تمہاری بالشین اب داد خواہ کرتی ہین

دل اون کی ہین جو محبت مین تیر ثابت ہین
جگر مین اونکی جو تجہسی نباہ کرتی ہین

تو ہی ہو رہبر و امانده کان کہین ای شوق
یہ بہولی بہٹکی تجہی خضر راہ کرتی ہین

مزا اوٹہاتی ہین کی عاشق کی خون ناحق کا
عبث وہ قتل مجہی بیگناہ کرتی ہین

مری طرف سی ابہی دل مین راہ ہی کچہ کچہ
ادہر بہی سہی وہ گذر گاہ گاہ کرتی ہین

عفو پہ اوسکو سمجہتی ہین تجکو کیا واعظ
ثواب کرتی ہین ہم یا گناہ کرتی ہین

وہ ایک خط ہی نہ سے لکہی کا ہم عبث قاصد
وفور شوق سی دفتر سیاہ کرتی ہین

فراق یار نی ہشیار کردیا ہم کو
وہ بیخبر ہین جو الفت کی چاہ کرتی ہین

غرور حسن سی اصلا خدا کا خوف نہین
جو مر ہی جاؤن تو وہ کب نگاہ کرتی ہین

شب فراق مین ہمسی تو نالہ رک نہ سکا
وہ کون لوگ ہین جو ضبط آہ کرتی ہین

۱۸۰

۱۸۱

حسین کبڑی تو بکڑین مجھی ملال نہین
غضب بتون کا ہی کچھ قہر ذو الجلال نہین

بھوین ہین صورت محراب ایک خال نہین
تمہارا کعبۂ ابرو توسے بلال نہین

تپ فراق سی باقی بدن مین حال نہین
وصال ہی بہی اوس سے اگر وصال نہین

ہزارون ٹھوکرین کہائی کا موج آئی گی
اوڑالی کبک دری تیری ایسی چال نہین

شہادتین ہی کافی جواب کی بدلے
دقیق ایسا نکیرین کا سوال نہین

چھڑکدی ہوس کی نمک زخم جگر پر اوجراح
اگر ہی مشک گران بون کا تو کال نہین

اوبچہ کی بالی کی چہلی بڑی ہی پڑکتی ہے
وہ زلف کیا ہی اگر مچہلیون کا جال نہین

خدا نی بخشا ہی ایجو تجکو جسم لطیف
جہین تو آدمی کا تجپہ احتمال نہین

وصال عاشق تازہ ہو تمکو ارزانی
حسین اور بہت ہین جہان مین کال نہین

ہو یا طلاق مری جدنی زال دنیا کو
کسی طرح سی یہ بیوہ مجھے حلال نہین

جو دیکھے اوسی اجب ہی شکر کا سجدہ
ظہور جلوہ حق ہی ترا جمال نہین

بنایا صانع عالم نی سیر چشم مجھے
مری نظر مین تو قارون کا گنج مال نہین

یہ ٹہنڈی گرمیان کیون ہین یہ زمہریر سی آج
ہماری آپ کی مدت سی بول چال نہین

یہ داغ مہر علی ہی وہ نیر اعظم
جس آفتاب کو محشر تلک زوال نہین

یہ سب ہی عشق کی معجز نمائی او فرہاد
پہاڑ تیشے سے کاٹا تو کچھ کمال نہین

ہم ابتدا ہی سی سمجھی تھی ہوگا بد انجام
بخیر عشق کی آغاز کا مآل نہین

کرو ثبوت نہ آزردگی مری جانب
تمہین کو رنج ہی مجھسی مجھی ملال نہین

خدا کی شان ہی چھڑ دیری مین ہو شاید
مگر بشر مین تو یہ حسن بیمثال نہین

صدا ہی ایک صدا ارغنون دل کی مری
یہ ساز وہ ہی کہ محتاج گوشمال نہین

۱۸۲

غزل جناب واجد علی شاہ بادشاہ

نہ صوفی وجد سی واقف نہ قول سی قوال
یہ حال ہی کسی محفل مین حال قال نہین

کبھی وہ منزل مقصود تک نہ پہونچی گا
مثال جادہ جو اس رہ مین پائمال نہین

زمین سی عرش تلک جای عرش سی تا فرش
بجز بشر یہ فرشتی کی بھی مجال نہین

نگاہ بد سی ہی محفوظ خط عارض یار
یہ سبزہ زار چراگاہ ہر غزال نہین

پھر اونھت گیسو سی آپ کوای رند
بڑی بلا مین پھنسی ہو تمہین خیال نہین

قدم بڑہا دی ہر چیز کی مجال نہین
کنام شیر ہے یہ بیشہ شغال نہین

بجاے تیر مژہ دیو کی مجال نہین
خدنگ ترکش رستم ہی تیر زال نہین

تہی ہی جیب ہی کہ دلدار سی مرا آغوش
فلاسفہ سی ہون کہنا فلا محال نہین

کریم جو مجھی دیتا ہی بانٹ کہتا ہون
مری طریق مین تہنا خوری حلال نہین

لہو شہید محبت کا رنگ لائی گا
اوڑا دو چٹکیون مین تم یہ وہ گلال نہین

مین اک بہرک مین تو رکھدون گا توڑ کر بیداد
تنا ہی ڈور کا فولاد کا تو جال نہین

تونگرون کو مبارک ہو زینت دنیا
ہماری کملی تو ہی پشم ننج شال نہین

حباب وار رہون آمادہ فنا ہر دم
سوای حال سب مجھے فکر ماہ و سال نہین

جو رکہی تو تو رہون تیری راہ مین ثابت
ولی نہین ہون مین درویش باکمال نہین

غذا رہی سگ دنیا کی جیفۂ دنیا
مجھی تو تیسرے فاقی بھی یہ حلال نہین

عیان ہی نخل تمنا کی بی بر و بر کے
پہلی کبہ پہولے ہرا ہو یہ وہ نہال نہین

دئی ہی بوسی کی آیا نہ حسن ادبار
سخی کی مال کو سچ کہتی ہین وبال نہین

عروج نشہ مین افتادگی پسند ہی یان
گرون تو کرنی دی شاقی مجھی سنبھال نہین

۱۸۳

آنکہ بدلی کس لیی ایسی ہی بید یدکیون
اپنی ہچشمون سی بہی اب تو نظر ملتی نہین

مقتضا تیری جہالت کا ہی لیتا ہی جو آڑ
روکی جو تیغ قضا ایسی سپر ملتے نہین

اوسکو ہی کچ مال کی خواہش ہی مین ہون فقیر
کیا کرون لوح طلسم گنج زر ملتے نہین

ہی دم آخر مراسن سے وصیت آنکر
اتنی مہلت کیا تجہی او حیلہ گر ملتے نہین

خاک پا اوس غیرت خورشید کی جہری پہل
تجکو داروی کلف کیا او قمر ملتے نہین

باندہون پشتارا گناہون کا نکیونکر پیٹہ سی
بار برداری تو ہنگام سفر ملتے نہین

سانس لینی کا کسی یارا ہی فرط ضعف سی
حال دل کچہ کہنی قدرت اسقدر ملتی نہین

ہمی بہ از صندل اگر ہاتہ آئی خاک پائی یار
سر ٹپکتا ہون دوائی درد سر ملتی نہین

حسن حیرت زا ہی تیری پتلیان ہیں ہر گہین
اب پلک سی ہی پلک دو دو پہر ملتی نہین

صبح لیجاتا ہی قعہ شام کو لاتا ہی پہیر
یار کی ڈہونڈہی تجہی کیا نامہ بر ملتی نہین

ہنستی ہنستی کہول دیتا ہی اگر جوڑا کبہی
ایسی چہپ جاتی ہی بالون مین کمر ملتی نہین

رشید ہی سرکار عالی مین قدیمی جان نثار
کب اوسی خلعت مین شمشیر و سپر ملتی نہین

ابتدائی حسن کامل کی خبر ملتے نہین
ہی وہ مین غائب تمہارا اور کمر ملتے نہین

حیف او عیسی نفس تجکو خبر ملتے نہین
نبض اس بیمار کی دو دو پہر ملتے نہین

مین تہ کیا ہون موشگافو تکو ٹری مین وقتیر
شانہ بین حیران ہین اوسکی کمر ملتے نہین

مرغ دل بیتاب ہی کیون صبر کر اب جان کو
دام گیسو سی رہائی عمر بہر ملتے نہین

دیکہتی جس بے ہنر کو آج مالا مال ہی
تہا غلط مشہور دولت بی ہنر ملتی نہین

سرکشی کی کاشن ہستی مین چلتی ہی ہوا
اس چمن مین جہک کی شاخ بار ور ملتی نہین

۱۸۴

چاہتی انسان کو بہی پاس حفظ آبرو ۔۔۔ یاد رکہی جا کی پہر آب گہر سے ملتے نہین
ناوک مژگان کی دل پر وہ جراحت کہائی ہے ۔۔۔ چشم سوزن کو بہی جو اوبخیہ گر سے ملتے نہین
سرو قد کا ہی نمونہ ہر عقیق داغدار ۔۔۔ ڈہونڈئی تو اک انگوٹہی بی شجر ملتی نہین
مثل عنقا اکثرون کا نام ہی ہی یان نشان ۔۔۔ کہتی ہین اکسیر ہے دنیا مین پر ملتی نہین
یکقلم خالی ہوا مرغان خوش الحان سی باغ ۔۔۔ نام کو بہی بلبل بی بال و پر سے ملتے نہین
دل مین اوسکی گہر کری تاثیر کیا اپنی دکہائی ۔۔۔ کیون اثر سی جا کے آہ بی اثر ملتی نہین
کیون سلیمان آپ کی جلسی مین کیا رہتی ہی روز ۔۔۔ وہ پری اک رات مجکو اپنی گہر ملتی نہین
وار اوسکی تیغ کی بڑہ بڑہ کی سب سینی پہ روک ۔۔۔ اس سی بہتر کوی فولادی سپر ملتی نہین
سر بکف باندہی کفن ہین کوی قاتل کو چلا ۔۔۔ راہ آنی کی ہجہی او موت اگر ملتی نہین
گہر مین بیٹہی سی بر آتی ہی کوی امید دل ۔۔۔ جب تلک انسان نہولی دربدر ملتی نہین
اب تلک سو مرتبہ دو باندہ چکا قتل پہ ۔۔۔ کیا کری قاتل کو خود اپنے کمر سے ملتی نہین
مشعلین روشن ہین فریادی ہین ور مستغیث ۔۔۔ داد انکی کس لئی ای داد گر ملتی نہین
اب وہ چتون تہاری ہی الفت سے نگاہ ۔۔۔ جسکو آنکہین ڈہونڈتی ہین وہ نظر ملتی نہین
ایک قاصد روز کرتا ہون پی قاصد روان ۔۔۔ نامہ بر جاتا ہی جو اوسکی خبر ملتی نہین
کیجیی دربار کس کا روزوان برخاست ہے ۔۔۔ نذر گذرانین کسی اونکی نظر ملتی نہین
ہجر کی شب ہاتہ مین لیکر چراغ ماہتاب ۔۔۔ ڈہونڈتا پہرتا ہون گردون پر سحر ملتی نہین
پارہ ہای شیشۂ دل ہین بہری دامان مین ۔۔۔ کس کی سر مارون دکان شیشہ گر ملتی نہین
فصد کسکی سے لیجئے کسطرح نشتر دیکہی ۔۔۔ رگ تری سودائی کی ڈہونڈ پہر ملتی نہین
بیسر و سامان روانہ ہو گئی کیا تبلاور ۔۔۔ کوچ ہی اور رخصت ساز سفر ملتی نہین

ہمی یا نہ پہ ہستی کی جو ہین نقش فنا / کیسی لکہون کا سمجہتی ہین یہ جہانی کو

برق خود داری کی پہونچتا ہی نقد لیکن / بہ رہی ہی جیسی سنا ق نی پروانی کو

میری جا ہی ہی نخل تمنا کو ہرا کر دیگا / خاک مین جو ہنسی کہ سبز کیا دانی کو

آفرین آفرین مجہ مست کی ہی ہمت پہ / مرحبا مرحبا ساقی تری پلوانی کو

ہر طرف پہیل گیا بغض و حسد عالم مین / نہ رہی مہر و محبت تو قسم کہانے کو

مر گیا منتظری مین تری او وعدہ خلاف / موت آتی ملک الموت تھی آنی کو

رہ نما عشق صنم کا ہو تو انشاء اللہ / کعبہ اللہ سے پہر کر چلین بتخانی کو

عقل کامل پہ شرف پا ہی تو ای جوش جنون / وہ سعی کی اگر بیڑیان پہنانی کو

حیف ہی جسکی محبت مین چلی دنیا سی / تا لب گور بہی آیا نہ وہ پہونچانی کو

کیون فلک کا سہ سر ٹہوکرین کہا ئین اونکی / دیکہ سکتی ہون جو گوشہ مین تہ پیمانی کو

رحم دل ہیون کبہی دیکہ سکون کا یہ ظلم / گل سی بلبل کو جدا شمع سی پروانی کو

شان ہی نزاکی نزاق تو دیکہ او صیاد / لی اوڑا دام سی ہین طائر کی پروانی کو

باوجودیکہ ہوا آگ مین جلکر وہ بہی / پر ملا رتبہ سمندر کا نہ پروانی کو

ہو گئی کیونکر دل میکش کی تسلی ساقی / اور روئی اور دی زور تنگی مستانی کو

تازہ ہی لیلی مجنون کی کہانی اب تک / لوگ سنتی ہین ابہی عشق کی افسانی کو

تخلیہ یار سی منظور رہی ہو آج کی رات / شمع کی گرد بہٹکنی نہ دو پروانی کو

آتی آتی ہی مرشد مرے یا حضرت عشق / خون دل پینی کو حاضر ہی جگر کہانی کو

آب او رخاک مین طاقت تہی ہرا کرنی کی / قوت نامیہ بہی ملتی نہ اگر دانی کو

بعد مردن بہی ہی عاشق صادق کا کام / شمع تربت پہ میسر نہین پروانی کو

۱۸۵

پہیلا ہوا جاتا ہے کفن اور زیادہ
ہر چند او ایمن ترے قتال جہان پر
خون پہ بڑے ہے بہا خنجر مین اور زیادہ
ہوتا ہی بر سے نہ ی تیری جو مقابل
فوش رنگ ہی کیا لعل یمن اور زیادہ
کہتا ہون عدم گاہ سے نقطہ موہوم
کہتا ہے سکر دون وہ دہن اور زیادہ
چہنی جو بہار سر مین وتین زلف کا سودا
نشہ چڑہا ہر عضو بدن اور زیادہ

۱۸۶

لا حاصل و بی فائدہ ہی تیر مشقت — پا تیغا نہ جو گزرے کفن اور زیادہ
خس پوش کیا سبزۂ خط نے مرے یوسف — بی فیض ہوا چاہ ذقن اور زیادہ
صدمی جو اوٹھاتی ہیں تو شام غریبی — یاد آنی لگی صبح وطن اور زیادہ
جلوی ہیں بہی تیری تو ای رشک مہ صبح — چمکی گا اب یہ میرا سخن اور زیادہ
طفلی سی جوانی میں تصرف جو کیا ہے — گذرا گیا کافر کا بدن اور زیادہ
طول شب فرقت تری زلفوں کو خدا دے — پیدا ہون خم و پیچ و شکن اور زیادہ

پوشیدہ کیا جسقدر احباب سی ای رشک — مشہور ہوا میرا سخن اور زیادہ

کیون نہ بیمار ہی اوس حسن خداداد کی آنکہ — ہو گئی سنگل ہی کافر کی پریزاد کی آنکہ
مژدہ کنج قفس تجکو مبارک بلبل — آج پہرتی تہی برے طرح سی صیاد کی آنکہ
دم آخر ہی جو آنا ہی تو آ جاک ورنہ — بند ہوتی ہی تری عاشق ناشاد کی آنکہ
گل کو دیکہا تو تصور گل عارض کا ہوا — دیکہا نرگس کو چمن میں تو تری یاد کی آنکہ
پہوڑ ڈالون میں آئینی رخ و قد دلدار — ہو جو مائل کبہی دید گل و شمشاد کی آنکہ
آج کل ہمنی ہیں منظور نظر ٹہرا ہون — تہی طفلی سی تہی تجہہ تو صیاد کی آنکہ
جز مشقت کبہی دم بہر بہی نہ راحت پائی — کس گہڑی تہی نہ پہنچی شیرین و فرہاد کی آنکہ
شوخ چشمی نے کیا سوز کا عالم پیدا — کام لاکہون مین کریگی اس ستم ایجاد کی آنکہ
اور گئی نیند مری مرغ سنکر شب کو — نہ لگی صبح تلک شام سی صیاد کی آنکہ
مرض ہجر نی اسقدر کیا زار و نحیف — ڈہونڈتی پہرتی ہی مجکو مری ہمزاد کی آنکہ
کس طرح دیکہ مری نحیفی دیجای مثال — اٹھ گئی سہی ہی ہوا سرخ ہی جلاد کی آنکہ

آدینہ گوش یار کا اوسکو بناؤن گا	آجایگا جو کوی درشا ہوا رہا تہ
آتی ہین یاد پای نگارین جو یار کے	ناچار ملتی تکتا ہون بی اختیار ہاتہ
کیسا اکرو طرح سی نہتر پڑسے ہزار	آیا مگر نہ افعی گیسوسے یار ہاتہ
شانی کی طرح اسکو بہی ایکا سا پڑگیا	جاتا ہی سوی سلف جو بی اختیار ہاتہ
میری خطا ہی انکو عبث باندہتی ہین آپ	تقصیر وار ہین ہون کہ تقصیر وار ہاتہ
بہتر ہی میری لاش جو اسطرح دفن ہو	مردا درون قبر برون مزار ہاتہ
کانہین اگر تو رعشہ پہ سے بچا نہیو	چاک کفن کی واسطی ہین بیقرار ہاتہ
ای دوست دل جو کہتا ہی کرتی ہین یہ وہی	مجبور ہین جو پاؤن تو بی اختیار ہاتہ
مولا مری عدو نی اٹہایا ہی سبہی	اک چہوڑ دو اودہر ہی شہ ذوالفقار ہاتہ
سرگرم چاک جیب یہ وہ کوچہ گرد ہین	قابو مین پاؤن ہی تو نہین روکتا ہاتہ

خاولشہ انہ پای تہی یہ ... السی عمر بہر
مرکر لگا سنے گوشہ کنج مزار ہاتہ

منہ نہ دہانکو اب تو صورت دیکہ لے	دیکہ لے ای حور طلعت دیکہ لے
شکل بدلے اور صورت ہو گئے	اک نظر جس نی وہ صورت دیکہ لے
ایک بت سجدہ نہین کرتا تجہے	بس خدایا تیری قدرت دیکہ لے
ہی عیان حال سگ اصحاب کہف	جانورسے آدمیت دیکہ لے
چار دن ہی تو نہ تم سی نبہ سکے	آپ کی صاحب سلامت دیکہ لے
جانتی تہی ہم نہ ایذا ہجر کے	وہ بہی صاحب کی بدولت دیکہ لے
گہورتی ہین اب نگاہ قہر سے	چار دن چشم عنایت دیکہ لے

ایک سی ہین ایک سی ای لالہ کہ تنگ	صف شکن ہر وجری ہے کے واسطے
غم نی اسدرجہ کیا دل مین ہجوم	جا نہین ہی خرمے کی واسطی
اورکیا ہو یار کی آنکہون سی کام	خلق ہین جادوگرے کی واسطی
یاد رکہنا شرط اور مشروط ہے	آدمیت آدمے کی واسطے
رنج و اندوہ و ملال و درد و غم	صدمی ہین یہ آدمے کی واسطی
سبزہ مدفن اوگا تہا کیون فلک	آبہوون کی کیا چری کی واسطی
لڑ گئی وہ اک ذرا سی بات مین	پہرون روٹہی اک گہڑی کی واسطی
جی نکہبرای ترا سے مشغلے	عشق کر لے دل لگی کے واسطی
کیا مجھے پیدا کیا ہی ای خدا	ان بتون سے بندگی کے واسطی
بیکسی میرے لئی پیدا ہوے	مین بنا ہون بیکسی کے واسطی
بولا مرغ نامہ بر کو کرکے ذبح	یہ سزا ہی ایلچی کے واسطی
دیکہہ ہچکی مین جان اٹکی ہی مری	ہای کس چپنیا گلے کی واسطی
باریاب خلوت محبوب ہے	کیا شرف ہے آرسی کی واسطی
مرقد تیرہ مین کافی ہی مجھے	داغ سودا روشنی کے واسطی
کیجئے ہر دم عبث تن پرورئے	ای اجل کس زندگی کے واسطی
خامہ قدرت کی کہینچین وہ بہوین	راستی یہ ہی کجی کے واسطے

حشر کی دن **رند** کو بخشائیو
یا علی روح نبی کی واسطے

بربادنہ جاے نگی یہ فریاد ہماری	کوئی تو سنی کا دل ناشاد ہماری

رندانہ کلام اپنا پسند آتا ہی رشید
اکثر غزلین پڑہتے ہین آزادہ ہماری

جھوم جھوم آئی ہی گھنگھور گھٹا ساون کی
ٹھنڈی ٹھنڈی چلی آتی ہی ہوا ساون کی

صورت ابر ہوا بر ہی مزاج ای ساقی
لی اوڑی مجکو مئی ہوش ربا ساون کی

خون عشاق مین پھر سنی لگی گندھنی لگی
رنگ لائی تری ہاتھون مین حنا ساون کی

کوکی اک سمت پپیہا کہین کوئل کری شور
مور چلاتی ہین رُت آئی ہی کیا ساون کی

لہلہانی لگی جنگل ہوی پھر کہیت ہری
روپ دکھلانی لگی نشو ونما ساون کی

اوس سی بالیدہ ہون اشجار کہلائی جو یہ گل
کم ہین باد بہاری سی ہوا ساون کی

فرقت یار مین یون لگتی ہی اشکونکی جھڑی
زور سی جیسی برستی ہی گھٹا ساون کی

دیکھی کالی گھٹا ہجر مین دولوای تنگسی
جان پر کس کی ہو نازل یہ بلا ساون کی

پھول لالی کی ہی شرمندہ مین شوخ سی رنگ
کیا رچی ہاتھون مین اوس گل کی حنا ساون کی

کان مین دیس کی آواز چلی آتی ہی رشید
تانین لیتی ہی کوی حور لقا ساون کی

سائل ہون ای کریم تو دی ذوالمنن مجھی
عشق علی و حب حسین و حسن مجھی

جوش جنون مین ہی یہ وبال بدن مجھی
کیا پھاڑ تو نہ کہا ہی مرا پیرہن مجھی

آخر ہوا نصیب نہ گور و کفن مجھی
مارا قضانی کرکی غریب الوطن مجھی

دندان تہہاتین نقش لب سرخ یار پر
دکھلائین کندہ کرکی عقیق یمن مجھی

وحشی جو سمجھی ہین کسی شہری غزال کا
آنکھین دکھانی آتی ہی جنگلی ہرن مجھی

ہی نفس میری فکر مین مین فکر نفس مین
مین راہزن کو تاکتا ہون راہزن مجھی

۱۸۹

بلبل بہل گئی جو ترنم جگر ہی سی ہوی
وہ آگ مسہا رای اس انداز و ناز سے
ہون گذر گئی ہین پیالا ہی ہوے
مرشد ہی عشق ہم ہین مرید اوس جناب کی
ای دل خدا کی واسطی خود کو لئی ہوے
عشق صنم ہی ایمن ہین خود داریان فرور
وہ کئی ہین قتل ہی کی دی ہوی
دو کیا ہین پیغم و خون کی کیسی پڑی ہین بند

روز ازل سی ... دو نوک علاقی مین ہم دو عدم مین
ہین بت پرست دیر مین جا ہی ...
طالب رضای دوست کی ...
میدان امتحان مین ہین ہیچ ...
نام و ابی وادی مین ...

حیران سی ہی بہچک رہی ہے		نرگس کس گل کو تک رہی ہے
آئی ہی بہار غنچے چٹکے		کیا پہولون کی بو مہک رہی ہے
مینہ پانی یہ منہ برس رہا ہے		بجلی کیسے چمک رہی ہے
باقی ہے اسے اثر جنہونکا		سودا تو گیا ہے جہک رہی ہے
پوچہو نہ جلن کا دل کی احوال		اک آگ پڑی دہک رہی ہے
نرگس کو تو آئنہ اوسہا کے دکہو		کس پاس سے تکو تک رہی ہے
لیلے مجنون کا رٹتی ہی نام		دیوانی ہوئی ہی بک بک رہی
پیغام بہار آن پہونچا		بلبل کیا کیا چہک رہی ہے
مژگان کا جو دل مین ہی تصور		اک پہانس پڑی کہٹک رہی ہے
ہو جای گا رام رفتہ رفتہ		وحشت تو ابہی جہجک رہی ہے
باقی جو یہ جان ناتوان ہے	ق	کیا زندون مین ہی سسک رہی ہے
آنی کی ترے منتظر ہے		او موت کہان تو تہک رہی ہے
کیا شوخ ہی وہ سنہری رنگت		کندن کے طرح دمک رہی ہے
روی رنگین عرق فشان ہے		شبنم گل سی ٹپک رہی ہے

ہم رند ہین بزم اپنی کس رات
بی جام و می و گزک رہی ہے

خاموش اب عشق کو بلبل لئی ہوی		گل مست ہی چمن مین پیالا لئی ہوے
امسال فصل گل مین وہ پہر چاک ہو گئی		اگلی برس کی تہی جو گریبان سئی ہوے
ہم ہی ہوا مین اک گل نوخیز حسن کی		برسون پہری ہین چاک گریبان کئی ہوی

۱۹۰

ذرا دیکھ عبرت سے سوتے ہین غافل	مزاروں مین پہنے کفن کیسے کیسے
تجھے دیکھ کر چوکڑی اپنی بھولے	چکارے بنے ہین ہرن کیسے کیسے
کسی کی نہ تھی جیتہ ہارا وہ بھر مین	رہے گھات مین راہزن کیسے کیسے
خدا نے بنائے ترے گیسووں مین	خم و پیچ و چین و شکن کیسے کیسے
عدم جا کے ہستی کا یاد آئے گا کیا	اوٹھائے ہین رنج و محن کیسے کیسے
ہمین ہے کبھی عشق کی ولولے تھے	دکھائی تھی دیوانے پن کیسے کیسے
نکی اف بھی سودے ہین اللہ رے ضبط	جلے میرے داغ بدن کیسے کیسے
نہ رنگت ہے تیری سی بو ہے نہ تیر سے	ہزاروں ہین یان گلبدن کیسے کیسے
کھلی بندہ کی ادن گوری گوری ڈنڈون پر	یہ بیچ بند اور نورتن کیسے کیسے
جلاتے ہین نہ کیون غول صحرا مین شمعین	موئے یان غریب الوطن کیسے کیسے
دکھاتی ہین دیوانی جب زور وحشت	تڑاتی ہین طوق و رسن کیسے کیسے
جہان کل تھے اک خار ہے وان ہین ہے	اوجاڑے ہے خزان نے چمن کیسے کیسے
نہ ہمسنگ ٹھہرے جو یاقوت لب کی	ہوئے زرد لعل یمن کیسے کیسے
لڑین سب سے وحشی نگاہوں کی آنکھین	جٹے ہین یہ جنگلی ہرن کیسے کیسے

ملی تھی ہمین **رشد** کل اتفاقاً
رہے ذکر شعر و سخن کیسے کیسے

جو چڑھی ہے تیرے بیمار فرقت کو ہٹ ہے	بشدت قلق ہے نہایت تعب ہے
مریض محبت ترا جان بلب ہے	تجاہل ستم ہے تغافل غضب ہے
وہ آفت ہے آفت ہے آفت	غضب ہے غضب ہے غضب ہے غضب ہے

[illegible]

۱۹۱

بزم وصل و لم عروسی کی بنے ہے
جبھی ہوگی کہتی ہین شاہ خراسان
وہ بشبہ ابن امیر عرب ہے
غلام اوس کا ہون جو ہے کوثر کا ساقی
جسے ہے **رشد** ... [illegible]
بہر رفتار گفتار اللہ رے ... [illegible]
[illegible]

مسیحا کی ہی اندنون انکہ سیدہی — بچا اب یہ بیمار اللہ رکہے
پڑا ہی برا عشقبازی کا لپکا — تجہے او دل زار اللہ رکہے
وہ زلف سیہ دیکہ کہتی ہین عاشق — بلا مین گرفتار اللہ رکہے
رہی گرم بازار حسن و محبت — یہ جنس اور خریدار اللہ رکہے
مسیحا ہی بیمار الفت ہی تیرا — تجہے چشم بیمار اللہ رکہے
رہے شوق انکہون کو حسن بتان کا — مجہے محو دیدار اللہ رکہے
پہلے پہولی ہر فصل مین یا الٰہی — شگفتہ یہ گلزار اللہ رکہے
پہنسی ہو بری طرح رندون مین واعظ — یہ جبہ یہ دستار اللہ رکہے
یہی تو وسیلہ ہی اک مغفرت کا — ہمیشہ گنہگار اللہ رکہے
غنیمت ہی ایسی بری وقت مین **رند** — یہ دربار سرکار اللہ رکہے

غزل مشاعرہ واجد علی بادشاہ

وقار شاہ ذو الاقتدار دیکہ چکے — ظہور قدرت پروردگار دیکہ چکی
نقاب کہول کی روئی نگار دیکہ چکے — کچہ ایکبار نہین لاکہ بار دیکہ چکی
جہان کی عیش غم روزگار دیکہ چکے — جو دیکہنا تہا سو پروردگار دیکہ چکی
وہ جیتی جی ہوی ایذا اسی نزع کی آگاہ — جو صدمی تیری شب انتظار دیکہ چکے
خدا کی واسطی اب چہوڑ جسم خاکی کو — اذیتین بہت او جان زار دیکہ چکے
جنون نی خوب کہائی بہار جیب و کنار — ہوا مین اوڑتی ہوی تار تار دیکہ چکی
وہ قول غیر کو دیتی ہین لیتی ہین اقرار — تری طرف کو دل بیقرار دیکہ چکے
یقین ہی اب نکرین میری قتل مین تاخیر — فسان چڑہا کی وہ خنجر کی دہار دیکہ چکی

۱۹۳

نجف کو بیکئی میت فرشتہ نقال — عزیز کھول کی مید امزار دیکھ چکی

فقیر ہی مُنہ سد نگاہ لطف کا ہی
ادہر ہی رِنْد مرا شہریار دیکھ چکی

دروغ ٹھہری سب اقرار یار دیکھ چکی — تری صداقت گفتار یار دیکھ چکی
فریب دیتا ہی ہر بار یار دیکھ چکے — نہین تو ایک کا ہی یار یار دیکھ چکی
نگاہ کج سی بہلا جس نی عمر بہر دیکھا — وہ سید ہی آنکہ سی سوی مزار دیکھ چکی
رہی ہی کس سی نہان یار کی تجلی حسن — تجھ اک تمہین نہین موسی ہزار دیکھ چکی
دلا جو عشق مین صدمی دئی ہین یا ہین سب — تری فتور ہی ادنا بکار دیکھ چکی
سوال حسرت دیدار سنکی فرمایا — یہ دل لگی نہین بس ایکبار دیکھ چکی
ثبوت جرم پر اندیشہ کیا رہا باقی — رحیم جب تجھی تقصیروار دیکھ چکے
یہ بلد کفر تو ایمان سی ہی سنگین ہے — گلی مین ڈال کی زنار یار دیکھ چکے
وہ راز کون سا ہی جسنی جو رہا ہی نہان — بہلی بری تری کردار یار دیکھ چکے
رہا نہ طعنہ زنی کا مقام یوسف پر — تجھی بہی ہم سر بازار یار دیکھ چکی

گران ہی اُنہی تو ہمت یہ بار احسان رِنْد
اوٹہا کی دوشیہ یہ باریار دیکھ چکے

سب عمر جاک کر تری حسرت مین کہو ہی ہے — او موت کیا تو مرکئی کس نیند سوئی ہے
جان حزین یقین ہوا دل ہی کہوئی ہے — یا خضر آپ ہی نی یہ کشتی ڈبوئی ہے
یان ہے کی کون عمر کو ضائع کری عبث — تم غور سی تو دیکھو بہار ا بہی گئی ہے
رو یا جو مین تو یار کی دل کا مٹا غبار — شبنم نی گرد عارض گل آکی دہوئی ہے

شراب ہین خوب ہی پین بادہ خوار بہول چلے
مدام پیتی رہی پہول جیسی بہول چلی

اوڑاتی رند جو صحرا کو خاک دہول چلی
جلا کی مشعلین چارون طرف سی غول چلی

نہ بدلی چال کو اپنی فلک کوئی ہی ساعت
یونہین آہی کری اس گہڑی کی چول چلی

وہ ساتہ رکہتی ہین اسطرح مجمع عشاق
صحابہ ساتہ لئی جسطرح رسول چلے

بہت ہی گردش افلاک کی بہی صدمے
اسی ہنڈولی مین کچہ دن تو ہم بہی جہول چلے

لگی نہ تالو سی جز مدح شیخ تن دم بہر
زبان جب تلک ای نایب رسول چلی

نکل کے گہر سی اگر جائین دشت وحشت کو
خضر سی پہلی ہدایت کو اپنی غول چلی

زبان حال سی کہتا ہی اپنی ہر اک گل
شگفتہ آئی تہی اس باغ سی ملول چلی

یقین ہی کہ زمین پر گری وہ چکر اکر
فلک جو چار قدم تو مری شمول چلی

خیال یار کا خود رفتگی نتیجہ ہے
جو یاد آگئی اوسکی تو خود کو بہول چلی

ہی خوف جان کا ایسی بہکیت سی ہر دم
بتا کی باہرہ قاتل کہین نہ بہول چلی

پہونچ کی ہان کوئی ابتک پہر انہین محروم
فقیر پر در دولت ہی بی حصول چلی

ہو گا شاعر کامل بغیر علم عروض
نہ کار فرع زمانی مین بی اصول چلی

بس اب تعلق دہر سے علاقہ کیا
جو جمع اپنی تہی سب کر چکی وصول چلی

ہوی تمہاری تصور مین بیخودی طاری
تمہاری یاد مین عشاق سبکو بہول چلی

سنی جو شعر اوس مین صفت رحیمی کے
قبول ہونیکو ہمسی ہے نا قبول چلی

ضرور چاہی گلشن مین شغل بادہ کشی
ملی نہ جین اگر ساقیا تو بہول چلی

یہ کیا سمائی طبیعت مین قبلہ و کعبہ
ذرا سی مدح مین ایسی جناب بہول چلی

فراق یار مین جب فکر شعر کو بیٹھے
ردیف یاد رہی قافئی کو بہول چلی

[illegible]

غم سود و زیان داریم یا نہ فکر کالای
تصور کرکے کعبے کا صنم خانے میں سجدہ ہو
یہ تابش حسن کی ہے تو بہی پانی عرق میں ہم
دم آخر تصور ہے بس وحشی مزاجوں کا
گل تازہ شگفتہ ہے تری مضمون رنگین سے
غلط فہمی ہے یہ کہنا کہ دنیا میں نہیں سجا

جنون تیری بدولت رنج دنیا سے فراغت ہے
بظاہر بت پرستی ہے حقیقت میں عبادت ہے
بلا تشبیہ وہ چہرہ بہی خورشید قیامت ہے
غزالی نبض ہے میری رم آہو کی سرعت ہے
زمین شعر میں مجکو چمن بندی کی خدمت ہے
خدا نے ایک کو یاں دوسری پر دی فضیلت ہے

[illegible] بس [illegible] دم [illegible] پر سے
فقط بحر جہان میں رشد غافل دم کی مہلت ہے

بدلتی کروٹیں ہر دم کہاں تاب طاقت ہے
ہوا ہیجان سودا پھر ہی بہر وحشت ہے
ملا قاتیں ہیں یا دن سے بسبب سستی کی لفت ہے
چمن میں سیر و پرسش پائے گلستان کی ملامت ہے
ہلو ثابت جدائی سے تن و جان کی دم آخر
وہ سارے ناتوانی اور نقاہت سب خزان تک ہے
کمر باندھے ہوئے اوس نازک میان نے قتل پر میرے
مصیبت ہجر کی جسکو سناتا ہوں وہ روتا ہے
بڑھانا اسقدر ربط و محبت کا نہیں اچھا
جنون جو فصل گل میں بچ رہا ہے دست وحشت ہے
تمنا یار کی دیدار کی ہے تا دم آخر

گھٹا زور جوانی ناتوانی تیری شدت ہے
بہار آئی چلی صحرا کو ہم تو سب سے رخصت ہے
یہ ہٹی آوارہ گردی ہم ہیں اب اور کنج عزلت ہے
سنا بلبل مجھے بھی ہے ست گل میں عداوت ہے
وصال عاشق و معشوق کا انجام فرقت ہے
بہار آئی ہے طاقت نہیں پھر زور وحشت ہے
خوشا طالع نہ ہے تقدیر راحت ہے سعادت ہے
مرا احوال ہے اک مرثیہ ہے جائے رقت ہے
تمہارا کچھ نجاتے کام ری حقیقت میں قباحت ہے
گریبان میں نہیں اوسکو سمجھتا طوق لعنت ہے
دلیل آرزومندی نگاہ چشم حسرت ہے

195

زبان مرد شاعر ہے کلید قفل جنت ہے
نقلی شاعری میں وہ کریں ای رشد سنتی ہو
جنہیں اس فن میں دعوی فصاحت بلاغت ہے
بناوٹ سے غرض ہے کچھ نہ مطلب استعارہ سے
میں عاشق تن ہوں مشغق سادہ گوئی میری عادت ہے
ہر دم ہے خیال اسے آرزو رہے
پاپوش سے جو سر تری ابرو رہے
مثل زلف معشوق پیچ جا غم فراق
جبتک تن نزار میں میری لہو رہے

[illegible] چار صورت تمثال و آئنہ [illegible] ہو وہ مری برو رہے
میں اوسکی رو برو وہ مری برو رہے
غمزے نکل اجل کی طرح آنکھ بکڑ دن
بکتا امیدوار دل و جگر رہے
پائے میں ہو مراد دم خنجر آب کا
ہر دم جو یاد سبزہ تشنہ کلو رہے
وحشت کی یہ بہار ہے جبتک رہے بہار
جیب و کنار شعلہ کفن بہ فور رہے

می کا خمیر ہو گیا اپنا کہ مثل خم ‏— اک عمر لای می مین کر ہی تا گلو رہے
واعظ چمن مین شغل کباب و شراب ہو ‏— فردوس مین تو حکم کلو و شرب ہوا رہے
چرچی ہین حسن عشق کی تیری ہی ہم سی یار ‏— مین ہون نہون جہان مین ہی جان تو رہے
فرقت مین ہی تصور کامل کی فیض سے ‏— تصویر یار آنکہ بہر روبرو رہے
ہو جای جسم روح سی خالی حباب وار ‏— می سی اگر بہرا نہ شکم تا گلو رہے
ساکت نہ آدمی ہو کبھی فکر خیر سے ‏— گویا زبان ہو تو نری گفتگو رہے
ہون کر حواس خمسہ تو شوق جمال مین ‏— اس شش جہت مین آنکی نظر چار سو رہے
حد سی زیادہ بڑہ گئی نہ فرمائیے کا کچہ ‏— اتنا لئی ملا تمکو دم گفتگو رہے
تشنیع و طعن بادہ پرستان سی فائدہ ‏— رندون سی شیخ شہر یہ گفتگو رہی
کیونکر نہ او بچہی تار نفس ہر نفس کی ساتہ ‏— ہر دم جو یاد دلبر مرغولہ مو رہے
شکل صدف خدا سی دعا مانگ اوٹہا کی ہاتہ ‏— بحر جہان مین مثل گہر آبرو رہے
لازم ہی فصل گل مین ہین وضو ہاتہ بند ‏— دہنی مین جام بائین مین ہر دم سبو رہے
گلچین غضب بری تری اس ظلم و جور پر ‏— مجکو خدا اثر کبی چمن مین جو تو رہے
واعظ بہت ہی انکو تو پابندی نماز ‏— آزادون کی لئی تو نہ قید وضو رہے
جو پایا تہا جسکا مجہ مین وہ گل بوستان رہا ‏— پوشیدہ جس روش کسی غنچی مین بو رہی
ابرو کی یاد جب ہی بہو لون یقین ہی ‏— ہر دم اگر تہ دم خنجر گلو رہے
ہم ہی کبھی کسی گل رعنا کی شوق مین ‏— بر باد مثل باد صبا کو بکو رہے
جو دل کی سر زمین ہین وہ کیونکر نکالیی ‏— ہر وقت بد مزاج جو وہ تند خو رہے
طرز زمانہ رشک بہت اب بگڑ گئی ‏— بہر حسین تشنہ گلو آبرو رہے

کہاں اوسکی آگی کسے کا فروغ	وہ خورشید رو مہ تھا ایک ہی
فضیلت ملی ایک کو ایک پر	غرض ایک سی یان سوا ایک ہی
بچی کا نہ کاوش سی مژگان کی دل	کہ نشتر بہت آ بلا ایک ہے
جفاکار و دمباز کاذب بخیل	مین واقف ہون وہ بیوفا ایک ہی
ہی انبوہ عشاق عیسی کے گھر	مریض اتنی دار الشفا ایک ہی
نہین بچتا دو نون کا مارا ہوا	تری زلف اور اژدہا ایک ہی
نہ آنا تو اوس زلف کی پیچ مین	اری دل وہ کالی بلا ایک ہے
ہزارون شہید محبت ہین دفن	گلے اوسکی اور کربلا ایک ہی
ہر اک درد کا ہین مداوا وہ لب	مرض سیکڑون ہین دوا ایک ہے
دوی کو نہ دی دل مین غافل جگہ	زبان ایک ہی اور خدا ایک ہی

کہو کی جو کچھ تو سنو کی ہی **رند**
ہنسی ہین تو شاہ و گدا ایک ہے

۱۹۷

بچکر کدھر کو جا لگا بہرام گور سے	لاکھون نکل گئی ہی یہ بہرام گور سی
غافل نہ بیٹھنا کہین منہدی کی چور سے	چھلی او تاری کا تری پور پور سے
بوتل مئی دو آتشہ کی جنکے لائیو	ساقی بہار آئی بڑے زور شور سے
اللہ ری جوش بادۂ حسن شباب کی	مستی ٹپک رہی ہی تری پور پور سے
رخ اسطرف ہی گوشۂ ابروی یار کا	کھینچا ہی اس کمان کو الفت کی زور سے
ٹھکرائیو نہ مزار شہیدان کو ای مسیح	مردی کفن کو پھاڑ کی نکلین گے گور سے
بزم جہان مین ایک کو ہی دوسری پہ فوق	تم چاند سی سوا ہو ہم افزون چکور سی

تم خوش خرامیون مین زیادہ ہو مور سے
ای رند وصل لیلی و مجنون ہی جای ننگ
او نہین کی دو نو خیز کی دن ایک گور سی
جلین دل کی بلکین جو ہم دل سے جلے
زبان قلم مین پڑین آبلے
رہ صعب الفت مین کیسا ہی دل
بہت سے الیے پیش آئین گی مرحلے
نہ دن وہ تمہارے نہ زیادہ سن
تمہارے ہمارے ہی وہ دن سن و سال
عدم کی ہی کھا رہا ہی بی خطر
شگفتہ چلی جاتی ہین چین و بس قافلی
وہ اب بیٹھی کو نکلے ہین علم
اجل آ چکی سر پہ کو نکلے
بھرا جا کوئی دم کی مہمان ہین
جگر پی ہماری چلی ہم پہ جلے
بلکین ہی مژہ جن کیلئی آنکھ کی
بس ہمی دست تاسف ملی

رہی دل کے ارمان سب دل ہی مین حیف — نکلنی نہ پائے مری حوصلے
بڑا ہو بڑہاپی کا سب کہو دیا — نہ میری جوانی نہ وہ ولولے
مگر آ کوی بیکر دل مضطرب — مزار دن ہین آتی لگی زلزلے
سیہ کاریون مین کٹی عمر سب — ظلم کے طرح سر کے بہل کو چلی
محبت بتون کی یہ دل چہوڑ دی — کسیطرح چہاتی سی پتہر ٹلے
شکایت کا موقع تہا وصل مین — کہ تہی رات تہوڑی بہت تہی گلے
ق
کوی دم مین ہی نقش ہستی فنا — کہ ہر دو جہان ہی تیرا او بادلے
کنار لحد مین پڑی ہین وہ آج — جو آغوش یار مین تہی کل سے پلے
گلا تیغ قاتل سے رگڑا کیا — نہ جہجکا ذرا واہ رے منچلے
نہ لایا کوی شمع و گل گور پر — لحد مین ہے داغ محبت جلی
چلی باغ ہستی سی ہم نامراد — کسی رت مین ای گل نہ پہولی پہلی
ازل سی ہین عشاق مذبوح حسن — جو مانند ماہی کٹے ہین گلے
جو فریادی تیری ہی آنکلی وان — زمین ہوگی محشر کے اوپر تلے
جو ابرو کی ہوان گی اشارے نہین — مرے جان لاکہون کٹین گی گلے
گئی جان کاوش پلک یار کے — ابہی دل کی پہوٹی نہین آبلے
سرا مین نہ غافل ہو باندہو کمر — چلو ساتہ والو چلو ہم چلی
رہی میرا جسم مثال صبح — بلا سے یہ پتلا سحر یا گلے
یہ سب سر زمین فتنہ انگیز ہے — ہزارون ہی اوٹہتی ہین یان غلغلے
نظر بہر کی پہر دیکہ لون شکل یار — جو آتی ہوی میری دم بہر تلے

بوسہ مانگا جو شب وصل تو بولا ہنس کر
دل کی میتا بی سی مانگی مری سب ٹوٹ گئی

لی تو جاسی کا خط شوق مگر شک یہ ہے
اسنی کیا کرین الجوع نہ چلا مین اگر

افترا اگر فی مین طوفان ہی شوخ ظریف
مجسا محرم تری محرم کا نہو کا کوئی

دوست صنعت سی ہی اوسکی اگر تجسّا ب
شاعری کی لئی لازم ہی تلازم نہ یہ ہے

کہین ایسا نہو ہر روز کی تو کر باندہے
ہی جراح کہو زخم پہ کیونکر باندہی

آشیان بام پہ اوسکی نہ کبوتر باندہی
بہو کہہ مین جب کہ نبی پیشانہ پہ تیہر باندہی

تو تیا تازہ کوی اور نہ مجمر باندہے
بیشتہ کہولدتی بند اور اکثر باندہے

کیون ہوا اپنی خدائی کی نہ آزر باندہی
لعل لب کو تری تو دانتون کو گوہر باندہی

پای رفتار اگر ہوتی تو چلتا پھرتا
رند مرد اسا پڑا رہتا نہ یون سر باندہی

حیران نکرین گی کہ پریشان نکرین گی
غنچہ وہنو تنگ کرو چاہو جہان تک

کیون روتی ہین بعض بہوت کی فرقت مین الٰہی
ہر وقت کی رونی کا سبب کچہ نہین کہلتا

مجنون کا ستانا ہمین منظور نہین ہے
نکلی ہی کا اوس مصحف عارض پہ خط سبز

دیوانون سی کہدو کہ چلی باد بہاری
غل باغ مین ہی چار طرف زاغ و زغن کا

گہبرائی کی تربت مین مری روح بہی آ کی
کیا کیا وہ رخ و گیسوی پیچان نکرین گی

ہم صورت گل چاک گریبان نکرین گی
اندہا تو مجہی دیدۂ گریان نکرین گی

طوفان تو یہ دیدۂ گریان نکرین گی
او وحشت دل قصد بیابان نکرین گی

زنگار سی کیا جدول قرآن نکرین گی
کیا اکی بر سر چاک گریبان نکرین گی

اب چہچہی مرغان خوش الحان نکرین گی
مرقد پہ اگر ختم وہ قرآن نکرین گی

199

دیوانے تری سر مین یہ سودا نہین رکھتی
سیلاب کا ان چشمون کی اندیشہ ی طلاطم
یہ نور یہ طوفان تو دریا نہین رکھتے
رنگت ہی نزاکت ہی لطافت ہی مگر حیف
اک بوی وفا یہ گل رعنا نہین رکھتے
درویش زمانی سی نہ کیون جائین بیکرو
قارون کی طرح سر پہ دنیا نہین رکھتی
نقصان سی کیا عشق کا ہووی کا مداوا

کبہی کہتا ہون بلانوشی مین ساقی ساقی
اور بلوا دے جو ہو شیشی مین باقی ساقی
مرغ سحر ہین سی گرچہ مفر سے لیکن
مین تو پی جاتا ہون اتنی ہی شتابی ساقی
صبح سی شام تلک یہ سی نہین چہٹتا جام
بہائے ہم اپنا تخلص کرے جامی ساقی
مصلحت ہو کی جو محروم رکہا می سی مجہے
فعل حکمت سی نہین ہی ترا خالی ساقی
مست کیا جانین کہ ہم دیر ہی کعبہ ہی کہان

اس نشاط سے گلا بند ہ نہین جامی ساقی
بلا کرون پیکی پیالا ایک پیالی ساقی
تو دہکی لگا مانند شرابی کا ساقی
سلطنت ہی تری کوئی بچو پیالی ساقی
جام جم جامی زندون کو نہ شاہی ساقی
کہتا ہی بزم گذشتہ کی نکالی ساقی
بہول جا گنی تو بلا آگی پیالی ساقی

وارستہ ہین اسباب عونت سی ہم آزاد	تسبیح نہین پاس مصلّا نہین کہتی
شاعر وہ نہی پہرتی ہین قدرت ہی خدا کی	جو بات ہی کرنی کا سلیقا نہین کہتی

گو نرگس و گل نام کو اچہی ہین تو ہون رشک
گوش شنوا دیدۂ بینا نہین کہتی

دیدگلزار جہان کیون نکرین سیر تو ہے	ایک دن جاتی ہین خاتمہ بالخیر تو ہی
رند و واعظ سی عبث کرتی ہو شر خیر تو ہے	دو تو گہر ایک ہین کعبہ نہ سہی دیر تو ہی
خورشید چین بنتا ہی کیون مرغ سحر دہقان کا	وصف انسان نہین یہ صفت طیر تو ہی
نہ بسر ہوئیگی بی نشہ قدح خوارون کی	ہوا گرمی کی منادی ہی فلک سیر تو ہے
آشنا بحر محبت کی شناور ہین سب	تو ہی اس آگ کی دریا کو اگر پیر تو ہی
رند و واعظ کی بکہیڑی مین بہلا کون پڑی	سبکو معلوم ہی ان دونون مین اک بیر تو ہی
مرغ دل مردم بیمار پہ صدقی کر ڈال	واسطی صحت جان کی عمل طیر تو ہی
جیسی اوڑتی سی سنی ہی خبر قتل سفیر	بوجہتا پہرتا ہون اک ایک سی کیون خیر تو ہے
ساقیا چند کہڑی ہیکی قدح خوارون مین	صرف اللہ اگر ہو عمل خیر تو ہے
در گذر ہوتا ہی اور ہو کا بقدر امکان	آخر کار یہ پابوس نہ و سر غیر تو ہے

کہ لی رشک نی سب قافی کو تی پہ چہتا
انگریزی اگر اک قافیہ غیر تو ہے

مجہ بلانوش کو تلچہٹ ہی ہی کافی ساقی	بہردی پہلو مین جو شیشی مین باقی ساقی
بہر کی پلواتا نہین ایک پیالی ساقی	ساری مین مانگتا ہون دیتا پہی آدہی ساقی
تو نی کیا آتش جلکدہ پلائی ساقی	بہون ڈالا ہی جگر آگ لگا دی ساقی

۲۰۰

[illegible]

[illegible]

جو پئی کا نہ شراب آج وہ مجرم ہوگا — کو بجوکل سی تو کبر دی یہ منادی ساقی
درد بہی مجکو پلادی کا تو بد مستی مین — سب سنا دونگا مین دیوان لالی ساقی
برف بلوا کی کلیجا مرا ٹہنڈا کر دے — آب انگور نی تو آگ لگادی ساقی
تیرا جی چاہی تو پلوادی کوئی جام شراب — ہاتہ پہیلائی کا بندہ نہین جادی ساقی
نفس گرم کی تاثیر نی می ساغر سی — شعلۂ نقط کی مانند اوڑا دی ساقی

اور تو حسرت مین سب رند کی لسی تکلین
جام کوثر کی تمنا رہی باقی ساقی

جام بہر بہر کی می ہوش ربا دی ساقی — آج اتنی تجہی توفیق خدا دی ساقی
خم کا خم لا کی مری منہ سی لگا دی ساقی — بعد مدت تو مجہی آج جہکا دی ساقی
منہ سی لگتی ہی مری ہوش اوڑا دی ساقی — ایسی بوتل کوئی چنگر مجہی لا دی ساقی
دخل کیا میری بہکنی کا وہ ہون صاحب ظرف — ایک در جن جو برانڈی کا پلا دی ساقی
اوسکی رحمت پہ نظر کر کی بقصد حسنہ — مین تو پی جاؤن اگر مجکو پلا دی ساقی
دم نکلتا ہی مرا ہنبۂ مینا لیکر — چند قطری تو مری منہ مین چوا دی ساقی
عالم آب مین سیر گل و لالہ دیکہون — بہر کی ساغر می گلرنگ لا دی ساقی
ایک و جام کی خاطر نہ چرا مجسی آنکہ — عین مستی مین تو مجکو نہ دغا دی ساقی
آنج کل آئی نہ دین ساقی کوثر تجبپر — آج اگر میری لگی کو تو بجہا دی ساقی
کیا ہی ہم رندون کو بلواتا ہی چن چنکی شراب — ساقی شہر لیٔن اسکا صلا دی ساقی
پی کر کر اب تو کلیجا ہی جلا جاتا ہی — بط می جلد مجہی ہون کی لا دی ساقی
وہ قدح کش نہین صحبت مین پیٔن خاک شراب — زہر تہوڑا سا مجہی گہولکی لا دی ساقی

۲۰۱

ایک ادا کی بال شرف ناقی پہ رکہتا ہوگا — آنکی کستی ہوگی
چوٹی جب اسکی عطر مین بسی ہوگی
زلف کا مارا ہوا سانس نہ لیتا ہوگا
اوپری اوڑہنی کی یہ ناگن جسی ڈستی ہوگی
دفن جب جا ہوی عاشق دل صد چاک لئی
بہوت کیطرح زمین ہاتہ کی بکستی ہوگی
دل لئی عشق و محبت کی ہوا تنگ مین
پہر جنون ہوگا مرے جان نہ مستی ہوگی

[illegible]

نہ کبھی ہوش مین آیا وہ ہون مین مدہوش ازل	غفلت اس بیخبری پر مری ہستی ہوگی
آتش ہجر سی جل بہنکی ہوا جو عاشق	لاش اوسکی تہ مدفن بہی ہلستی ہوگی
کون کہتا ہی کہ ہوجائیگی ارزان حسن	کبھی بازار مین یہ جنس نہ سستی ہوگی
کیون نہ بازیچہ دنیا کو کہین نقش فنا	ایک دن جانتی ہین نیست یہ ہستی ہوگی
بعد مردن جو کوی غور سی دیکھی گا کبھی	بیکسی اپنی ہی مرقد پہ برستی ہوگی
بادہ خوارون مین جو ذکر اپنا ہی آیا ہوگا	شیشی کیطرح سی مے حلق مین ہنستی ہوگی
آزمالیجی جب چاہیی وہ عاشق ہون	اف نہین کرنیکا گر آگ برستی ہوگی
دل جگر دونون ہی مشتاق ہین اوس خنجر کی	سینی پر کہاونگا جو ضرب دو دستی ہوگی
جلوہ حق ہی عیان حسن سی ہمسی واعظ	حق پرستی تو نہین حسن پرستی ہوگی

یا علی کہکی لحد مین جو پکارونگا [illegible]
ٹہر جائیگی اگر گور بہی دہستی ہوگی

ٹیسین گئین نہ دل کی دوا بارہا لگے	کوسا تہا کسنی کسکی اسی بد دعا لگی
دل کیون نہ کہچی وہ زلف سیہ خوشنما لگی	بیٹہی بٹہای جان کی پیچہی بلا لگے
خاطر سی تیری کہ گئی سب آشنا لگی	اوبت جہان مین ایک نہ بولا خدا لگے
فرقت کی رات آنکہ نہ دم بہر ذرا لگی	کیسی بُری گہڑی تہی جو آنکہ ایخدا لگے
پڑ جائیگا کہین سے عاشق کا کوسنا	مرجاؤگی جوان اگر بد دعا لگے
میری ہوا کہ ایک ہی عالم مین کی بسر	ہر اک شجر کو باغ جہان کی ہوا لگی
ماشاء اللہ آج تو اسپند کیجئے	پوشاک صندلی تمہین کیا خوشنما لگی
سرگوشیان چمن مین کرین خاک عندلیب	پہرتی ہی ساتہ ساتہ گلون کی صبا لگی

٢٠٢

شنر کی نی یہ خاموش کر دیا مجکو ... کبہی تو گویا کہ تانگی مری دہن کو لگی
جنون مین پیرہن اپنا اوڑا چکا پرزی ... جو ایک تار بہی باقی ہو تو کفن کو لگی
رواج سرقہ بہی ہی تو کیا عجب اسکا ... جو چور شمع کا ہی تا کنی لگن کو لگی
ملا تا شہریون سی آنکہ ہی یہ صحرائی ... مین کیسا شاد ہون کو لی اگر ہرن کو لگی
کیا تہا کلبدنون سی مقابلہ شاید ... تماچی خوب سی نسرین و یاسمن کو لگی
ہر ایک فصل مین پہولی پہلی رہی سرسبز ... نظر کسی کی آلہی اس چمن کو لگی
غم فراق نی کہا یا ہی مجکو کہنکی طرح ... غذا بتاؤ تو کیونکر مری بدن کو لگی
طلائی نقرئی ہتیار رہوتی ہین صیقل ... وہ اور ابتو جلا دینی بانکپن کو لگی
لگائین کہوٹ نرفتار مین کہین نظری ... بڑا غضب ہی جو بہاتری چلن کو لگی
عمل ہوا لب لعلین یار کا وان بہی ... خراج چاہتی اب حاصل یمن کو لگی
یہی دعا ہی ہماری آلہی ساتب بہی ... جو دست غیر تری لف پرشکن کو لگی
نمود سبزۂ خط سی یہی ہے اندیشہ ... مبادا داغ تمہاری یہ ذقن کو لگی
وہ زلف رخ پہ رہی یرنگ تو ہوا اندہیر ... جہان سیاہ ہو عرصہ اگر کہن کو لگی
ستی کی ڈہل کرون سی نہ خواہش دنیا ... کترا جوان کوئی ایسی قحبۂ کہن کو لگی
مین وصف لعل لب یار اور پڑہکی کرون ... برا نہ کر کسی باشندۂ یمن کو لگی
لئی کنار مین خسرو کو شاد ہی شیرین ... خبر نہوئی جو تیشہ بہی کوہکن کو لگے
کیا تہا گیسوی مشکین یار سے دعوی ... سزا ہی کرم اگر نافۂ ختن کو لگے
خط اوسکی چہرہ انور کا یاد آتا ہی ... جو دیکہتا ہون کبہی چاند مین گہن کو لگے
برنگ غنچہ سوسن کبود ہوتا ہے ... جو چوٹ پہول کی بہی سیری گلبدن کو لگی

آتی ہو سج کر کے جاتی ہو	تم نہ آیا کرو اس آنی سے
ہین بہایم بہ صورت انسان	آدمی اوٹہ گئے زمانی سے
شب فرقت نی دم یہ بند کیا	رہ گئی سانس آنی جانی سے
ہوگئی آخر وبال ہوی ہمسر	زلف نیچی ہوئی جو شانی سے
یا تو قالب مین آتی ڈرتی تھی	اب نہ پہچکتی ہے روح جانی سے
آہ آتش فشان جو کرتا ہون	آگ جہڑتے ہی آشیانی سے

جسقدر ہو ضرور ملتا ہی
رند کو غیب کی خزانی سی

تم عیادت کی لئی رند کی آتی ہو ہی	تو مسیحا مری مجہا سی جاتی ہی سے
تمکو فرصت نہوی اوت نی یان عجلت کی	تم ہی کام مین ہم کام سی جاتی ہی رہے
یان کفن قطع ہوا گور ہی طیار ہوئے	گہر مین بیٹھی ہوئی یہ وہ بڑہاتی ہی ہی
یان لحد مین ہی فرشتون سی سوال اور جواب	جہوٹہ سچ باتین وہ گہر بیٹھی بناتی ہی رہے
مرگئی خاک ہوی اعلی سب سی چہوٹی	اب نہ رشتی وہ عزیزون سی نبہاتی ہی ہی
تہی خود رفتگی یارب کہ یہ نوبت آئی تہی	وہ چلی ہی گئی ہم آپ مین آتی ہی رہی

ولہ

ساقی بہنچ تو ہاتہ یہ بسلغ دہری ہو	برسین گی خوب اوٹھی ہین بادل بہری ہوی
مرغان باغ بیٹھی ہین تجہ بن ڈری ہو	نرگس کہڑی ہی آنکہ مین آنسو بہری ہوی
کچہ غم نہین جو فیض سی خالی ہوا جہان	ہین اوس کس یم کی تو خزانی بہری ہو
سیر جنگ سر و کار سی غافل ہین نہ ہو	پہرتی کلاہ کج ہین جو سبز دہری ہو

وعدۂ وصل تھا جو بعد زوال	روز فرقت کی دو پہر ڈھلی
ذو الفقار علی ہی میری زبان	رکنی والی نہین یہ اینتو چلی
دل پژمردہ کا یہ حال ہی اب	جیسی مرجھا گئی ہو کوئی سی کلی
یا علی کہکے مار دشمن کو	زور بازو سمجھ تو نام علی
ہی زبان منہ مین نام کو گویا	بات نکلی کبھی بری نہ بھلی

رند بیدست و پا ہی مشکل مین
اب مدد کیجیے یا علی ولی

متفرقات

گلگشت کو جو آئی وہ رشک بہار باغ	بیدل چلین جلو مین گل نی سوار باغ
چاند یوسف سی آتی ہو وصال یعقوب	غیر ہی فرقت فرزند مین حال یعقوب
توقف کا نہین ہی راہ کی کچھ خستگی باعث	تامل کا ہوئی ہی اس سرا مین زندگی باعث
نہان نظر سی نہ ہو جو ریا پرسے کسطرح	دکھاؤ حسن کی جلوونکو آدمی کیطرح
اک آن مین وہ زلف دوتا لی گئی دل کو	کیا حال کہون دل کا بلا لی گئی دل کو
چٹکی مین ملا دست حنائی نی کلیجا	ٹہکراتی ہوی فندق یا لی گئی دل کو
غصہ وہ کہو لاکہ دقت جسمین تہی تیر کو	چاہئی منہدی لگانا ناخن تقدیر کو
دیکھنا کس کشمکش مین پڑگئی ہی اسیر جان	تیر سی کہچتا ہی ال کہینچتا ہی تیر کو
بوی گل سی ہی آتی ہی خلش خار پسند	طبع ہی روز ازل سی ہی دشوار پسند
شیخ ہی مشغل برہمن کی سری ٹیکا کری	بت وہ ہی جسکو کرین کافر و دیندار پسند

٢٠٥

کرون کبتلک ہجر مین نالی ہر دم
میری نالی حلقوم شہ نہین ہے

مدعا پوچہو نہ تم راز و نیاز عشق کا
حال کچہ کہلتا نہین یہ ماجرا کچہ اور ہے

کب نری سی فقر کی ہوتی ہین واقف بادشاہ
خط مسند اور ربط بوریا کچہ اور ہی

بوالہوس کی طبع سی آنا موافق ہی محال
سرزمین عشق کی آب ہوا کچہ اور ہی

ہمیشہ یہ ہو کہ مین ہاتہ آ گیا مین لاے شراب
کبہی پیاس مین پانی پیاسو اہی شراب

وہ بادہ نوش ہون پابند درد ہو نہیں
ہو شراب تو کافی ہی مجہکو لاے شراب

وہ بادہ خوار ہون رہنی کی طرح سی ٹپکی
جو میری خاک سی پیر مغان جو آی شراب

نالا نکیا کہ مرند یکہا
کیا کیا کچہ ہمنے کر ندیکہا

رنجش ذرا سی ہو نہ کہین مہربان دراز
مین کم سخن نہین ہون جو تم ہو زبان دراز

گلچین تو کیا ہی پہنچی نہ صیاد کا ہی ہاتہ
وہ شاخ تاکتا ہون پی آشیان دراز

خلق خدا کو ہوتی ہین اس سی اذیتین
ظالم کی رستی کرتو نہ او آسمان دراز

لازم ہی نذر خضر سلامت پہنچ کی دو
منزل ہی کل کی سنتی ہین اپنی کاروان دراز

بلبل ہماری سامنی خوش لہجگی نکر
بس بس زیادہ کوی نکر او زبان دراز

جو کہ کیفیتین شراب مین ہین
قند مین ہین نہ وہ گلاب مین ہین

وصف شیطان مین جو ہین واعظ
سب وہی خصلتین جناب مین ہین

چین اب یست مین ممکن نہین صبا آی
موت آئیگی تو سمجہونگا مسیحا آی

لب خشک مین ہماری منہ زرد ہو گیا ہی
اب دل نہین سراپا اک درد ہو گیا ہی

سر پہ مستون کی طرح جہوم کی بادل آی
مفتی وقت کا فتوا ہی کہ بوتل آی

طی تو کی گہر کی مسافت تری نامی لای
پر کبوتر مری سب بازون سی شل آی

یون منتظر اوس مہ کا بیٹھا ہون سر راہ
سارا یہ کمند او بت گمراہ نکل جای

شاید وہ قمر کاٹ کی یہ راہ نکل جاے
آئینہ دکھا دی جو تو ہی خط نو خیز

تب جانون کہ تاثیر ہوی شعر مین پیدا
دشمن ہی کری واہ تو بس آہ نکل جای

نالا کوئی العظمت للہ نکل جای
انانہ سنا جیح کہ منہ سی کہین میری

غالب ہی کہ دم آہ کی ہمراہ نکل جای
لیکن کی شب ہجر مین کر آہ نکل جای

ہیہات تا آئی می جوانی چلی آئی ہین
ابر او ٹھتی ہی جو دہنوان دہار چلی آئی ہین

آکر اوس روی رنگین کا بیان یہ قلم کرتا
تو دم مین صفحہ کاغذ نگارستان چین کرتا

۲۰۶

۲۰۷

پهر نه جاتی طور کی جانب کو مشتاق جمال
اک نظر موسی اگر اوس تک کا جلوا دیکهتی

ایک سی هی ایک علی پهول اس گلزار کا
مثل نرگس چشم نابینا سی پر کیا دیکهتی

گهر مین بیٹهی سیر کرتی هین سواد شام کی
روز و شب جو هین تری آنکهو کا سرمه دیکهتی

حصول دل کا کبهی مدعا نهین هوتا
حضور قلب جو وقت دعا نهین هوتا

اثر دکهائین کی کیا سوخته دلون کی اشک
بهنا هوا کبهی دانا هرا نهین هوتا

نکر ریاضت بیهوده غیر جنس کی ساته
جو غیر هی وه کبهی آشنا نهین هوتا

دل کو یون ٹ ونڈی خرام اوس کافر گمراه کا
جس روش سی ٹهوکرین کهاتا هی ٹ راه کا

کعبی سی یکسان کیا رتبه دل آگاه کا
شکر هی معبود کا احسان هی الله کا

مثال بنکر اس کو تیلو مین پل جائین
کهین شتاب زمین آسمان مل جائین

سنا کرین جو بلک کر کراهنا میرا
دل اهل درد کی سینون مین کیون هل جائین

جنون مین زار هون پر زور بی هی اتنا
جو مارون دوڑ کی ٹکر پهاڑ هل جائین

مقام خوف هی لفون سی الحذر مانگو
یه سانپ وه نهین جو کیل نی سی کل جائین

بی ساخته ڈهونڈهین کی تری انجمن آنکهین
جب گور مین کهولون کا مین پر کفن آنکهین

کس حسرت دیدار مین دم نکلا هی یارب
پتهرا هی هوی هین مری پر کفن آنکهین

بیکار بنائی نهین صناع ازل نی
گوش و سر و بینی لب کام و دهن آنکهین

یا وه نظر پهر غریبون په تهی کل تک
اب آج ملاتی نهین اهل وطن آنکهین

سر پر تجهی بهلاتین کی ای غیرت گلزار
رستی هین پچهائین کی تری من آنکهین

زنده کری مردی کو عنایات تمهاری
کیا بات هی کیا بات هی کیا بات تمهاری

سن لو دو فقری بات جاتی هی
بات کهتی مین رات جاتی هے

او قیس حزین لیٹا ہی کیا منہ کو لپیٹے
غالبؔ ہوی کفر پر اب الفت اسلام
نوا ناخن تدبیر کری عقدۂ لا حل
صاف بتلا گئی عالم کو صفائی برسات
تر سی پانی کی لہتی ساری خدائی برسات
اوٹہ گئی سب چمن ہستی غدار کی پہول
رندؔ کی فاتحہ مین تو ہو شریک او قاتل
کیا فقط رندون کو شوق ہی گلرنگ ہی آج
ہو لٹی پہری فرشتی جواب و سوال کی
کٹا ہی وای اب کی دانتون مین اسقدر
موذی ہی ہی آہ عشق کی مجکو عزیز ہین
پہونچا ون پہر کی آبلہ پا کی جہا گلین
تیرا کلام کتنا مشابہ ہی میر سے
ہر برگ خشک سرخ ہی گل کی غدار سے
ہی حوصلہ قوا کی تو اسنجیان کسی ہی
بیہوش ارسطو ہی بہت فلاطون ہا سے
سب غیر نکلی ٹہری فقط آشنا ہمیز
اب غیر رنگ لای ہین کچہ ورنہ تیس ازیز
عیب ہین بہتر ہنر سی بلکہ ساری وصف ہین

وہ دیکہ غبار اوٹہا ہی صحرا کی طرف سے
رخ پہر گیا کعبی کو کلیسا کی طرف سے
جسوقت مدد ہو مری مولا کی طرف سے
یہ نہ ثابت ہوا اللہ نی کہ نہ آئی برسات
تونی کیا ابکی برس خاک اوڑائی برسات
روز دو چار کا جہلم ہوا دو چار کی پہول
آج ٹہراتی ہین اوس کشتۂ دیدار کی پہول
دست صوفی مین ہی ساقی قدح ننگ ہی آج
گہورا جو سینے گور مین آنکہین نکال کی
ٹکرا سی اوڑادی ہین زبان سوال کی
دل مین چبہوی پاؤن کی کانٹی نکال کی
بیٹہی ہین خار خشک زباین نکال کی
عاشق ہین بس رندؔ ہم تو اسی اہل حال کی
آئی خزان چمن مین مری کس بہار سی
بلبل تو کیا مین بند نہین ہوں ہزار سے
اک گردش ساغر مین احوال دگرگون ہی
بہتون نی گرچہ تہوڑی تہی توبکی ہما ہمیز
لاتی تہی عیش باغ سی جاکر جتا ہمین
جانتی ہو صفت کسکی تمہاری صفت ہین

ناچار کشند دست مسیحا ز علاجم
دشمن بہ از آن دوست کہ در سعی نکوشد

مغتنم ہی جانیو اے دل اسی جو حال ہی
پی لاکہ بار ساقی سے لاکہ بار توبہ
حسرت اے تازہ اسیران قفس آتی ہی
گنبد وای گور حسرت قاتل قریب ہے
ورا وسکو جاننا یہ فراست سی ہی بعید

آخر بچند کس مرضی اگہ دوا نیست
بیکار بود ناخن اگر عقدہ کشا نیست
سال آیندہ نہو کا یہ ہی جو امسال ہے
بس کر چکا ہین توبہ توبہ ہزار توبہ
دہوم سی فصل بہار آنکی ہیں دہر
سرجا ہی پہر پہر آکی یہ بسمل قریب ہے
وہ شاہرگ سی بہی ہی غافل قریب ہے

روزی فقیر از اتفاقات مطلعی در بحر تازہ تالیف نمودہ بنا بر صحت بخدمت ناسخ مرحوم فرستاد در جواب نوشت از قراین معلوم می شود کہ بحر نو از قوت فکر و طبع رسا پیدا گشتہ ارکان کامل و وافر را بکار بردہ **اضمار و عصب** آوردہ اند و گرنہ از دوائر خارج است **مستفعلن از متفاعلن باضمار و مفاعیلن از مفاعلتن بعصب گرفتہ مستفعلن و مفاعیلن کردہ اند سبحان اللہ** مطلع اینست

مدت ہوی نہین دیکہا دلدار کو قیامت ہے
مستفعلن مفاعیلن مستفعلن مفاعیلن
موافقت مین عناصر کی گر نفاق نہوتا
درد رسا کلی کلی کی پہر آنی سی فائدہ
جز گریہ خرمی مری تقدیر مین نہین
جیسی جی تمہی بات نکی ہنسکی ایک دن

تدبیر کچہ نہین تہی کیا موت سی ندامت ہے
مستفعلن مفاعیلن مستفعلن مفاعیلن
فراق روح کا قالب سی اتفاق نہوتا
مجکو فلک ہماری ستانی سی فائدہ
طفلی سی رو رہی ہین ہنسانی سی فائدہ
اب مر رہی پہ اشک بہانی سی فائدہ

٢٠٩

پاؤن سی اوتر جاتی ہی زنجیر ہماری
روح قالب تن تہر تہر سی ای
جلد آؤ کہ جان جاتی ہے
زیست اپنی تو اپنی بار خدا باقی ہی
عمر بہی کم اور جفا باقی ہی
سانس آتی ہی نہ گہر کی صدا باقی ہی
او مسیحا سب بیمار ہین کیا باقی ہی

قصیدہ در مدح وزیر الممالک نواب علی نقی خان بہادر

حسن سی اکی ہے یہ کچھ عارض گل ہی معمور
رنگ رخسار بتان سے ہو نہ بحث کے حضور
فیض سے باد بہاری کی گرمی کا امسال
آہ بلبل کی سحر سے گل تاثیر ظہور
دشت نامیہ سے نشو و نما کے باعث
دانۂ اشک بہی سبز اگر ہوئی دور
پشت طاؤس بنا روئی ہوا سے معمور
دامن باد صبا سبزہ و گل سے معمور
جوش سبزہ جوش نظارت کا زمانی مین

جملہ بازار جہان گشتم و عالم دیدم	ہست از زان ہمہ عنقا مگر آدم دیدم
مدکہار شک مسیحا او سی ہر بار آنکہین	یہ ہیر دیکا کوئی دم مین ترا بیمار آنکہین
صورت آباد سی جاتی ہین طلبگار جمال	حق یہ ہے کہتی نہین کافر و دیندار آنکہین
اوس حیا دار سے ہے شغل نظارہ بازی	تکری عکس سی آئینی مین جو چار آنکہین

قطعہ در مدح امجد علی شاہ بہادر

سلطان ابو الظفر بہادر	خاقان ابو الظفر بہادر
من بعد خدا رحیم و عادل	ہے شان ابو الظفر بہادر
احکام قضا کے ہی مطابق	فرمان ابو الظفر بہادر
مقداد و حذیفہ سی ہی کامل	ایمان ابو الظفر بہادر
ہی صوم و صلوٰۃ پر از لسی	میلان ابو الظفر بہادر
ناغہ ہو جائے ذکر کیا ہی	قرآن ابو الظفر بہادر
مانند سحاب در فشان ہے	دامان ابو الظفر بہادر
سنتا ہون جسی وہ کہہ رہا ہی	قربان ابو الظفر بہادر
ہو کا نہ کوئے ہوا جہان مین	ہم شان ابو الظفر بہادر
خسرو کو نصیب تہا نہ جم کو	سامان ابو الظفر بہادر
عالی ہے مثال قصر جنت	ایوان ابو الظفر بہادر
زیبا ہے لقب جو پای ضوان	دربان ابو الظفر بہادر
روشن ہین نور معرفت سی	چشمان ابو الظفر بہادر
رکہتا ہے فوق عارفون پر	عرفان ابو الظفر بہادر

احسان ابو الظفر بہادر
تحفہ ہے اگر جہان پہ ہی تم
شایان ابو الظفر بہادر
وہ مدح ہوئی کہ ہو رقم
بستان ابو الظفر بہادر
گلزار ہے ہمیشہ یا رب

[illegible]

جھو کی لیتا ہی ہر اک نخل گلستان اسطرح — جسطرح کہاتا ہو لغزش کہین بادہ مخمور
غنچہ کرتا ہی تبسم کہین گل ہنستا ہی — آنجو ایک طرف دیکھو تو ہی پر شور
جوشش فصل بہاری ہی تعجب کیا ہی — روغن گل عوض شہد اگر دی زنبور
گرم بازاری گل ہو گئی ہی اس رتبی کو — اہل دنیا کی ہی گل ہو گئی ہی شمع شعور
یہ زمین خوب شگفتہ ہی قلق اس مین ای یار زبیر — تازہ مضمون کی اک تازہ غزل کر مسطور

غزل

دیکھی گر عارض رنگین بت غیرت حور — حسن گل پر نہو پہر بلبل شیدا مغرور
کوچۂ یار سی گذری جو کبہی باد صبا — نکہت گل سی مشام دل بلبل ہو نفور
اوسکو کہتا ہون مین بیمار تب محرق عشق — حشر کی روز ہی اوٹہی جو لحد سی محرور
مرغ دل کو مری بیدام گرفتار کیا — بسکہ صیاد کا تہا میری سا فہم و شعور
دور رکہ دل سی مری صدمۂ ہجران یا رب — سخت نازک ہی یہ شیشہ کہین ہو جاوی چور
غیر کی ہاتہ سی پلوایا مجہی جام شراب — نوش اسطرح کا کہلا تا ہی نیش زنبور
اوس سی لبریز ہون اور آپ سی خالی ہون زبیر — شیشۂ حسن نمک مئی ناب سی ہو وی معمور
دیکہکر مین یہ تر و تازگی صحن چمن — ہو گی حیران لگا کہنی کہ ای رب غفور
کونسا سرو گل اندام یہان آئیگا جو — اسقدر نزہت و عشرت سی چمن ہی معمور
سنکی یہ مجہسی کہا پیر خرد نی غافل — اوس کا آنی کا ارادہ ہی یہان جسکی حضور
طفل مکتب ہی فلاطون و ارسطو نادان — بات کرنی کا نہین اہل سخن کو مقدور
شعر فہم ایسا کہ دیکہا نہ سنا عالم مین — نکتہ سنج ایسا کہ ہر علم پہ رکہتا ہی عبور
فخر خاقانی و فردوسی و مسعود و ظہیر — افتخار فصحا شمع بلاغت کا نور

٢١١

۲۱۲

ہی بجا منتظم الملک جو پایا ہی خطاب	ہوگیا سارا جہان عدل و کرم سی معمور
تو ہنر اور ثنا کی ہی کہی تیری ثنا	اور کچھ مجکو قصیدی سی نہین ہی منظور
کر قبول اوسکو طفیل نبی و آل نبی	مانگتا ہون یہ دعا تجہ سی مین ای غفور

شاد و خرم رہی یہ فضل سی تیری جبتک
مئی عشرت سی یہ مینای فلک ہی معمور

مخمس غزل خود حسب الارشاد امجد علی شاہ بہادر مرحوم

۱

جسی کہ یاد نہو اپنا آشیان صیاد	بہلا وہ خاک کہی حال بوستان صیاد
عبث عبث تو نہو مجسی بدگمان صیاد	کہلی ہی کنج قفس مین مری زبان صیاد

مین ماجرای چمن کیا کرون بیان صیاد

۲

خراب تہا مری ہمراہ سایہ سان صیاد	چمن مین تہا کبہی بن بن روان دوان صیاد
غرض کہ ساتہ ہی پہونچا جہان تہان صیاد	جہان گیا مین گیا دام لیکی وان صیاد

پہر اتلاش مین میری کہان کہان صیاد

۳

تنک کر دیا دنیا کی کارخانی نے	بٹہا یا خاک مذلت یہ سر او ٹہانی نی
پہنسا یا لا کی کہان حیف آسمانی نی	دکہایا کنج قفس مجکو آب ودانی نی

وگرنہ دام کہان مین کہان کہان صیاد

۴

کچہ اور مجکو شکایت نہین یہ ہی گلا	بہار کیا کہ خزان مین چہوانہ اک تنکا
عبث یہ اوستم ایجاد کیون غضب توڑا	اوجاڑا موسم گل ہی مین آشیان میرا

الٰہی ٹوٹ پڑی تجہ پہ آسمان صیاد

[illegible]

۱۱	مین وہ ہون نوں گلزار ہی میری دم سی ابھی نہین ہی ستمگار میری قدر تجھے		اوڑا ای نغمہ سنجی مین ہوش بلبل کے کری گا یاد مری زمزمون کو بعد مری
۱۲	ہون چند روز تری گہر مین مہمان صیاد		
	عزیز کہتی ہین مینخوار ساغر دل کو صد آفرین ہی مری صبر اور تحمل کو		بغیر گل نہین آرام و چین بلبل کو کہ جہانکتا نہین جا کے قفس سی گل کو
۱۳	نہ ہوی تا مری جانب سی بد گمان صیاد		
	مرا خیال تری دل مین کب گذرتا ہے غرض کہ میری ہلاکت پہ تو ہی مرتا ہی		کبھی نہ مانون کا مین تو خدا سی ڈرتا ہی پسون کو کہول دی ظالم جو بند کرتا ہی
۱۴	قفس کو لیکی مین اوڑ جاؤ نگا کہان صیاد		
	مین وہ ہون صحن گلستان مین تہا مرا بستر پہنسون کا دام مین اگر مجہی تہی یہ خبر		چمن کی سیر تہی مجکو آٹہ پہر رہی دیکہتی صحبت بیدار ہونیکر
۱۵	زبان دراز ہون مین اور بد زبان صیاد		
	ادہر ہی تاک مین اولجہانی کی تری سنبل پہنسا ہی لینی کی بی فکر جا بجا بالکل		ادہر ہی دام بچہائی ہوی محبت گل نکالیو نہ قدم آشیانسی او بلبل
۱۶	لگائی بیٹہی ہین پہندی جہان تہان صیاد		
	اگرچہ میری ہی کی اسنی جانہ بربادی پر اتنو ظلم پہ جلادی کمر باندہے		مگر کبھی نہ کسی روز مین ہوا اسکے چمن مین کہانہ بلبل کا نام تک باقی
۱۷	خدا کری یونہین ہو جای بی نشان صیاد		
	وہ عندلیب خوش الحان ہون ہی اشہرا		ہزار بار کیا بند نطق طوطی کا

غزل

۲۱۳

حسن کا رتبہ علم نی نہ گہٹا و صاحب
اہل بینش کی نظر سے نہ گرا و صاحب
عیب اس چاند سی منہ کو نہ لگاؤ صاحب
داغ دل سے شمع روشن نہ جلاؤ صاحب
مہر کو آتش فتنہ نہ لگاؤ صاحب

دیکھو اس حسن خداداد سے الفت ہی بہت
مردم چشم کو نظارہ کی عادت ہی بہت

[illegible]

ش ۵

بیخودی چہائی ہی ایسی کہ نہین ہوش بجا — مصرع قد نی تمہاری مجہی دیوانہ کیا
منتشر کیون نہ رہی خمسہ حواسونکا بہلا — بیت ابروسی سب مجہی ولولہ عشق ہوا

ش ۶ — چیدہ اشعار جو دیوان مین ہین لاؤ صاحب

انکہین ہوتین جو بری انکہ سی تمکو دیکہی — موسی باریک کمر ہی یہ مباد اسی لچکی
رکہی خالق تمہین محفوظ نگاہ بد سے — ہمین بار نظر بد نہ نزاکت پہ پڑے

ش ۷ — بال کی اوٹ مین جانا ہو تو جاؤ صاحب

جسکو دیکہو نظر آتا ہی وہ آشفتہ دماغ — قدر انداز جو تہی کل ہوئی اون سبکی چراغ
کون ایسا ہی اس اندیشی سی ہی کسکو فراغ — تیر مژگان سی سی ہو گئی دیدہ داغ

ش ۸ — باغ عالم مین نہ کانٹون سی ولاؤ صاحب

دل گرفتہ جو ہون الجہی تو توڑا نکرو — جہنگلی باغ مین آن کی چہوڑا نکرو
نظر چشم عنایات کو موڑا نکرو — طفل غنچہ کی تو یون کان مروڑا نکرو

ش ۹ — خندہ زن ہو کی گلستان کو ہنساؤ صاحب

مشفقا بندہ نوازا یہ اگر چاہتی ہو — خیر بہتر ہی مگر عرض ہماری ہی سنو
کر و بیدار کسی فتنۂ خوابیدہ کو — خواب خرگوش ہی انکو تو تمیسون کو جہو

ش ۱۰ — چشم خوابیدہ کو آہو کی جگاؤ صاحب

ہمکو معلوم ہوا ہی یہی منظور جناب — گر میان یہ ہین تو کیون ہون الہی جل ہنکی کباب
شکل انسان کی حیوان ہی ہی خانہ خراب — چال اوڑ وا چکی اب سانپنی ہی پی ہو شراب

ش ۱۱ — کبک کو ناگ کا کہانا نہ سکہاؤ صاحب

کس لئی اتنی سراسیمہ ہو کیون ہو مضطر — جہپکی تم اتنی نظر بازون سی جاؤ گی کدہر

۲۱۴

ولہ

عید رمضان ہی واہ کیا روز سعید	عالم مین ہین خرّمی کی آثار پدید
اللہ وزیر ہند کو رکھے شاد	ہر شب ہو شب برات ہر روز ہو عید

قطعۂ تاریخ وفات والد ماجدم غفران مآب سراج الدولہ مرزا غیاث الدین محمد خان بہادر نصرت جنگ

چون غیاث الدین محمد خان شہیر	والد مرحوم من غفران مآب
رفت از دنیا سوی دار بقا	نوحہ کردم در عزای آنجناب
در ہمان ماتم بصد رنج و تعب	فکر کردم با دل و جان کباب
سال تاریخ وفاتش یافتم	در زمین پنہان شدہ ہی آفتاب ۱۲۴۸

قطعۂ تاریخ حسن علی بیگ اکبرآبادی بصنعت معنوی

آہ ہمنام حسن آن عاشق نام علی	چون بتاریخ نہم ماہ محرم جان سپرد
سال تاریخ وفاتش را بجستم از خرد	یکہزار و دو صد و پنجاہ و سہ ہجری شمرد ۱۲۵۳

قطعۂ تاریخ مبارک باغ امین الدولہ بہادر

وزیر ہند دستور معظم	کہ قاصر مدح مین جسکی قلم ہے
کریم با مروت اوسکی ہی ذات	وہ بحر جود ہی ابر کرم ہے
بنایا ہی مبارک باغ اوسنی	بہار باغ ہستی جس سی کم ہے

۲۱۵

ہاتف خوش لہجہ بگوش دلم
گفت ہمایون بود الماس باغ ۱۲۵۹

قطعۂ تاریخ وفات عباس مرزا

جبکہ عباس میرزا مرحوم
ہوا بزم جہان سی ناپید
دی ندا غیب سی یہ ہاتف نی
آج داغ جگر ہوا پیدا ۱۲۶۱

قطعۂ تاریخ تولد فرزند محمد علی شاہ بہادر

... تاریخ مولود ... ولادت جو ہی باسعادت ہی ... فرزند دلبند ... وقت ... اقبال ... وزارت ہی ہے ۱۲۶۲

ملا خلعت فاخرہ شہ سے رند کو	جسے دیکھتی ہے وہ نکھرا ہوا آج
سبب مجھ پہ کھلتا نہیں کچھ ابھی تک	یہ سامان کیا یار آیا ہوا آج
یکایک یہ مژدہ دیا خرمی نے	تو غمگین ہے کیون ہے رند بیٹھا ہوا آج
چل اوٹھ جلد دربار جاناں نذر لیکر	کہ اسباب عشرت مہیا ہوا آج
مبارک سلامت کا غل ہر طرف ہے	شہنشاہ عالم کے بیٹا ہوا آج
اوسی کی تو یمن قدم کا ہی باعث	جو رنگ زمانا ہی بدلا ہوا آج
لکھا اک قطعہ تاریخ کا تہنیت میں	جو مقصود ہی تیری دل کا ہوا آج
یہ سنکر جو کی فکر سال ولادت	ہم آغوش مراد جان سے ملا ہوا آج
سر دل سے ہاتف نے فورا صدا دی	خوش اقبال و مسعود پیدا ہوا آج
	۱۲۶۲

قطعہ تاریخ تخت وزارت بنام مدار الدولہ بہادر

نواب علی نقی جو ہی خان دلیر	منظور نگاہ بادشاہ عالم
تاریخ بنا کی اوسکی یہ ہاتف نے	کہہ رند کہ اب ہی شاہ وزیر اعظم ۱۲۶۳

تاریخ کتاب انبہ پرشاد

عہد ملا سے ابتک جہان میں	اکثر ہوئی ہین اوستاد ہندی
کس نے ادا المعانی ایسے لکھے	جب سے ہوئی ہی بنیاد ہندی
فکر تاریخ سے تھے مجکو ای رند	بہاتا ہی از بس ایجاد ہندی
ہاتف پکارا واحد پڑھا کر	تصنیف انبہ پرشاد ہندی

تاریخ تولد فرزند حضور عالم دام اقبالہ ۱۲۶۵

الحمد للہ والمنہ کہ دیوان دوم ... بکمال ... سید محمد خان رند بتاریخ بست و پنجم شہر ربیع الاول سنہ ۱۲۶۸ ہجری ... کارپردازان مطبع مصطفائی ... مطبع ... ۲۱۶

قطعہ تاریخ ... از نتائج ... ۱۲۶۸